حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت و ہو رب العرش العظیم

الحمد للہ کہ چوتھی رمضان شریف کو سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں یہ کتاب مستطاب مسمی بہ

۱۲۶۲

ساتھہ تصحیح اور تحشی مصنف ذو الوصف السامی مولوی حافظ عبد العلی صاحب نگرامی مد ظلہ العالی کے

بیچ مطبعہ علوی واقع محلہ نہرہ کے اہتمام حبیب علی اور رحمت علی تہمی بدن بہ

4937

فہرست کتب ابواب و فصول آیات الاحکام

4937

فہرست

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد ہو وہو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد وصلی علی رسوله الاحمد
نبیه الامجد محمدن المبعوث الی الاحمر والاسود وعلی آله واهل بیته واصحابه الهادین الی الرشد
بعد حمد وثنا کی کہتا ہی مسکین ہیچمدان حبیب علی کہ مدت سی واسطی نفع برادران دینی کم علمو
میری دل مین آتا تھا کہ ترجمہ تفسیر احمدیہ کا کہ اسمین صرف آیات احکام کی تفسیر ہے موافق مذہب
حنفیہ کی ہی اور نزدیک تمام عالمون کی بہت معتبر اور مقبول اور معمول ہے اردو زبان مین کیا جاوے
اور بعضی فائدے اور بہی تفاسیر وکتبی مثل اکلیل اور بیضاوی اور مدارک اور موضح القرآن وغیرہ کے
تفسیر زیادہ ہووین اور دلیلین اصول فقہ کی اور فوائد عربیت وغیرہ کی بالکل اسمین [illegible]
بعد تلاش بسیار اور تفحص بیشمار کی حافظ قرآن ماحی مراسم بدع وطغیان کی [illegible]
درگاہ ایزد متخلع بخلعت بلند نامی حافظ عبد العلی نگرامی کو کہ بلا واسطہ شاگرد رشید حضرت استاد
الکل عالم فقہ وتفسیر مخترع مضامین دلپذیر منبع فضل وکمال موید مراحم ایزد متعال ماہر حدیث
تفسیر جامع تحریر وتقریر پیرو سنت رسول محب آل بتول مرجع علما وفضلا رئیس الاتقیا وصلحا
عرفا کاملین کلیل مفسرین ومحدثین موید بتائیدات ازلی ماہر نکات خفی وجلی مولانا ومقتدانا
[illegible] سید انور علی صاحب ظله العالی علی رؤس المسترشدین کے لائق اس خدمت کے پاکر تکلیف ترجمہ

اور تہذیب اس کتاب کی دی اور عرض کی کہ ترجمہ ان آیتونکا اور بعضی فائدی موضح القرآن عزیزی
لکہیں اور ترتیب ان آیات کی بطور ابواب فقہ کی دین الحمد للہ کہ اونہون نی موافق آرزو کی
اس کتاب کو آغاز سی انجام تک نہایت تہذیب و تنقیح سی تمام کیا اور بعد اسکی اس عاجز نی اول سی آخر تک
موافق آرزو مترجم کی سبقا سبقا جناب مولوی صاحب ممدوح کی پڑہا او نہون نی بہی بخیال احتیاط
فقط اپنی یاد پر تکیہ نکر کی حرف بحرف اس تفسیر کو اوسکی ماخذ سی مطابق کیا اور کچہہ فائدی اور بہی
اوسپر بڑہائی جزا دی اللہ تعالی اسکی مترجم اور اسکی بانی اور اسکی درست کرنی والی اور اسپر عمل کرنی
والی کو بہتر جزا اِنَّهُ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَّهُوَ حَسْبِیْ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ۞

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قولہ تعالی لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج

نیکی یہی نہین کہ منہہ کرو اپنی مشرق کیطرف یا مغرب کی لیکن نیکی وہ ہی جو کوئی ایمان لاوے
اللہ اور پچھلی دن اور فرشتون پر اور کتاب اور نبیون پر ف اس آیہ سی ایمان مفصل معلوم
ہوا یعنی یہود کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مغرب طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی اور نصاری
کہتی تہی کہ ہم بیت المقدس کے مشرق طرف نماز پڑہتی ہین یہی نیکی ہی تو کیا ایمان ہکو
ضرور نہین کرتا حقتعالی نی اونکی رد مین یہہ آیہ ارشاد کی اس سی ایمان مفصل اور احکام اسلام
معلوم ہوکر یہی ہین کہ اللہ پر ایمان لاوی اور اوسکی شریک کسیکو نکری اور قیامت کا آنا حق جانی اور حساب
جزا کو سچ اعتقاد کری اور ایمان لاوی فرشتون پر کہ وہ مخلوق اللہ کے ہین اور اوسی کی حکم پر چلتی ہین

جاتی ہین نہ مرد ہین نہ عورت اور غیر محصور ہین انمین چار فرشتے مقرب ہین جبرئیل اور میکائیل اور
اسرافیل اور عزرائیل اور جو انبیا پر کتابین اتری ہین سب حق ہین توریت موسی پر انجیل عیسی پر زبور
داؤد پر فرقان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سو صحیفہ ہین پچاس شیث پر اور تیس ادریس پر
اور دس آدم پر اور دس ابراہیم پر اور بعضون نے کہا ہے کہ آدم پر نہین اوتری ابراہیم پر
بیس صحیفہ اوترے اور حق جانے کہ سب پیغمبر بھیجے ہوئے خدا کے ہین جیسے یہود فقط موسی پر ایمان لائے اور نصاری
فقط عیسی کو پس اونکی بعضی حدیثون مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار اور بعضون مین دو لاکہہ چوبیس ہزار آئی ہے پر بہتر
کہ اونکی عدد کو منحصر نکرے بلکہ معتقد ہو کہ جتنے شخصون کو حقتعالی نے خلق مین احکام پہونچانے کی لیے
بہیجا ہے حق ہین اور لفظ نبیین کو جمع مذکر سالم لانا دلیل ہے کہ سب نبی مرد ہے عورتون مین کوئی نبی نہین ہوا
یہی قول ٹہیک ہے اور جو بعضی قائل ہین کہ چار عورتین نبی ہین حوا سارا یوحاند مادر حضرت موسی کی مریم
علیہم السلام یہ ضعیف ہے ایسے ہی لکہا ہے تفسیر احمدی مین **قولہ تعالی** اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۗ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۗ وَلَا يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ
اللہ اوسکے سوا کسیکی بندگی نہین جیتا ہے سبکا تہامنے والا نہین پکڑتی اوسکو اونگہہ
نہ نیند اوسی کا ہے جو کچہہ آسمان اور زمین مین ہے کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اوسکے پاس
مگر اوسکی اذن سے جانتا ہے جو خلق کی روبرو ہے اور پیچہے اور یہ نہین گہیر سکتے اوسکی علم مین سے
کچہہ مگر جو وہ چاہے گنجایش ہے اوسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو اور تہکتا نہین اوسکے
تہامنے سے اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا ف اس آیہ سے بارہ مسئلے معلوم ہوئے اللہ لا الہ الا

الوہیت اور توحید حقتعالی کی الحی سی حیات ابدی القیوم سی مستقل ہونا اوسکا اور نہ محتاج غیر کا لاتأخذہ سنۃ
کسی کام میں نہ اخذ و سی پاک ہونا اوسکا صفات حدوث نقصان سی لہ ما فی السموات والارض سی
مالکیت اور جریان حکم اور تصرف اور بی شریک ہونا من ذا الذی سی اوسکی عظمت شان اور ہیبت
ربوبیت اور شفاعت ہونا کفار کی لئی اور ہونا مسلمانون کی لئی بعد حکم اللہ کی یعلم سی
کمال علم لایحیطون سی عاجز ہونا خلق کا اوسکی علم کی دریافت سی اور دلیل اس بات پر کہ
اوسکو علم قائم بالذات ہی نہ جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین کہ وہ عالم بلا علم ہی الا بما شاء سی
مشیت اور ارادت اوسکی وسع کرسیہ سی گھیر لینا اوسکی ملک اور قدرت کا سب چیز کو ولا
یؤدہ سی پیدا کرنا اوسکا سب اشیا کو بغیر آلات کی ہو العلی العظیم سی برتر ہونا اوسکا
سب سی اور باہر ہونا اوسکا وہم سی گویا اوسکا ترجمہ یہہ ہی ع ای برتر از خیال و قیاس
گمان و وہم قول اوسکا وسع کرسیہ السموات والارض مراد کرسی سی علم ہی یا قدرت مجازاً یا عرش یا
یا ایک جسم کبیر ہی عرش کی پاس جیسا کہ حدیث مین ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کرسی
کی آگی مثل ایک چھلی کی ہین جنگل مین اور بڑائی عرش کی کرسی پر جیسی کی بڑائی اس جنگل کے ہی اس چھلی پر
ایسا ہی تفسیر احمدی اور بیضاوی مین ہی قولہ تعالی لو کان فیہما الھۃ الا اللہ
لفسدتا ف جو ہوتی آسمان اور زمین مین معبود غیر خدا کی جاتی رہتی دونو فـ یہہ آیۃ عمدہ دلیل ہے
اللہ کی توحید پر بزرگون نے اسکی بیان مین بہت کچھ لکھا ہی اور سعد الدین تفتازانی
شرح عقائد النسفیہ مین بخوبی وجہ اسکی شرح کی ہی جو چاہی وہان دیکھہ لی اور اکلیل مین
ہی کہ یہہ دلیل عقلی قطعی ہی اوسکی وحدانیت پر قولہ تعالی ولو شئنا لاتینا
کل نفس ھداھا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس
اجمعین ن ف اگر ہم چاہتی تو دیتی ہر جیکو سوجھہ اپنی راہ کی لیکن ٹھیک پڑی میری

کہی بات کہ مجکو بہرنی دوزخ جنونسی اور آدمیون سی اکہٹی ف اس آیۃ کو پوچھا گیا کہ جو چیز
بندی کو صلح ہی وہ اللہ پر واجب ہی یہہ بات ابن عباس مردود ہوا قول معتزلہ کا کہ اللہ پر وجوب اصلح کی قائل
ہین اور تخصیص سی جن اور انسان کے دوزخ کی ای معلوم ہوا فرشتی اون کامون سی کہ جہنم کو بہجاوین
معصوم ہین یہہ ہی تفسیر احمدی مین اور ملائکہ کی عصمت کا بیان آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالی **قولہ تعالی** اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ
الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ت اگر تم منکر ہوگی تو اللہ پروا نہین رکہتا
تمہاری اور پسند نہین کرتا اپنی بندونکی منکری اور اگر حق مانو گی تو وہ پسند کریگا تمہارا
ف اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سی مستنبط ہوا کہ سب طاعات سی اللہ تعالی راضی ہی اور معصیت سے
نہین اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہہ مسئلہ علم کلام کا بڑی عقائد دینیہ مین سے ہے لیکن خیر اور شر کا جانب اللہ سے
ہونا اس آیہ سی نہین بوجہا جاتا ہی اور دلائل سی ثابت ہی معتزلہ کہتی ہین کہ خیر اللہ کی جانب سے
اور شر شیطان کی جانب سی ہی اہل سنت کہتی ہین کہ سب اوسکی مشیت اور تقدیر سے ہے
پر اوسکی امر اور رضا سی نہین اور معتزلہ قائل ہین کہ بندی اپنے افعال کے خالق ہین اہل سنت کہتے
ہین کہ بندونکی فعل اللہ کی مخلوق ہین طرفین سی دلائل کتب کلامیہ مین مذکور ہین اور تفسیر سے
یہہ قول اللہ کا دلیل ہی اہل سنت کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنی اللہ نی تمکو پیدا کیا اور
تمہاری سب اعمال کو طاعت ہون یا معصیت اس مین ایک اور فائدہ ہی کہ جسطرح اللہ اعمال کا
خالق ہی ویسی ہی بندہ اعمال کا کاسب ہی نہ جیسی کہ جبریہ کہتی ہین کہ بندی کو کچہہ اختیار
نہین ہی اپنی کامونمین سب اللہ کرتا ہی اور قدریہ کہتی ہین کہ افعال مین اللہ کو ہرگز دخل نہین ہی
سب بندہ ہی سی ہوتا ہی **قولہ تعالی** وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا
نَاظِرَةٌ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ت کتنی منہہ اون

تازی ہین اپنی رب کی طرف دیکھتی اور کتنی اوسدن اداس ہین خیال مین ہین کہ اون پر وہ ہو وی جس سی کمر ٹوٹی تفسیر احمدی مین اس آیۃ سی اہل سنت نی تمسک کیا ہی کہ اللہ کا دیدار آخرت مین مسلمانونکو ہوگا کافرونکی نصیب مین نہین فخر الاسلام بزدوی نی کہا ہی کہ یہہ آیت محکم ہی یعنی ثبوت دیدار خدا کے واجب ہی ہر مسلمان کو کہ اوسپر اعتقاد کری اور کیفیت دیدار کہ کسطرح اور کیسی ہوگا اوسکا علم اللہ ہی کو ہی اور دیدار بہی موافق مراتب کی ہوگا بعضی ہر صبح اور شام دیکہین گی بعضی ہفتہ مین ایکبار بعضی مہینی مین ایکبار بعضی سال مین ایکبار بعضی فقط ایک ہی مرتبہ **فصل** جو آیتین کہ قران شریف کی احکام مین ہین اونکا بیان نی یہہ

فصل ملائکہ کی عصمت کے بیان مین ہی اور بشر کی فضیلت کا **قولہ تعالی** وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ کہتی ہین کہ خدا کی فرزند ہین پاک ہی اللہ اس بہتان سی بلکہ وہ بندی نزدیکی ہین پیشی نہین کرتی اوسسی اپنی قول کی اوسکی حکم پر چلتی ہین **ف** خزاعہ فرشتونکو اللہ کی بیٹیان کہتی تہی اونکی رد مین یہہ آیۃ آئی اور یہی مضمون اور مقام مین بہی ہی **قولہ تعالی** لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ وقولہ تعالی لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ان آیتون سی فرشتونکی عصمت مستنبط ہوتی ہی اور سب علما ہی اونکی عصمت پر متفق ہین اور ہاروت و ماروت کی باب مین کہتی ہین کہ وہ دونو فرشتی ہین نہ اونسی کفر ہوا نہ کبیرہ لوگونکو سحر سکہاتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم تو آزمانی کو ہین تو مت کافر ہو اور ابلیس کی باب مین کہتی ہین کہ وہ جن تہا ہر فرشتون کی پاس ملتی سی ملائکہ مین گنا گیا اور اہل سنت بشر کو افضل

ودیعت اوسکی تعاقب بین ... (margin note, partly illegible)
بیچ ... (margin note, partly illegible)

جانتی ہین ملائکہ سی اور معتزلہ ملائکہ کو طرفین کی دلیل علم کلام مین مذکور ہی یہہ خلاصہ
تفسیر احمدیکا **قوله تعالی** اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ
وَاٰلَ عِمْرَانَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ذُرِّیَّةً بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ت خدا نی برگزیدہ کیا
آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم اور عمران کی آل کو تمام عالم سی وہ دونو آل ایک ہی ذریت ہین
ایک دوسری سی نکلی ہین ف صاحب اکلیل نی استدلال کیا ہی اس آیہ سی کہ سب
پیغمبر فرشتون سی افضل ہین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ بشر فرشتون سی
افضل ہین اور مفصّل یہہ ہی کہ رسول بشر کی افضل ہین رسول ملائکہ سی اور رسول
ملائکہ کی افضل ہین عامّہ بشر سی اور عامّہ بشر افضل ہین عامّہ ملائکہ سی اور ایک مسئلہ ور نکاح
کفارونکی نکاح آپس مین درست ہین جس طرح پہ اعتقاد کہتی ہون **فضل** پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا اور ختم نبوت کا اور اجتہاد کا بیان ہی **قوله تعالی** وَاِذْ
اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ
اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ت اور جب لیا اللہ نے اقرار نبیونکا کہ جو کچہہ مینی تمکو دیا کتاب اور علم پہر
آوی تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوی تمہاری پاس والی کو تو اوس پر ایمان لاؤگی
اور اوسکی مدد کروگی فرمایا کہ تمنی اقرار کیا اور اس شرط پر لیا میرا ذمہ بولی ہمنی اقرار
کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بہی تمہاری ساتہہ شاہد ہون ف مدارک مین ہی
کہ ظاہر یہہ وعدہ سب نبیونسی ہی پر اونکی اولاد سی مراد ہی اور تفسیر احمدی مین ہی
کہ اس آیہ سی صریح معلوم ہوا کہ حضرت سب پیغمبرون سی افضل ہین کیونکہ اللہ نی

پیغمبرونسی میثاق لیا حضرت کی ایمان اور مدد کاری پر اور ایمان لانا نبیونکا
حضرت پر مستلزم ہی حضرت کی فضیلت کا **قولہ تعالی** کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ
اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنہَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنُونَ
بِاللہِ ف تم ہو بہتر سب امتون سی جو پیدا ہوئی ہین لوگونمین حکم کرتی ہو پسند بات پر
اور منع کرتی ہو ناپسند سی اور ایمان لاتی ہو اللہ پر ف اکلیل مین ہی کہ اس آیۃ سی معلوم ہوا
کہ یہہ امت اور امتون سی افضل ہی اور سب امت مین سی صحابہ افضل ہین اور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سب پیغمبرونسی افضل ہین کیونکہ امت کی شرافت نبی کی شرافت سی ہوتی ہی
تفسیر احمدیمین ہی کہ فخر الاسلام بزدوی نی اس آیۃ سی استنباط کیا ہی کہ اس امت کا
اجماع حجۃ ہی اور اجماع کا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی **قولہ تعالی** مَا کَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُم وَلٰکِن رَّسُولَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّینَ وَکَانَ اللہُ
بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمًا ف محمد باپ نہین کسیکا تمہاری مردون مین لیکن رسول ہے اللہ کا
اور مہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا ف زینب بنت جحش زید بن حارثہ
کی نکاح مین تہین اور زید بن حارثہ کو حضرت بیٹا کہتی تہی جب زید نی زینب کو طلاق
دی اونسی حضرت نی نکاح کیا کفار ہنستی تہی کہ آپ ہی بیٹی کی جورو کو حرام کہتی ہین
اور آپ ہی اوسکو نکاح مین لاتی ہین اللہ تعالی نی اونکی رد مین فرمایا کہ محمد حقیقتمین
تم مردون مین سی کسیکا باپ نہین ہی تو زید کا باپ ہوا اور زینب اوسکی بیٹی کی جورو
کہلاوی اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ ہماری حضرت پر نبوت تمام ہوئی بعد آپکی کوئی نبی نہوگا اور حضرت عیسی
اوتر ینگی آپ ہی کی شریعت پر عمل کرینگی یہہ خلاصہ ہے تفسیر احمدیکا **قولہ تعالی**
اِنَّا اَنزَلنَا اِلَیکَ الکِتَابَ بِالحَقِّ لِتَحکُمَ بَینَ النَّاسِ بِمَا اَرَاکَ اللہُ وَلَا تَکُن

وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ
مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ
مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا اوتاری تجکو کتاب سچی کہ تو انصاف
کری لوگونمین جو سوجہاوی تجکو اللہ اور تو مت ہو دغابازون کی طرفسی جہگڑنی والا
اور بخشوا اللہ سی بیشک اللہ بخشنی والا مہربان ہے اور مت جہگڑا اونکی طرف سی جو اپنی جیمین
دغابازی رکہتی ہین اللہ کو خوش نہین آتا جو کوئی ہو دغاباز گنہگار چہپتی ہین لوگونسی
اور نہین چہپتی اللہ سی اور وہ اونکی ساتہہ ہی جب راتکو ٹہراتی ہین جس بات سی وہ راضی
نہین اور جو کرتی ہین اللہ کی قابو مین ہی ف موضح القرآن مین ہی کہ یہہ اول
اور آخر کی آیت مین ذکر ہی ایک قصہ کا حضرت کی وقت مین ایک انصاری کی زرہ
آٹی مین ہری گم ہوئی صبحکو تلاش کی تو آٹی کا خط دیکہا ایک شخص کی گہر تک اوسکا
نام طعمہ بن ابیرق تہا وہان جہاڑا لیا تو نہ پائی وہ خط آگی دیکہا ایک یہودی کی گہر تک
زید نام وہان پائی اوس یہودی نی کہا کہ مجکو طعمہ نی سپرد کی طعمہ نی کہا مین بری ہون چور
وہی ہی طعمہ کی قوم نی رات مشورت کی کہ ہم حضرت کی پاس ملکر گواہی دینگی طعمہ بری ہے
تو حضرت ہماری حمایت کرینگی اور یہودی چور ٹہریگا صبح کو یہی کیا اللہ تعالی نی حضرت کو
خبردار کردیا فی الحقیقۃ چور تہا طعمہ اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت مین سوای مسئلہ قضا کی جو صاحب
مدارک نی دو مسئلہ اور ذکر کئی ہین ایک یہہ کہ حضرت کی حق مین اجتہاد جائز ہی اور بما اراک اللہ سی
مستفید ہوا کیونکہ شیخ ابو منصور نی اوسکی معنی لکہی ہین جو الہام کری تجہہ پر بسبب اعتبار کی ان اصول منزل الیہ
اور حضرت کی اجتہاد مین اختلاف ہی بعضی جائز رکہتی ہین اور بعضی نہین ہمارا مذہب یہہ ہی کہ آپ پر مقدمہ مین

انتظار وحی کی باعث ہوتی ہی اگر وحی آئی تو بہتر ورنہ انتظار کی بعد جس وقت کی فوت مصلحت ہونیکا
اندیشہ ہوتا اجتہاد فرماتی جو صواب ہوتا تو بہتر تہا اور جو خطا ہوتا آپ اوسی ٹہری نرہتی
بلکہ وحی آتی جب حکم واقعی ہوتا بخلاف اور مجتہدون کی کہ وہ اپنی خطا پر اکثر ٹہری رہتی
ہین دوسری یہ کہ کلام معنی قائم بالذات کو کہتی ہین کہ اذ یبیتون مالا یرضی من القول تدبر کا قول
نام رکہا اس مسئلہ مین بہی اختلاف ہین ہماری اور معتزلہ کی وہ کلام نفسی کا انکار کرتی ہین اسی
سی خلق قرآن کی قائل ہین اور جب آیہ سی کلام نفسی بشر مین بوجہا گیا ممکن ہوا کہ اوسکو بہی اللہ تعالی
طرف نسبت کرکی وہان بہی کلام نفسی ثابت کرین اس مسئلہ کی تحقیقات کتب کلامیہ مین دیکہنا چاہیے

فصل معراج کی حقیقت کا بیان ہے قولہ تعالی سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ف پاک ذات ہی جو لی گیا اپنی بندہ کو
راتی رات ادب والی مسجد سی پرلی مسجد تک جسمین ہمنی خوبیان رکہی ہین کہ دکہاوین
اوسکو کچھ اپنی قدرت کا نمونہ وہی ہی سنتا دیکہتا ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی معراج
بیت المقدس تک ثابت ہوئی ہی اس لیی اہل سنت کہتی ہین کہ مسجد اقصی تک معراج
قطعی ہی قرآن سی ثابت ہی اور آسمان دنیا تک خبر مشہور سی ثابت ہے اور آسمانون تک
احادیث سی ثابت ہی پہلی کا منکر کافر دوسری کا منکر بدعتی گمراہ تیسری کا فاسق بعضے
کہتی ہین کہ معراج ربیع الاول مین ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ربیع الاخر مین اور بعضی رمضان کے
قائل ہین اور بعضی شوال کی اور صحیح یہ ہی کہ رجب کی ستائیسوین رات کو پیغمبری کی
بارہوین برس مین ہجرت کی قبل اور اختلاف ہے کہ معراج خواب مین ہی یا بیداری مین
بروح ہی یا بجسد صحیح یہ ہی کہ بیداری مین ہی بجسد مع روح ہی یہی اہل سنت کا

آیہ سبحان الذی سے تعیین بیت المقدس تک معراج کی

اعتقاد جو فقط معراج روح کا قائل ہو یا خواب کا وہ گمراہ فاسق ہی اور حکما بالکلیہ انکار کرتی ہین اس جہت سی کہ آسمان مین اونکی نزدیک خرق والتیام منع ہی اسکی بحث علم کلام مین ہی قولہ تعالی وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ت

قسم ہی تاری کی جب گری بہکا نہین تمہارا رفیق اور بی راہ نہین چلا اور نہین بولتا اپنی چاو سی یہ تو حکم ہی جو پہنچتا ہی اوسکو سکہایا سخت قوتون والی نی زور آور نی پہر سیدہا بیٹہا اور وہ تہا اونچی کنارے آسمان کی پہر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پہر رہگیا فرق دو کمان کا میانہ یا اس سی بہی نزدیک پہر حکم بہیجا اللہ نی اپنی بندی پر جو بہیجا جہوٹ نہ دیکہا دل نی جو دیکہا اب تم کیا اوس سی جہگڑتی ہو اوس پر جو اوسنی دیکہا اور اوسکو اسنی دیکہا ہی ایک دوسری اوتاری مین پہلی حد کی بیری پاس اوس پاس ہی بہشت رہنی کی جب چہا رہا تہا او بیری پر جو کچہ چہا رہا تہا بہکی نہین نگاہ اور حد سی نہین بڑہی بیشک دیکہی اپنی رب کی بڑی نمونی **ف** اس آیت کی دو توجیہین ہین ایک یہ شدید القوی سی جبرئیل مراد ہین یعنی حضرت اونکو دو مرتبہ صورت اصلی سی دیکہا ایکبار دنیا مین دوسری بار سدرۃ المنتہی مین دوسرے یہ کہ شدید القوی سی اللہ مراد ہی اور سب ضمیرین اوسکی طرف پہرتی ہین پہر کیف

ہن آیتوں سی معلوم ہوا کہ حضرت معراج مین جنت الماوی تک تشریف لیگئی اور عرش
اور کرسی اور عجائبات دیکھی اور قوم جو قائل ہین کہ معراج بیت الاقصی تک قرآن سے
ثابت ہی اور باقی حدیث سی وہ کہتی ہین کہ اسری کی آیہ محکم ہی قطعی الدلالت
اور سورہ نجم مجمل ہے غیر قطعی الدلالت کیونکہ احتمال ہی کہ اپنی دنیا کی مکان مین جبرئیل کو
یا خدا کو سدرۃ سی دیکہا ہو اس واسطی کہ جسد کی جانی کی لئی کوئی قرینہ یہان نہین ہے
اور اسری کی آیت مین احتمال نہین ہو سکتا ہی کیونکہ وہان سب قرینی جسد کی جانی کی ہیں

فصل قبر کی عذاب کا بیان ہے قولہ تعالی يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ **ت** مضبوط کرتا ہی اللہ ایمان والونکو مضبوط بات سی دنیا کی
زندگی مین اور آخرت مین اور بچلا دیتا ہی اللہ بی انصافون کو اور کرتا ہی اللہ
جو چاہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ قبر مین جو کہی مضبوط بات کہی گا ٹہکانا نیک دیکہا
اور بچلی بات کہی گا خراب ہو گا اور اکلیل مین ہے کہ یہ آیہ منکر اور نکیر کی سوال مین اتری چنانچہ
بخاری اور مسلم نی تخریج کیا ہی اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی قبر کا سوال
اور عذاب و تنعیم مستنبط ہوتا ہی اور ایک حدیث مین ہی کہ یہ آیہ عذاب قبر کی بیان مین ہے
قبر مین دو فرشتی آتی ہین مردہ کو زندہ کر بہٹلاتی ہین اور پوچہتی ہین کہ تیرا رب کون ہی
اور پیغمبر کون اور تیرا دین کیا ہی اگر اوسنی کہا اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا پیغمبر
اسلام میرا دین ہی اوسکو آسائش ہوتی ہے اور اوسکی طرف اشارہ ہی یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الی
اور اگر جواب نہ آیا اوسپر عذاب ہوتا ہے اوسکی طرف اشارہ ہی یضل اللہ الظالمین

قولہ تعالی اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ ت

اگ ہی کہ دکہا دیتی ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹہی گی قیامت دخل کرو فرعون والون کو سخت سی سخت عذاب مین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹہکانا دکہایا جاتا ہے کہ قیامت کو اوسمین پہونچیگا اور مومن کو بہشت اور اکلیل مین ہے عجایب کرمانی سی کہ اس آیہ مین پہلی دلیل ہی قبر کی عذاب پر کیونکہ معطوف غیر ہے معطوف علیہ کا تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیہ سی اہل سنت نی قبر کا عذاب ثابت کیا ہی کافرون کے لئی علم کلام مین اور تفاسیرون مین اسکی تصریح ہی پر مسلمان جو نیک ہین انسی فقط سوال ہوگا اور جو فاسق ہین اگر وہ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات یا شہید مری ہین تو نیک مسلمان کی حکم مین ہین اور جو ایسی بہی نہین ہین اونکو اللہ چاہی بخشی یا چاہی عذاب کری پر عذاب اونسے بہی موقوف رہتا ہی اوسدن کہ وہ برکت والا ہی جیسی جمعہ یا رمضان کا مہینا یا عاشورا کا دن اور اس آیہ مین دلیل ہی کہ نفس باقی رہتا ہی **فصل** صور کی پہونکنی کا اور بعث کا اور وزن اعمال کا بیان ہے **قوله تعالی** وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

ت اور پہونکا گیا نرسنگہا پہر بیہوش ہو گرا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نی چاہا پہر پہونکا گیا دوسری بار پہر تبہی وہ کہڑی ہو گئی دیکہتی اور چمکی زمین اپنی رب کے نور سی اور لا دہرا دفتر اور حاضر آئی پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین انصاف سی اور اون پر ظلم نہوگا **ف** ایکبار نفخ سی ہی عالم کی فنا کا دوسری سی زندہ ہونیکا

حاشیہ: اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ بعد نفخہ اولی کے زمین آسمان فنا ہو جائینگے

حاشیہ: جسکو اللہ نے چاہا وہ نہ مرینگے جیسے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل اور بعض کہتے ہیں کہ وہ عرش کے اٹھانیوالے ہین یا جنت کے اندر کی حوریں

یہ تغیر ہونی کا بعد حشر کی جو ہما خبردار ہونی کا اسکی بعد اللہ کی سامنی حاضر ہو جاوینگی تفسیر
احمدیہ میں ہی کہ یہ آیہ جامع ہی تینون مسئلہ کی جنکا اعتقاد ارکان نی بیان کیا ہی نفخہ تین ہونگی ایک نفخہ ڈر کا
جو ڈر کو ہی سورۂ نمل میں دوسرا نفخہ موت کا تیسرا نفخہ بعث کا یہ دونو اس آیہ میں مذکور ہیں نفخہ
موت میں سب آدمی اور جن اور وحشی اور طیور اور فرشتی مر جاوینگی مگر جسکو اللہ چاہی کہ وہ جبرئیل اور
میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل ہیں اور بعضی نی کہا وہ اوٹہانی والی عرش کی ہیں اور بعضون نی
کہا کہ رضوان اور مالک اور ملائکہ زبانیہ ہیں اور بعضون نی کہا کہ وہ وہ حوریں ہیں جو آمادہ ہونگی بہر
واسطی ثواب یا عذاب کی جیسی حوران جنت اور سانپ بچہو دوزخ کی اور بعضون نی کہا شہید ہیں
بعد اسکی عزرائیل کو حکم ہوگا کہ کیا تونی میرا قول کل نفس ذائقة الموت نہیں سنا پہر
وہ بہی مر جاویگا پہر زندہ کریگا اللہ تعالی اسرافیل کو پہر میکائیل کو پہر جبرئیل کو پہر عزرائیل کو
پہر سب آوینگی براق لیکر حضرت کی قبر کی پاس مگر انکی قبر کا بہول جاوینگی پکارینگی یا ربی آواز
بلند سی پکارینگی پس آپ جواب نہ دینگی مگر اسرافیل کا اور قبر سی نکلینگی اور براق پر سوار ہو
پہر اسرافیل کو تیسری نفخ کا کہ وہ نفخہ اوٹہانی کا ہی حکم ہوگا اور ان دونو نفخو کی بیچ میں چالیس
برس کا فاصلہ ہوگا پس نرم ہو جاوینگی سکی سب ذرات اور بنیہ کہڑی ہوگی اور وہی اس نفخہ کا
کہل جاوینگی آسمانکی دروازی اور پہاڑ اور زمین کو زلزلہ ہوگا اور زمین نکالیگی اپنی سب
مردی اور خزانی اور سب قبرونسی اوٹہینگی اور کہڑی ہوینگی ان سب کا منہ اونچا ہوگا یہ بہی حق
اعتقاد انکا واجب ہی منکر انکا کافر اور وہ وہ صحیفہ کہ جسمین فرشتون نی اعمال آدمیونکی
وقت بلوغ سی موت تک لکہی ہیں اور ہر سال کی ساتہ سو میں صحیفہ ہوتی ہیں نیکی کا
بدی کا نامہ ایک پلہ میں اور نیکی کا دوسری پلہ میں رکہکر تولینگی جسکا نیکی کا پلہ بہاری
ہوگا اسکو بخشش ہوگی اور جسکا ہلکا ہوگا وہ معذب ہوگا اس سی ثابت ہوا کہ میزان بہی حق

فصل شفاعت کا بیان ہے **قوله تعالى** كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝ **ت** ہر جی اپنی کئی مین پہنسا ہے مگر داہنی والی باغوں مین ہین ملکر پوچہتی ہین گنہگاروں کا احوال تم کاہی سے پڑی دوزخ مین وہ بولی ہم نہ تھی نماز پڑہتی اور نہ تھی کہلاتی محتاج کو اور تھی بات مین دہنستی ساتھ دھنسنے والون کی اور تھی جہٹلاتی انصاف کے دن کو جبتک آپہنچی ہمپر یقین آنے والی کام نہ آئیگی اونکو سفارش سفارش کرنی والون کی **ف** اس آیۃ سی معلوم ہوا کہ کفار کو فروع کی ترک کرنی سی عذاب ہوگا اور اونکو ایمان اور معاملات اور عقوبات کا خطاب ہوتا ہی اور عبادات کا آخرت کی حق مین خطاب ہی بالاتفاق پر دنیا کی حق مین اختلاف ہے شافعیہ اسکی قائل ہین حنفیہ نہین اور فما تنفعهم شفاعة الشافعين سی پوچہا گیا کہ اہل کبائر مومنوں کی لئی پیغمبرون اور صالحون کی شفاعت نفع کریگی معتزلہ کہتی ہین اہل کبائر کی لئی شفاعت نہوگی طرفین کی دلیلین علم کلام مین ہین **فصل** اعراف حق ہے

قوله تعالى وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ **ت** اور دونون کی بیچ مین ایک پردہ ہی اوپر دیوار کی اوسکی سری پر مرد ہین کہ پہچانتی ہین ہر ایک کو اوسکی نشان سے **ف** لوگون نی اختلاف کیا ہی اعراف حق ہی تو بعض نزدیک حنفیہ کی اعراف حق ہے موضح القرآن مین ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیچ مین دیوار ہو اوسکی سری پر مرد ہین نجات والی جو حساب سی فارغ ہین بہشتی اور دوزخی کو پہچان کر

جنت والونکو خوشخبری کہین گی سلامتی کی یہ ابہی امیدوار ہین خوشخبری سنکر خوش ہونگے
تفسیر احمدی مین اور اکلیل مین اہل اعراف کو کئی قول سی ثابت کیا ہی حذیفہ کی روایت مین
وہ قوم ہین جو نیکی اور بدی اونکی برابر ہی اور اور روایت سی وہ لوگ ہین جو اللہ کی راہ مین
شہید ہوئی ہین پر ما باپ کی نافرمانی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو ماباپ کی بغیر اذن باہر
نکلی ہین علم پڑہنی کو پہر وہ ایک مدت تک جنت مین نجاوین گی بسبب عقوق کی یا مسلمان ایسے
جن ہین یا وہ لوگ ہین جن پر دین غالب ہی یا غرور والی ہین تفسیر احمدی مین خیالی سی لکہا
کہ وہ وہ لوگ ہین جو پیغمبرونکی فترہ مین مری ہین یا مشرکون کی لڑکی اور قاضی سی نقل کیا ہی
کہ وہ موحدونکا گروہ ہی جنہون نی عمل مین کوتاہی کی ہی یا وہ لوگ ہین جو درجہ بلند رکہتی
ہین مثل پیغمبرون اور شہیدون اور علما کی اور حسینی مین ہی شعبی سی کہ وہ عباس اور حمزہ اور علی
اور جعفر طیار ہین بہرحال اعراف کا ہونا حق ہی منافق کی سوا کسیکو اوسمین شک نہین

فصل کفار اور مومنون کی اولاد کی حکم کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ
عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ **ت** جو یقین لائی اور اونکی راہ
چلی اونکی اولاد ایمان سی پہنچا دیا ہمنی اون تک اونکی اولادکو اور گہٹا یا نہین اونسی
اونکا کیا کچہہ ہر آدمی اپنی کمائی مین پہنسا ہی **ف** اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا
کہ مسلمانونکی لڑکی اپنی ماباپ کے ساتھ جنت مین ہونگی اونکی درجہ مین اگرچہ عمل نہین کیا
تفسیر احمدی مین ہی کہ مسلمانونکی لڑکی مسلمان ہین اور کافرونکے لڑکی کافر ہین دنیا کی احکام
مین بالاتفاق پر آخرت کی احکام مین اختلاف ہے اکثر کہتی ہین کہ اپنی باپون کے پیرو ہونگی
خواہ مسلمانون کے لڑکی ہون خواہ مشرکون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مشرکونکی لڑکی

لڑکی دوزخ مین نجاوینگی کیونکہ اللہ عذاب نہین کرتا بیگناہ پر اور بعضون نی کہا ہی
کہ مسلمانون کی خادم ہونگی جنت مین اور بعضون نی کہا ہی کہ سب لڑکی اور دیوانی
نہ جنت مین جاوینگی نہ دوزخ مین **فصل** صراط کی بیان مین **قوله تعالیٰ** وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا
وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ
فِيْهَا جِثِيًّا **ف** اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہنچیگا اوسپر ہو چکا تیری رب پر ضرور مقرر
پہر بچاوینگے ہم اونکو جو ڈرتی رہی اور چہوڑ دینگی گنہگار ون کو اوسمین اوندہی گری
ف اکلیل مین ہی کہ جمہور ورود کی معنی دخول کہتی ہین خطاب سے ہی سارے عالم سی کیا ہو
کیا کافر تفسیر احمدی مین ہی زاہد سے کہ جب آیة وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ اوتری حضرت
صلعم اور عائشہ اور فاطمہ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم مقبرہ بقیع غرقد مین
جاکر بہت روئے وہان یہ آیة آئی زیادہ افسوس اور غم ہوا پہر اونکی تسلی کی لئی اس آیة مین ڈر
والونکی نجات کا بیان فرمایا پہر کشاف سی نقل کیا ہی کہ ورود سی یا دخول مراد ہے
جیسی کہ جابر بن عبد اللہ سی مروی ہئی کہ حضرت نی فرمایا کوئی بہلا اور برا نہ ہوگا کہ دوزخ مین نجاویگا
پر مسلمانون پر برد و سلام ہوگی جیسی ابراہیم پر ہوئی اور یہہ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ
کی منافی نہین ہی کیونکہ بُعد سی مراد یہہ ہی کہ عذاب سی بعید رہینگے یا یہ نار سی مراد ہے
کہ دنیا مین اونکی بدن مین تپ ہوتی تہی جیسی مجاہد سی روایت ہے کہ حضرت نی فرمایا کہ تپ حصہ
نار سی ہر مومن کو یا مراد ہی صراط ممدود پر جانا یہ ابن مسعود اور حسن اور قتادہ سی
روایت ہے خلاصہ یہ کہ اس آیة سے صراط پر گذرنا بوجہا گیا اور صراط ایک پل ہے
دوزخ کی پیٹہہ پر کہنچا ہوا جنت تک بال سے باریک تلوار سے تیز جو شرک سی بچا ہے
اوسے نجات پاویگا اور جنت مین جاویگا جو کافر ہوگا اوسے بہسل کر دوزخ مین گریگا

فصل حوض کوثر کا بیان ہی قوله تعالی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ط فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ف ہمنی دبی تجکو کوثر سو نماز پڑہ اپنی رب کی اگی اور قربانی کر بیشک جو بیری ہی تیرا وہی رہا پچہا کتا ف موضح القرآن اور تفسیر احمدی مین ہی کہ کوثر نام ہی ایک نہر کا بہشت مین اوسکا پانی دودہ سی سفید اور شہد سی میٹھا اور برف سی ٹہنڈا اور مکہن سی نرم دو نو کرانہ اوسکی زبرجد کی اور خوشبوتر مشک سی اور اوسپر خیمین ہین یاقوت اور زبرجد اور موتی کی اور اوسپر سبز جانور ہین جو کوئی ایکبار پی سلدہی عمر پیاس نہ لگی اوسکا پانی ایک حوض مین بہرتا ہی محشر مین وہ پرنالی کرتی ہین ایک سونی کا ایک روپی کا حوض چوکوش دو مہینی کی راہ چار طرف بری اوسکی ایک فرش ہی تختو لسی روپی اور سونیکی اور کنارے ہی پر لگی ہین ہر ایک موتی کی اندر سی خالی حوض مین آبخوری تیرتی ہین سونی روپی کی جتنی آسمان کی تاری حضرت اور اونکی یار وہان کہڑی ہین امت پہنچی جاتی ہی جو وہان جا پہنچا اوسکا پانی پیا پہر ساری مدت محشر کی پیاس نہ لگی اور اسی گروہ مین جا ملا امن مین آیا جو نہ پہنچا اوسپر افسوس ہی قربانی حضرت پر ضرور ہی اور امت مین مالدار پر ہی اور کافر کہتی تہی اس شخص کی بیٹا نہین زندگی تک اسکا نام ہی پیچہی کون نام لیگا سو اونکا نام روشن ہی قیامت تک اوس کافر کو کوئی نہین جانتا فصل بابت کا ایمان قبول ہونا قوله تعالی اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا

وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ○ **ف** توبہ قبول کرنی اللہ کو ضرور سو اونکی جو عمل کرتی ہین
برا نادانی سے پہر توبہ کرتی ہین شتاب سی تو اونکو اللہ معاف کرتا ہی
اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور اونکی توبہ نہین جو کرتی جاتی ہین برے
کام جب تک سامنی آئی کسیکو موت کہنی لگا مینی توبہ کی اب اور نہ اونکو
جو مرتی ہین کفر مین اونکی واسطی ہمنی طیار رکی دکہہ کی مار **ف** اکلیل مین ہی
کہ ان دونون آیتون مین بیان اسکا ہی کہ جب تک آدمی موت کی غرغرہ کو نہ پہنچی
اور ملائکہ کو نہ دیکہی توبہ قبول ہوتی ہی پہر جب یہ وقت آیا نہ توبہ قبول ہی نہ
ایمان اور تفسیر احمدی مین ہی امام زاہدی سی کہ یاس کی وقت کافر کا ایمان بالاتفاق
مقبول نہین ہی عاصی کی توبہ اگر اللہ چاہی تو قبول کری یہی ہی مذہب اہل سنت کا
اور یہ جو مشہور ہی کہ اعتبار ایمان اور کفر کا خاتمہ پر ہی سو یہ یاس کی راہ سی نہین ہے
بلکہ آدمی بسبب پی درپی ہونی سختیون کی او سوقت اختیار کرتا ہی کفر کو اور جاری
کرتا ہی اپنی زبان پر یا اعتقاد کرتا ہی اپنی دلمین اون چیزونکو کہ سلب کرتی ہین ایمان کو
اور اس سی معلوم ہوا کہ فرعون کا ایمان ہی ڈوبتی وقت مقبول نہین ہوا اس لئی
کہ توبہ کافر کی وقت یاس کی قبول نہین ہوتی صوفیہ مین سی بعضی فرعون کی قبول
ایمان کی قائل ہین اور بعضی علماء متاخرین ہی اونکی پیرو ہین پر علماء راسخین نی اونکی
سرشکنی کی ہی اس مختصر مین اوسکی گنجایش نہین **فصل** مشرک کی بخشی نجانی کا
بیان ہی **قولہ تعالی** اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ج وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ○

ف تحقیق اللہ نہین بخشتا ہے یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اسکے نیچے جسکو چاہے
اور جسنے شریک ٹہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندہا ف مدارک مین ہے کہ حضرت علی
فرماتے ہین کہ سارے قرآن مین مجکو یہ آیۃ بہت محبوب ہے اور معنی اس آیۃ کے یہ ہین کہ
جوکوئی شرک پر مرا اوسکی بخشش نہین اور جو گنہگار گناہ اوسنے کیے کبیرہ ہون یا صغیرہ
اللہ چاہے تو بخشدے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ مضمون اسی سورہ مین دو مقام مین ہے
ایک یہ جو مذکور ہوا دوسرا وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ہے اور پہلے کا
شان نزول معلوم نہین دوسرے کا یہ ہے کہ ایک پیر حضرت کے پاس آکر عرض کی کہ مین
گناہون مین ڈوبا ہون مگر جب سے اللہ کو پہچانا اور اوسکا ایمان لایا شرک نہین کیا
اور سوا اوسکے کسیکو معبود نہین پکڑا اور گناہ جرات سے نہین کیا اور اللہ کو عاجز نہین سمجہا
اب مین نادم ہون اور تائب میرا حال کیا ہوگا یہ آیۃ آئی ان دونو سے
معلوم ہوا کہ شرک بغیر توبہ کے مغفور نہین اور اوسکے سوا اور گناہون پر چاہے عذاب کرے
اور چاہے بخشدے اور جو شرک اور گناہون سے توبہ کرے وہ مغفور ہے
یہ ہے مذہب اہل سنت کا

فصل اولی الامر کی اطاعت کا بیان ہے

قولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا ف اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم رسول کا اور جو اختیار
والے ہین تم مین پہر اگر جہگڑ پڑو کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو طرف
اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکہتے ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر

یہہ خوب ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ اختیار والی بادشاہ
اور قاضی اور جو کسی کام پر مقرر ہوا اوسکی حکم پر چلنا ضرور ہی جبتک وہ خلاف خدا
اور رسول کی حکم نکری اگر صریح خلاف کری تو وہ حکم نہ مانی اگر دو مسلمان جھگڑتی ہین ایک
نی کہا چل شرع مین رجوع کرین دوسری نی کہا مین شرع نہین سمجھتا یا مجھی شرع سی کام نہین وہ بیشک
کافر ہوا اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اولی الامر سی مسلمانونکی امرا اور خلفا مراد ہین یا امرا یا
امرا اور بعضون کی نزدیک علما ہین اور حق یہہ ہی کہ اولی الامر وہ ہین کہ جو حکم رکہتا ہو
امام یا امیر بادشاہ یا حاکم عالم یا مجتہد قاضی یا مفتی [illegible] اور جاننا چاہیی کہ خلافت کاملہ
حضرت علی پر ختم ہوئی بخلاف خلافت ناقصہ کی کہ وہ باقی تہی اور خلفاء عباسیہ مین
بہی تہی اور امامت شرطونکی کم ہونی سی اس زمانی مین جاتی رہی کیونکہ اونکی شرط یہہ ہی
کہ امام قریشی ہو وہ بالفعل اکثر مقامات مین پایا نہین جاتا پر سلطنت اور امارت باقی ہی
اونکی اتباع ہمیشہ اولی الامر ہونی کی سبب سے چاہیی نہ اس اعتبار سی کہ وہ خلیفہ
اور امام ہین **فصل** حجت اجماع اور اوسکی فضیلت کا بیان ہی **قوله تعالی**
وَكَذَالِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا **ت** اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت معتدل
کہ تم ہو بتانی والی لوگون پر اور رسول ہو تم پر بتانی والا **ف** اکلیل مین ہے
کہ آیہ سی اس امت کی فضیلت سب امتون پر اور حجت ہونا اس امت کی اجماع کا
مستنبط ہوا **قوله تعالی** وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ
وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا **ت** اور جو کوئی مخالفت کری

رسول سی جب کہل چکی اوسیدہ راہ کی بات اور چلی سب مسلمانونکی راہ سی سوای ہم اوسکو حوالی
کرین وہی طرف جو اوسنی پکڑی اور ڈالین اوسکو دوزخ مین اور بہت بُری جگہ پہنچا
ف موضح القرآن مین ہے کہ رسول نی فرمایا کہ اللہ کا ہاتہہ ہی مسلمانونکی جماعت پر
جسنی جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ مین جس بات پر امت کا اجماع ہوا وہی اللہ کی
مرضی ہی اور منکر ہو تو دوزخی ہی اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اجماع
بہی مثل کتاب اور سنت کی حجۃ قطعی ہی منکر...... اوسکا کافر اجماع وتی وہ
ہین کہ مجتہد ہون اور فسق اور ہوا نرکہتی ہون بعضون نی کہا صحابہ کی سوا کسی کا
اجماع نہین ہی اور بعضون نی کہا رسول کی عترۃ کی سوا اور کسیکا نہین اور بعضی
اہل مدینہ پر منحصر رکہتی ہین اسمین کلام بہت اصول فقہ مین مذکور ہی فصل قیاس
کا بیان ہی **قولہ تعالی** هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ
بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ
وہی ہی جسنی نکال دی جو منکر ہین کتاب والون مین سی اونکی گہروںسی پہلی ہی بہیر ہوتے
تم نہ اٹکلتی تہی کہ وہ نکلین گی اور وہ خیال رکہتی تہی کہ اونکا بچاو ہی اونکی قلعی اللہ
کا ہاتہہ سی پہر پہنچا اون پر اللہ جہانسی اونکو خیال نتہا اور ڈالی اونکی دلمین دہاک
اوجاڑنی لگی اپنی گہر اپنی ہاتہون اور مسلمانون کا ہاتہون سو دہشت مانو ای آنکہہ والو
ف اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی دلیل پکڑتی ہین قیاس کی حجت ہونے پر اور اسمین

اسیر کہ قیاس مجتہد و نکو فرض کفایہ ہی کیونکہ اعتبار کہتی ہین ایک خبر کو ایک خبر پر
قیاس کرنیکو **فصل** ازواج کی مناقب کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ
لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ
الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ
وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۚ **ف** ای نبی کے
عورتون تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دبکر نکہو بات پہر لالچ
کری کوئی جسکی دلمین روگ ہی اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنی گہر وکمین اور
دکہاتی نہ پہرو جیسا دکہانا دستور تہا اگلی وقت نادانی کی اور کہڑی رکہو نماز اور دیتی
رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکی رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی
دور کری تم سی گندی باتین اس گہر والو اور ستہرا کری تمکو ایک ستہرائی سی **ف**
اہلسنت مین ہی کہ ظاہر آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی ازواج عورتون سی مطلقًا
افضل ہین حتی کہ مریم اور حضرت کی لڑکیون سی بہی تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اہلسنت
کہتی ہین کہ عائشہ افضل ہین فاطمہ سی پر اور ازواج کو حضرت فاطمہ پر فضل نہین اور اوسکے
حاشیہ منہیہ مین ہی کہ سوای عائشہ اور خدیجہ کی اور ازواج کا فضل حضرت فاطمہ پر
علما مین معہود نہین اور محققین اہلسنت کہتی ہین کہ خدیجہ سب ازواج سی افضل ہین پہر
تفسیر احمدیہ مین لکہا ہی کہ یہ آیہ حضرت کی ازواج اور اہلبیت کے فضل مین ہی اہلسنت کے
مراد مین اختلاف ہی عکرمہ سی روایت ہی کہ حضرت کی ازواج مراد ہین اس آیہ مین جمہور کا مذہب

اور عائشہ اور ام سلمہ اور ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور منصور ماتریدی سے نقل ہے کہ یہ آیۃ عام ہے آپکی سب ازواج اور اولاد کو کسی پر مخصوص نہیں **فصل** صحابہ کی فضل کا بیان ہے

قولہ تعالےٰ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ط سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ ج كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ محمد رسول ہے اللہ کا اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی پانا اونکا اونکے منہہ پر ہے سجدے کی اثر سے یہہ کہاوت ہے اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے کہیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنی نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والی کو تا جلاوے ان سے جی کافروں کا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہیں اور کئے ہیں بہلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اگرچہ یہ آیۃ ساری صحابہ کی فضائل مین نص ہے کسیکو تخصیص نہیں مگر مفسروں نے خلفاء اربعہ کے خصوصیت کا اشارہ کیا ہے وَالَّذِينَ مَعَهُ سے حضرت ابوبکر صدیق اور أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے حضرت عمر اور رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سے عثمان ذو النورین اور رُكَّعًا سُجَّدًا سے حضرت علی مرتضی مراد ہیں اور لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ سے اشارہ ہے کہ بعض

بیان فضیلت صحابہ میں یہ آیت ہے رضی اللہ عنہم اجمعین

مبغض اونکا کافر ہی صحابہ کی فضائل قرآن مین بیشمار آئی ہین یہ اسمین خلفاء اربعہ کا

ذکر ترتیب سی تہا اس لئی اس آیت کی تفسیر اختیار کی سورۂ حج مین اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ

وہ لوگ کہ اگر ہم انکو مقدور دین

فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ الآیہ مفسرون نی کہا ہی کہ اس سی مراد خلفاء اربعہ

ملک مین کہڑی کرین نماز ۱۲ الخ

ہین سورہ نور مین فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ الآیہ خلفاء اربعہ اس

وعدہ دیا اللہ نی جو لوگ تم مین ایمان لائی ہین الخ ۱۲

ہی مراد ہین ساری صحابہ قرآن اور حدیث مین ممدوح ہین سبکا ذکر بخیر چاہئی اور جو [کہ]

اور اتقیا اور اولیا اور صلحا کو ثواب کی امید ہی اوسی زیادہ صحابہ کو ہی رضی اللہ عنہم

اجمعین **فصل** شیخین کی خلافت کا بیان **قولہ تعالیٰ** قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَھُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ ج فَاِنْ

تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا ج وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ

عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ **ت** کہدی پیچہی رہگئی گنوارونکو آگی تمکو بلاوینگی ایک لوگون [پر]

بڑی سخت لڑوی تم اونسی لڑوگی یا وہ مسلمان ہونگی پہر اگر حکم مانوگی دیگا تمکو اللہ

نیگ اچہا اور اگر پلٹ جاؤگی جیسی پلٹ گئی پہلی بار دیگا تمکو ایک دکہہ کی مار **ف**

مخلفین سی مراد غفار اور مزینہ اور جہنیہ اور اسلم وغیرہ ہین اور اولی باس شدید سی مراد

بنی حنیفہ ہین مسیلمہ کذاب کی قوم اور جو مرتد ہوئی حضرتکی بعد اس صورتین دو باتون پر دلیل ہی

ایک یہ کہ عرب کی مشرکون و مرتدون سی جزیہ مقبول نہین تہی مگر اسلام ہی یا سیف

بخلاف اہل کتاب کی اور عجم والی مشرک کہ اونسی جزیہ مقبول ہی دوسری حضرت ابوبکر صدیق

کی خلافت کیونکہ سوا اونکی اوسوقت مین اور داعی نتہا اور بعضون نی کہا ہی کہ اولی باس

شدید سی مراد فارس و روم ہین اس صورتمین فقط حضرت عمر کی خلافت پر دلالت ہی کیونکہ اوسمین

فقط داعی وہی تہی **فصل** یہ بیان اوسکا ہی کہ بہتر فرقون سی ایک جنتی ہی اور باقی دوزخی

قوله تعالى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ **ت** اور کہا یہ راہ ہی میری سیدہی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہیں پہر تمکو ہٹا دینگی اوسکی راہ سے یہ کہہ دیا ہی تمکو شاید تم بچتی رہو **ف** اگرچہ ظاہر آیہ سی فرق مفروضہ کی اثبات کا کوئی دلیل نہیں ہی پر مدارک میں ہی کہ حضرت نی ایک خط سیدہا کہینچا اور فرمایا یہ راہ سیدہی ہی اس پر چلو پہر اوس خط کے ہر طرف چہہ خط کہینچی اور فرمایا یہ اور راہیں ہیں ہر راہ میں شیطان ہی اپنی طرف کہینچتا ہی اوس سی بچو اور یہ آیہ پڑہی پہر چہہ راہیں بارہ بارہ ہوئین تو بہتر فرقی ہوئی اور حدیث میں ہی کہ میری اُمت تہتر گروہ ہوگی اوُنمین سی ایک نجات پاویگا اور سب ہلاک ہوینگی اگرچہ ہر کوئی آپکو ناجی جانتا پر تحقیق وہی کہ جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی پیرو ہون ابن عباس سی ہی کہ جسمین دس خصلتین ہون وہ ناجی ہی تفضیل الشیخین و توقیر الختنین و تعظیم القبلتین و الصلوٰۃ علی الجنازتین و الصلوٰۃ خلف الامامین و ترک الخروج علی الامامین و المسح علی الخفین و القول بالتقدیرین و الامساک عن الشہادتین و اداء الفریضتین یعنی ابوبکر اور عمر کو فضل جانتا اور عثمان اور علی کی توقیر کرنی بیت المقدس اور کعبہ کی تعظیم کرنی فاسق اور صالح کی جنازہ پر نماز پڑہنی فاسق اور صالح کی پیچہی نماز پڑہنا پادشاہ جابر یا عادل سی خروج نکرنا دو نو موزہ پر سفر اور حضر مین مسح کرنا خیر اور شر کو تقدیر اللہ سی جانتا کسیکو جنتی اور دوزخی بعینہ نکہنا پر جنکو بشارت جنت کی ہی جیسی عشرہ اور حضرت سبطین اور غیر اونکی بلکہ یون کہا چاہیی کہ سب مسلمان بہشت پاوینگی اور کافر دوزخ مین پاوینگی اور نماز فریضہ اور زکوٰۃ کو ادا کرنا یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدیہ کا اور عزیزیہ کی تفصیل اکثر رسالو نمین موجود ہی طول کی لیی یہان نذکر کیا شمل میثاق کی حقیقت کا

حقیقت کا بیان ہے قولہ تعالیٰ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰي شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ ت
جس وقت نکالی تیرے رب نے آدم کی بیٹوں سے ... پیٹھوں سے اونکی اولاد
اور اقرار کروایا اونسے اونکی جان پر کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا بولے البتہ ہم قائل ہیں
کبھی کہو قیامت کے دن ہمکو اسکی خبر نتھی یا کہو کہ شرک تو نکالا ہمارے باپ دادوں نے پہلی
ہم ہوے اولاد اونکی پیچھے تو ہمکو کیوں ہلاک کرتا ہے ایک کام پر کہ کیا خطا والوں نے
ف تفسیر احمدی میں ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ اللہ نے آدم کی پیٹھ سے اسکی اولاد کو ظاہر
کرکے دکھلایا چیونٹی کی شکل میں اور اونکو عقل دی اور فرمایا یہ تیری اولاد ہیں انسے عہد لیتا ہوں
اپنی عبادت کا اور یہ جنت کی جانے سے پہلے ہوا تھا اور طائف کی بیچ میں اور بعضوں نے
کہا ہے کہ جنت سے اوترنے کی بعد اور بعضوں نے کہا کہ جنت میں خلاصہ یہ ہے کہ سب سے میثاق لیا
اور سبھوں نے جواب دیا جو دنیا میں اوسکا ایمان لایا اپنے اقرار میں ثابت رہا اوسکو ثواب ملیگا
ایفائے عہد کا اور جو کافر ہوا دنیا میں اوسنے خلاف کیا اوسپر عذاب ہوگا اور بعضوں نے
کہا کہ جب اللہ نے الست بربکم فرمایا چار صفیں ہوئیں پہلی صف نے زبان اور دل سے
اقرار کیا وہ وہ لوگ ہیں جنکی ولادت اور موت دونو سعادت پر ہوئی جیسے حضرت علی اور رفقا
دوسری صف نے فقط دل سے اقرار کیا وہ وہ لوگ ہیں جنکی فقط موت سعادت پر ہوئی جیسے حضرت
ابوبکر اور عمر اور عثمان تیسری صف نے فقط زبان سے اقرار کیا وہ وہ لوگ ہیں کہ جو پیدایش میں
سعید ہوئے اور مرنے پر شقی ہوئے جیسے ابلیس اور بلعم باعور چوتھی صف نے کچھ اقرار نہیں کیا وہ وہ لوگ ہیں

کہ جنکی پیدائش اور مرگ دونو شقاوت پر ہوئی یعنی فرعون اور ابوجہل **فصل** اللہ سے
نڈر رہنے کا بیان ہے **قولہ تعالی** اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ
اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ **ف** کیا نڈر ہوئے اللہ کی داؤں سے سو نڈر نہین
اللہ کی داؤں سے مگر جو لوگ خراب ہونگے **ف** اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سے
معلوم ہوا کہ اللہ کی مکر سے نڈر رہنا گناہ کبیرہ ہے تفسیر احمدی مین ہے کہ مراد اللہ کی مکر سے
اس جگہہ عذاب کرنا خدا کا اور ہلاک کرنا اوسکا غفلت مین ہے اور جس طرح اللہ کی مکر سے نڈر رہنا
کفر ہے اسی طرح اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے **فصل** شریعت کی استہزا کرنے والوں کا
بیان ہے **قولہ تعالی** وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ
قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ
ف اور جو تو اونسے پوچھے تو کہیں ہم تو بول چال کرتے ہے اور کھیل تو کہہ کیا اللہ سے
اور اوسکی کلام سے اور رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے بہانہ مت بناؤ کافر ہو گئے ایمان
لاکر اگر ہم معاف کرینگے تم مین بعضونکو البتہ مار دینگے بعضونکو اسیر کہ وہ گنہگار تھے
ف تفسیر احمدی مین ہے کہ کچھ منافق حضرت کی سامنے غزوہ تبوک مین آئے اور
کہنے لگے دیکھو اس مرد کو چاہتا ہے کہ فتح کرے شام کی قلعہ کیا عقل سے بعید ہے پھر انکو
خبر دی اللہ نے اس بات کی پھر بلایا آپ نے اونکو اور فرمایا کہ کیون تمنے ایسا ایسا کہا پھر وے لگے
انکار کیا اور قسم کہائی کہ ہمنے تمہاری حقمین اور تمہاری اصحاب کی حقمین ایسا نہین کہا بلکہ ہم
سفر مین سوچتے ہے پھر یہ آیہ اوتری **فصل** تکلیف مالایطاق کا بیان ہے **قولہ تعالی**
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ت اللہ تکلیف نہین دیتا کسی شخص کو مگر جو اوسکی
گنجایش ہو اوسیکو ملتا ہی جو کمایا اور اوسی پر پڑتا ہی جو کیا اے رب ہمارے نہ پکڑ اگر ہم بھولین
یا چوکین ف اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ جو تکلیف آدمی کی گنجایش مین
نہین ہے منع ہے جیسے اجتماع ضدین کی تکلیف دینی یا جسم کی پیدا کرنے کی یا آدمی لے اڑنے کی اور
کی یا بیمار کو نماز مین کھڑے ہونے کی یا جب پانی نہو تکلیف وضو کی دینی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہی ہے مذہب
اہل سنت کا اور مدارک مین ہے کہ لا تواخذنا سے بوجھا جاتا ہے کہ نسیان اور خطا سے اخذ
جائز ہے ورنہ نہین تو سوال ساتھہ عدم مواخذہ کے جائز ہوتا فصل علم کے چھپانے کا بیان ہے قولہ تعالے
وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ
ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ت اور جب اللہ نے قرار
لیا کتاب والون سے کہ اوسکو بیان کرو گے لوگون پاس اور نہ چھپاؤ گے پہر پہینک دیا وہ قرار اپنے پیٹھ
پیچھے اور خرید کیا اوسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا برے خرید کرتے ہین ف مدارک مین ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ عالمون پر علم کا شائع کرنا واجب ہے کسی غرض فاسد کے لئے اور
نفع کے لئے یا بخل سے یا اذیت کے دفع کے لئے اوسکا چھپانا نہ چاہئے اور تفسیر احمدی مین ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ عالمون پر اور عامی پر عمل اوسکے موافق واجب ہے اور یہ نکلا کہ خبر
واحد عمل مین حجت ہے فصل امر کے واجب ہونے کا بیان ہے قولہ تعالے لَا تَجْعَلُوا
دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِينَ
يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ
تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ت مت ٹھہراؤ بلانا رسول کا اپنے اندر
برابر اوسکے جو بلاتا ہے تم مین ایک کو ایک اللہ جانتا ہے اون لوگونکو تم مین جو سٹک

جاتی ہین انکہ بچاکر سو ڈرتی رہین جو لوگ خلاف کرتی ہین اوسکی حکم کا کہ پڑی اونپر
کچھہ خرابی یا پہنچی اونکو کچھہ دکھہ کی مار ف تفسیر حسینی مین ہی کہ بعضی کرامیون نے اس
سی استدلال کیا ہی کہ امر مطلق وجوب کا مقتضی ہی اور سورہ احزاب مین ہی کہ یہ آیۃ
کہ امر وجوب پر دلالت کرتی ہی دلیل مین ہی کہ اس سی حضرت کو نام سی پکارنا
حرام ہو جیسا کیا جاسکی کہنا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یہ حکم استمراری ہی فصل وحی
تفصیل کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ
إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ اور کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سی باتین کری اللہ مگر
اشارہ سی یا پردہ کی پیچھی سی یا بھیجی کوئی پیغام لانی والا پہنچا دی اوسکی حکم سی جو چاہی وہ
ادبہی سی حکمتون والا ف مروی ہی کہ یہود حضرت سے کہتی تھی کہ تم کیون نہین اللہ سے
بلا واسطہ کلام کرتی مثل حضرت موسی کی اگر ہو تم نبی سچی تب یہ آیۃ آئی اور امام زاہدی کہا
کہ یہود کہتی تھی کہ اللہ ہمسی کیون نہین کہ دیتا کہ محمد اللہ کا رسول ہے تب حکم آیا کہ خدا آدمی سے
باتین نہین کرتا مگر اپنی حد خالص سے یعنی بھیجنا کوئی دل وحی کہ مراد اوسی کی کی
بات ہی کہ دل مین ڈالی او روبرو جیسی حضرت کے لئی شب معراج مین یا پردہ کی پیچھی جیسی
حضرت موسی کو لیکن پیغام دیا یہ معنی ہین یا مراد وحی سی الہام جیسی حضرت
ابراہیم کو یا دوسری پردہ کی پیچھی اور اوسی آواز غیب مراد ہی جیسی ہمارے
پیغمبر کی لئی شب معراج مین تہا کہ آپکی اور اللہ کی درمیان پردہ تہی سونی او
موتی کی اون مین مسافت ستر برس کی تہی اور پیغام بھیجنی سی جبرئیل کا پیغام لانا
مراد ہی فخر الاسلام کی کلام مین مذکور ہی کہ وحی وہ ہوتی ہین ظاہر اور باطنا

اور باطن ظاہر وہ کہ فرشتی کی زبان سی یا اوسکی اشارہ سی یا الہام سی ثابت ہو باطن وہ جو بہا
سی ہاوی سی خواب او ہاتف او مسافہہ کا بیان تہا اس لیے کہ خواب الہام مین اصل ہای اور
اور مشافہہ اس دار دنیا مین نہین ہوتا یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدیہ کا فصل جن کی ایمان کی بیعت کا
بیان ہی قولہ تعالے وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ قَالُوْا یٰقَوْمَنَا
اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ
اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ
یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ ت
اور جب متوجہ کر دی ہمنی تیری طرف کتنی لوگ جنون مین سی سننی لگی قرآن
پہر جب وہان پہنچی بولی چپ رہو پہر جب تمام ہوا اولٹی گئی اپنی قوم کو ڈر سناتی
بولی ای قوم ہماری ہمنی سنی ایک کتاب جو اوتری ہی موسے کی بعد سچا کرتی سب اگلونکو
سجہاتی سچا دین اور ایک راہ سیدہی ای قوم ہماری مانو اللہ کی بولانی والی کو
اور اوسپر یقین لاؤ کہ بخشی تمکو کچہہ تمہاری گناہ اور بچاوی تمکو ایک دکہہ کی مار سی
ف موضح القرآن مین ہی کہ حضرت نکلی تہی حج کی دنون مین شہر مکہ سی
باہر نماز صبح پڑہنی لگی اپنی یارون کی ساتہہ اوس وقت کتنی جن سن گئی
اور مسلمان ہوئی اور اپنی قوم کو جا کر سمجہایا اس بار حضرت سی نہین ملی بہت
لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکہ سی باہر آئی حضرت اکیلی باہر گئی سب نی قرآن
سیکہا اور دین قبول کیا سورۂ جن مین اونکی باتین مفصل ہین تفسیر احمدیہ مین ہی
کہ جن بہی کافر ہین اور مومن کافرون کو نار کا عذاب بالاتفاق ہی مومن

ہماری

جن سی ... (marginal annotations)

اختلاف ہی مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد کہتی ہین جیسی مسلمان آدمیونکو جنتمین
ثواب ملیگا ویسی ہی جن مسلم کو بہی قاضی اور صاحب کشاف نی بہی اختیار کیا ہی اور ضحاک
کہتی ہین کہ جن جنتمین جاوینگی اور کہاوینگی اور پیوینگی یہی ہی مختار اکثر مشایخ کا اور
بعضون نی کہا ہی کہ جسطرح آدمی نعمت کی لذت پاوینگی وہ ذکر اور تسبیح سی لذت پاوینگی
اور بعضون نی کہا ہی کہ جنتمین نجاوینگی اوسکی گرد گہومینگی اور امام اعظم فرماتی ہین کہ توابا
اونکو نہوگا ایمان اونکو فقط آگ سی بچا لیگا اکلیل مین ہی کہ ولوا الی قومہم منذرین سی نکلتا ہی کہ جن مین سی کوئی رسول نہین ہوا رسول کا ہونا بنی آدم
مین مخصوص ہی اور بعض ڈرانی والی البتہ ہوئی ہین **فصل** قیامت کی علامتونکا بیان ہی

قولہ تعالی هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا اَنْ تَاتِيَهُمُ الْمَلٰئِكَةُ اَوْيَاتِيَ رَبُّكَ
اَوْيَاتِيَ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ
لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ
اِيْمَانِهَا خَيْرًا **ف** کاہی کی راہ دیکہتی ہین لوگ مگر یہی کہ اون پر اوین فرشتی
یا آوی تیرا رب یا آوی کوئی نشان تیری رب کا جسدن آویگا ایک نشان تیری رب
کا نہ کام آویگا ایمان لانا کسیکو جو پہلی سی ایمان نہ لایا تہا یا اپنی ایمان مین کچہ نیکی نہی **ف**
اس آیہ مین بعض آیات ربک دو مرتبہ ہی اول سی قیامت کی علامتین عموما مراد ہین
دوسری سی آفتاب کا مغرب سی طلوع ہونا خصوصا مراد ہی اور قیامت کی علامتین
دو قسم ہین صغری اور کبری صغری بہت ہین اور کبری دس ہین پانچ قرآن سی ثابت ہین
پہلی دابۃ الارض کا نکلنا اور عیسی کا آسمان سی اترنا اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا طلوع ہونا
مغرب سی اور پانچ حدیث سی ثابت ہین دہنسنا لوگونکا مشرق مین اور مغرب مین اور جزیرہ

جزیرۂ عرب مین اور دجّال کا ظاہر ہونا اور آگ نکلنی عدن سی اس آیہ مین طلوع ہونیکا آفتابکی مغرب سے
بیان ہی اور باقی حال اور آیتونکی تفسیر سی معلوم ہوگا اور جب آفتاب مغرب سی نکلنی گا
توبہ کا دروازہ بند ہوگا جو کافر اپنی کفر سی یا مومن فاسق اپنی فسق سی توبہ کریگا قبول
نہین اور صغری علامتونکا بیان مولوی رفیع الدین صاحب نی رسالہ قیامت مین لکہا ہی
حضرت علی کی روایت سی کہ ملک کا محصول لیا جانا اور زکوٰۃ دینی کو مثل تاوان کی سمجہنا
اور امانت کو مثل غنیمت کی حلال سمجہنا اور مرد کو عورت کی اطاعت کرنی اور ماکی
نافرمانی کرنی اور باپ کو دور کہنا اور دنیا کی لئی دین کا علم سیکہنا اور بد اصلوں اور رذیل
خلقونکا سردار ہونا اور نالیاقتونکو کام ہونا ایذا کی ڈر سی تعظیم کرنی رواج ظلم کا اور کثرت
شراب خواری کی اور ناچنی والون اور راگ اور باجی اور بہت ہونا زنا کا
اور مسجد مین لعب کرنا اور سلام کی بجای دشنام سی بازی کرنی اور بہ
لونڈیونسی بہت اولاد ہونی اور نیچ دولتونکو سرداری ہونی اور مردون کو مردون
سی شہوت رانی کرنی اور عورتون کو عورتون سی اور مسلمانون پر کافرونکا ہجوم ہونا
ہر طرف سی اور بہت ہونا جہوٹی گواہی اور دلون سی امانت اوٹہ جانی اور فاسقونکا
علم سیکہنا اور حیا کا دور ہونا اور ظلم بہت ہونا یہان تک کہ امن باقی نرہی اور مذہب
باطلہ کا شایع ہونا جہوٹ باتون اور بدعتون کا رواج ہونا قوله تعالی
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ
حَقًّا ترجمہ بولا یہ ایک مہر ہی میری رب کی پہر جب آوی وعدہ میری رب کا گرا دیوی اسکو ڈہا کر
اور ہی وعدہ میری رب کا سچا ف تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیہ ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج
کی قصہ مین ہی یعنی جب قیامت آویگی یہ سد کہ ذوالقرنین نی بنائی ہی گر جاویگی اور یاجوج

ماجوج نکلیں گی اور موضح القرآن میں ہی کہ حضرت کی بعثت میں دیوار میں سوراخ ہو گیا
اور حضرت عیسیٰ کی وقت اونکا نکلنا ہے وعدہ دنیا کو لڑائی سی عاجز کرین گی آسمان پر تیر
چلاوینگے وہ لوہو میں بہری اونگی آخر حضرت عیسیٰ کی بددعا سی یکبار ساری مر رہین گی

قوله تعالیٰ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ **ت** اور جب پڑچکی گی انپر

بات نکالین گی ہم اونکی لیے ایک جانور زمین سی اونسی باتین کریگا اسواسطی کہ لوگ ہماری نشانیان
یقین نکرتی تہی **ف** موضح القرآن میں ہی کہ قیامت سی پہلی صفا پہاڑ مکہ کا پہٹی گا اوس
میں ایک جانور نکلی گا لوگوں سی باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہی اور سچی ایمان والون کو اور
جہوٹی منکرون کو جدا جدا کر دیگا نشان دیکر تفسیر احمدی میں ہی کہ ساٹہہ گز کا اوسکا طول
ہوگا کوئی بہاگنی والا اوس سی نہ بچی گا اور دوڑنی والا اوسکو نہ پائیگا اوسکی چار پاؤن
ہونگی اور پر اور روئیں اور دو بازو منہہ آدمی کا سر گائی کا آنکہہ سور کی کان ہاتہی کی
سینگ بارہ سنگی کی گردن شتر مرغ کی سینہ شیر کا رنگ چیتی کا کوکہین بلی کی دم بہیڑ کی اور
کہر بیل کی ہونگی اوس کی نکلنے کی جگہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی جگہ ہی آفتاب کیطرح سیر کریگا اور پورا نکلیگا تین دن کی بعد اور نکلنی
کی پہلی ہی تہوڑا نکلیگا اور ہوگا اوسکی پاس موسیٰ کا عصا اور انگوٹہی سلیمان کی مسلمانونکی
چہرہ کو عصا سی ملیگا کہ روشن ہونگی انگوٹہی کا فرونکی منہہ میں ملیگا منہہ اونکی سیاہ ہونگی پہر اونکو نام
لیکر پکاریگا سفید رو کو کہی گا ای اہل جنت اور سیہ رو کو کہی گا ای اہل نار

قوله تعالیٰ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

ف اور وہ نشانی ہی اوس گہڑی کی سو اوسمین مت شک کرو اور میرا کہا مانو یہ ایک
سیدہی راہ **ف** اس آیۃ سی حضرت عیسیٰ کا اوترنا آسمان سی قیامت کی قریب معلوم ہوا الخ

اکلیل اور تفسیر احمدی مین اور بیضاوی مین ہی کہ حضرت عیسیٰ زمین مقدس کی ایک ثنیہ پر کہ اوسکو افیق کہتی اتر ین گی آپ کی ہاتھ مین ایک حربہ ہوگا اوس سی قتل کرینگی دجال کو پہر بیت المقدس مین آوینگی لوگ صبح کی نماز پڑہتی ہونگی امام مہدی پیچہی ہٹ جاوینگی حضرت عیسیٰ اونکو آگی کرینگی اور اونکی پیچہی نماز پڑہین گی اور شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر چلین گی پہر سورونکو مار ڈالین گی اور نصاریٰ کی صلیبا کو توڑین گی اور گرجا گہرونکو گراوینگی اور قتل کرینگی نصاریٰ کو مگر جو اونمین سی ایمان لاویگا وہ بچیگا پہر تفسیر احمدی مین ہی کہ حضرت عیسیٰ اوترنے کے بعد شادی کرین گی ایک لڑکا بہی ہوگا چالیس برس رہین گی پہر وفات پاوینگے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین دفن ہونگی قیامت کو ہماری حضرت اور عیسیٰ اور ابوبکر اور عمر ساتہی اوٹہین گی **قولہ تعالیٰ** فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون **ف** سو تو راہ دیکہہ جس دن لاوی آسمان دہوان صریح جو گہیر لی لوگونکو یہ ہی دکہہ کی مار ای رب کہول دی ہمسی یہ آفت ہم یقین لاتی ہیں **ف** اکلیل مین ہی کہ دہوان بہی قیامت کے علامتون سی آہی اور تفسیر احمدی مین ہی کہ حضرت نی فرمایا دہوان بہرلیگا مشرق اور مغرب کی مابین کو چالیس دن رہیگا مسلمانون کو زکام سا ہوگا اور کافرون کو نشہ سا چڑہیگا اونکی نتہنون سی اور کانون سے اور پاخانہ کی جگہ سے نکلیگا ۵۵۵۵

کتاب الطہارۃ

وضو کا بیان ہی **قولہ تعالیٰ** یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی

الکعبین ط ت ای ایمان والو جب تم اوٹھو نماز کو تو دھو لو اپنی منھہ اور ہاتھہ کہنیون
تک اور مل لو اپنی سر کو اور پاؤن ٹخنون تک ف اس دلیل مین ہی کہ زید بن سلم نی اذا قمتم کی تفسیر
کہا ہی اذا قمتم من النوم اس صورت مین لفظ قیام سی اشارہ ہی کہ جو کوئی لیٹی ہوئی
سو جاوی وضو نہ ٹوٹی اور وامسحوا برؤسکم سی حنفیہ نی دلیل پکڑی ہی چوتھائی سر کی مسح پر
کیونکہ با ممسوح پر داخل ہی الہ پر امام مالک کہتی ہین کہ با زائد ہی مراد استیعاب ہی اور امام
شافعی کہتی ہین کہ با الصاق کی لئی ہی ایک یا دو بال کا مسح کفایت کرتا ہی اور ارجلکم
مین دو قرأت ہین نصب اور جر پہلی صورت سی یہ مراد ہی کہ جب پاؤن مین موزی نا
ہون تب دھووی اور دوسری صورت سے یہ مراد ہی کہ جو پاؤن مین موزی پہنی ہو تو مسح
کری کیونکہ دو قرأت بمنزلہ دو حکم کی ہین اور بعضون نی اس سی دلیل پکڑی ترتیب کی وجوب
پر اور یہ آیہ دلیل ہی کہ وضو شرط ہی نماز کی صحت کی لئی بدون ارادی نماز کی واجب نہین ہوتا
اور رد ہی اوسپر جو مضمضہ اور تسمیہ اور استنشاق کو واجب جانتا ہی اس حدیث سی توضأ کما
امرہ اللہ تعالی کیونکہ قرآن مین مسح اور چار عضو کی اور مذکور نہین ہی اور رد ہی اوسپر جو اکیلی پاؤن
کا غسل واجب کہتا ہی کیونکہ اوسکی وجہ مین سی نہین ہی اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی لفظ
الی سی کہ کہنیان اور ٹخنی غسل مین داخل نہین ہین کیونکہ غایہ خارج ہوتی ہی معنا اور
جو اوسکی دخول کی قائل ہین وہ الی کو بمعنی مع کہتی ہین اور آیہ سے معلوم ہوا کہ عمامہ پر اور خمار
پر اور اون بالون پر جو سر سی بڑھ گئی مسح جائز نہین کیونکہ وہ سر مین داخل نہین ہین
اور سر کا دھونا بھی نہین جائز ہی اور تین بار دھونا عضو کا واجب نہین ہی کیونکہ امر
تکرار پر دلالت نہین کرتا اگر مامور نی مامور بہ کو ایکبار کیا ذمہ سی اوسکی ہو ا فصل وضو
ٹوٹنی کا بیان قولہ تعالی او جاء احد منکم من الغائط ف

یا آیا ہی کوئی شخص تم مین سی جائی ضرور ہے ف اکلیل مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ جو آگی ہی یعنی
سی نکلی وس سی وضو جاتا رہتا ہی **فصل** مس ذکر سی وضو نجانیکا بیان ہی **قولہ تعالی**

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ
اِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا
اِلَّا الْحُسْنٰی ط وَاللّٰہُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِیْهِ اَبَدًا ط
لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ط
فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝

ف اور جنہون نی بنائی ہی ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پہوٹ ڈالنی کو مسلمانون مین
اور تہانک اوس شخص کی جو لڑ رہا ہی اللہ سی اور رسول سی آگی کا اور اب قسمین کہاوینگی کہ ہمارا
چاہتی تہی اور اللہ گواہ ہی کہ وہ جہوٹی ہین تو نہ کہڑا ہو اوسمین کبہی جس مسجد کی بنائی
دہری پرہیزگاری پر پہلی دن سی وہ لائق ہی کہ تو کہڑا ہو اوسمین اوسمین وہ مرد ہین جنکو
خوشی ہی پاک رہنی کی اور اللہ چاہتا ہی ستہرائی والونکو ف موضح القرآن مین ہے
کہ حضرت مکہ سی ہجرت کر آئی تو مدینہ سی باہر اوتری ایک محلہ تہا بنی عمرو بن عوف کا چند
روز کی شہر مین جا کر بکڑی اور مسجد نبوی تعمیر کی اوس محلی مین جہان نماز پڑہتی ہی
وہان کی لوگون نی مسجد طیار کی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہوئی حضرت
اکثر ہفتی کی روز وہان جاتی اور نماز پڑہتی اوس محلی مین بعضی منافقون نی چاہا کہ اور
مسجد بنا دین پہلون کی ضد پر اور اپنی جماعت جدا ٹہرا دین اور ایک راہب ابو عامر
کہ اسلام کی ضد سی نکل گیا تہا اوسکو نفاق سی بلا کر وہان سرفراز و امام کرین حضرت سی
چاہا کہ ایک بار اول آپ وہان نماز پڑہین پیچہے ہم جماعت قائم کرین حضرتکو اونکی دغا معلوم ہو

وعدہ کیا کہ جب تبوک سے ہم پھرینگی تو اول وہان نماز پڑھکر شہر مین داخل ہونگی حضرت عالی نی
پہلی خبردار کر دیا اور مسجد قبا کی لوگون کی تعریف کی اور مذاکر مین ہی کہ جب اللہ تعالی نے
حضرتکو اس حال سے مطلع کیا وحشی قاتل حمزہ و معن بن عدی وغیرہ کو بھیجا اونہون نے اوس مسجد
ضرار کو گرا کر جلا دیا اور مردار اور کوڑا بہر دیا اس سے لوگون نے مستنبط کیا ہے جو مسجد بنا مین
ریا اور سمعہ اور کوئی غرض اللہ کی خوشی سوا ہو یا مال غیر طیب سے ہو وہ مسجد ضرار مین داخل ہے
اس آیہ سے کئی مسئلہ معلوم ہوئی ایک یہ کہ جو مسجد ریا اور سمعہ سے بنی اوس مین نماز نچاہیے دوسرے
یہ کہ پانی سے استنجا کرنا افضل ہی تیسری یہ کہ پہلی کلوخ سے استنجا کرنا چاہیے پھر پانی سے کیونکہ مسجد
قبا والی ایسی ہی کرتی تھی اس لیے ممدوح خدا کی ہوئی چوتھی یہ کہ اصولیون نے لکھا ہی کہ ذکر
چھونی سے وضو نہین ٹوٹتا کیونکہ اللہ نے مستنجی بالماء کو طہارت سے وصف کیا اور استنجا کی حالت
مین مس ذکر ضرور ہی جو مس ذکر ناقض وضو ہوتا طہارت ساتھ کیون موصوف ہوتے
ایسا ہی اکلیل اور تفسیر احمدیہ مین **فصل** غسل کا بیان **قوله تعالیٰ** وَإِنْ كُنْتُمْ
جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا **ت** اگر تمکو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو **ف** جنابت
کبھی ہین شہوت رانی کو وہ کئی طرح سے ہوتی ہی ایک یہ کہ منی شہوت سے کود کر انزال ہو بیداری مین
دوسری یہ کہ ایسی ہی ہو نیند مین اسی فقہا احتلام کہتی ہین یا حشفہ کو قبل یا دبر مین داخل کیا
اس صورت مین فاعل اور مفعول دونون پر غسل واجب ہے اگرچہ منی باہر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب
صورتین جنابت کی ہین غسل کی اور غسل مین تین فرض ہین منہہ مین پانی ڈالنا اور ناک مین اور سارا بدن
دھونا کیونکہ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے کہ طہارت کاملہ ہو پس واجب ہی منہہ اور ناک مین پانی
ڈالنا اور ساری بدن کا دھونا اور نہ انکی اندر ایسی ہی ہی تفسیر احمدی مین **فصل**
پانی کی طہارت کا بیان ہی **قوله تعالیٰ** إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَ

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ
الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ ط وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ف
جسوقت ڈالدی تم پر اونگھہ اپنی طرف سی تسکین کو اور اوتارا تم پر آسمان سے
پانی کہ اوس سی تمکو پاک کری اور دور کری تم سے شیطان کی نجاست اور محکم کرہ دی تمہاری دل پر
اور ثابت کری اوس سے تمہارا قدم **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جب دو لشکر مقابل ہوئی اوکو
مسلمانون کو حاجت غسل ہو گئی اور پانی میسر کاہی نتہا اور زمین ریت تہی جہان پانو
نہ ٹہرین صبح کو لڑائی درپیش تہی یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈری کہ آثار شکست کی ہین
اوسوقت بارانکا اون پر برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھہ آئی
اوس سی چونکی تو دل کا خوف جاتا رہا اور اکلیل مین ہی کہ طہارت کی اصل پانی
ہی احداث اور نجاسات مین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی پاک
کرنی والا ہی پس طاہر بہی ہی چنانچہ فرمایا حق تعالی نی وانزلنا من السماء ماء طهورا
قوله تعالى وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا
أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا **ف** اور وہی ہی کہ جسنی چلائین باوین خوشخبری لاتی
اوسکی مہر سی آگی اور اوتارا ہمنی آسمان سی پانی ستہرائی کرنی کا کہ جلادین اوس سی مری ہوئی
دیس کو اور پلادین اسکو اپنی بنائی بہت چوپایون اور آدمیونکو **ف** اس آیہ سی معلوم ہوا کہ آسمان
کا پانی بہت پاک ہی اوسکی طہارت جاتی نہین مگر جب کوئی نجاست اوسمین ملجائی یا بار بار
اوسمین استعمال کرین قربت کی لئی خواہ کوئی وصف اوسکا متغیر ہو یا نہ ایسی ہی تفسیر احمدی مین
تشات سے **فصل تیمم کا بیان** **قوله تعالى** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿ت﴾ ای ایمان والو نزدیک نهو نماز کی جب تمکو نشا هو جبتک که سمجهنی لگو جو کهتی هو اور نه جب جنابت مین هو مگر راه چلتی هوئی جبتک غسل کر لو اور اگر تم مریض هو یا سفر مین یا آیا هی کوئی شخص تم مین جائی ضرور سی یا لگی هو عورتون سی پهر نه پایا پانی تو ارادہ کرو زمین پاک کا پهر ملو اپنی مونهه کو اور ہاتهون کو الله هی معاف کرنی والا بخشنا ﴿ف﴾ موضح القرآن مین هی که پهلی حکم فرمایا که نشا مین نماز کی پاس نه جاؤ یه حکم جب تها که نشا حرام نهوا تها لیکن نماز سی مانع ٹهرا تها اور اب اگر نیند سی بیهوش هو یا مرض سی که اپنی مونهه کی لفظ نه سمجهی تو اوس حالت کی نماز درست نهین پهر قضا کری پهر فرمایا که جنابت مین نماز کی پاس نجاؤ جبتک غسل نکرو مگر راه چلتی یعنی سفر مین که اوسکا حکم آگی هی پهر فرمایا که اگر پانی کا عذر هوا اور طهارت ضرور هو تو زمین سی تیمم کرو پانی کا عذر تین صورت سی بتایا اور طهارت کا ضرور هونا دو صورت سی ایک صورت پانی کی عذر کی یه که مریض هی پانی ضرر کرتا هی دوسری یه که سفر در پیش هی پانی تهوڑا رکها هی آگی دور تک نه ملیگا تیسری یه که پانی موجود نهین اس تیسری کی ساتهه دو صورتین طهارت کی ضرورت کی فرمائین ایک که شخص جائی ضرور سی آیا وضو کی حاجت هی دوسری یه که عورت سی لگا غسل کی حاجت هی اب تیمم کا طریق یه هی که زمین

کہ زمین پاک پر دونو ہاتھہ مارے پہر منہہ کو مل لے تمام پہر دو دونو ہاتھہ مارے پہر ہاتہون کو
مل لے کہنی تک اور تفسیر احمدی مین ہی کہ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً سی تیمم کی شرطین معلوم
ہوئین یعنی جو تم پانی کی استعمال پر قادر نہو یا اوسکی نہونی سی یا اوسکی دوری سی یا زر
اور ڈول کی گم ہونی سی یا اژدہی اور درندی اور دشمن کی ڈر سی تو تیمم کرو.
اور تیمم قصد کو کہتی ہین اس مفہوم سی نیت کا فرض ہونا تیمم مین ثابت ہوا یہ حکم بالاتفاق
ہی اور صعید کہتی ہین روی زمین کو خواہ مٹی ہو خواہ اور کچہہ اس سی ابو حنیفہ مٹی اور
ریگ اور پتہر پر اگرچہ اوسپر غبار نہی ہو تیمم درست رکہتی ہین مگر شرط ہی کہ طہارت کامل ہو
اسی پر ایک مسئلہ متفرع ہوتا ہی جو مین بخس سو کہہ جاوی نماز اوسمین پڑہی پر تیمم نکری
اور تفرع کرنا تیمم کو پانی کی بنائی پر دلیل ہی کہ پانی کی طہارت اصل ہے اور تیمم عوض ہی یہ
بالاجماع ہی پر ہماری نزدیک عوض مطلق ہی یعنی جسطرح پانی حدث کو زائل کرتا ہی ویسی ہی تیمم
اس سی جائز رکہا ہی کہ ایک تیمم سی بہت نمازین پڑہی جبتک کہ تیمم نہ ٹوٹی اور شافعی
کی نزدیک عوض ضرورہی یعنی اوس سی نماز ہو جاتی ہی پر حدث حقیقت مین باقی رہتا ہی
اس ہی ہر فرض کی لئی تیمم واجب کہتی ہین **قوله تعالیٰ** وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى
سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ **ت** اور
اگر تم بیمار ہو یا سفر مین یا آیا ہی کوئی شخص تم مین جائی ضرور سی یا لگی ہو عورتون سی پہر نپایا پانی
تو ارادہ کرو زمین پاک کا پہر ملو اپنی منہہ اور ہاتہون کو وہان سی **ف** ازکلیل مین ہی کہ اس ایۃ سی
معلوم ہوا کہ تیمم حدث اصغر اور حدث اکبر دونو سی ہوتا ہی اور فقط منہہ اور دونو ہاتہہ کا ملنا چاہئی گو حدث
اکبر سی ہو اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اگرچہ ایت سی تیمم ہاتہو نکا بغلو تک معلوم ہوتا مگر جو تیمم خلیفہ نے وضو کا

مین کہنیون کا دہونا واجب ہی یہان بہی ہاتہ کا بہیرنا کہنیون تک ضرور ہی اور کلیل
مین ہی کہ لم تجدوا ماء سی معلوم ہوا کہ پانی کا ڈہونڈہنا تیمم کی قبل واجب ہی نا اوسکا
گم ہونا ثابت ہو اور یوجہا گیا کہ جو تہوڑا پانی کہ وضو کو کافی نہین ہی پایا تو استعمال کرنا واجب ہی
کیونکہ اوس پر صادق آتا ہی کہ وہ واجد الماء ہی اور قبل وقت کی تیمم سچا ہی بدلیل
قول کی اذا قمتم الی الصلوۃ اور معلوم ہوا کہ اوس سی فرض ساقط ہو جاتا ہی سفر اور حضر
مین کیونکہ اللہ تعالی نی وجوب قضا کا ارشاد نہین کیا شرح وقایہ مین ہی کہ جو چیز زمین کی
جنس سی طاہر ہو اوس پر تیمم درست ہی جیسی مٹی اور ریت اور پتہر اور سرمہ اور ہرتال
~~اور اون چیزون پر درست نہین کہ جو کہان سی پیدا ہون جیسی عقیق اور زبرجد~~
~~اور بیہراج غیرہ~~ اور جو چاندی اور سونا کہان مین لگا ہوا ہو اوس پر درست نہین پر جو
کہان مین لگا ہوا ہو اور مٹی سی ملا ہوا اوس پر درست ہی **فصل حیض کا بیان ہی**

قولہ تعالی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي
الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ
اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا
حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ **ترجمہ** اور پوچہتی ہین تجہسی حکم حیض کا تو کہہ وہ گندگی ہی سو تم
پرے رہو عورتون سی حیض کی وقت اور نزدیک نہو اونسی جبتک پاک ہو دین پہر جب
ستہرائی کر لین تو جاؤ اون پاس جہانسی حکم کیا تمکو اللہ نی اللہ کو خوش آتی ہین توبہ
کرنی والی اور خوش آتی ہین ستہرائی والی عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری سو جاؤ اپنی کہیتی مین جسطرح
چاہو اور آگی کی تدبیر کرو اپنی واسطی اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ تمکو اوس سی ملنا ہی اور خوشخبری

شافعی کی نزدیک
اور حنفیہ کی یہان درست ہی

[illegible] حیض [illegible]

سنا ایمان والونکو ف موضح القرآن میں ہی کہ حیض کہتی ہین خون کو کہ جو عورتونکو عادت سے
اور خلاف عادت جو آوے سو آزار ہی حکم ہوا کہ اسوقت پری رہو عورت سی سول خدا نی فرمایا
کہ آزار سی آگی نہ چلی پہر جب پاک ہون تو جاوی جہانسی حکم فرمایا اللہ نی یعنی دوسری جگہہ جو
ناپاک ہی اوسکا تو حکم کبہی نہین اور مدارک مین ہی کہ عرب حیض والی عورتونکی ساتہہ نہ کہانی
نہ پیتی نہ رہتی اونکی ساتہہ اور مجوس کیطرح ثابت بن دحداح نی حضرتسی پوچہا کہ حیض مین عورتو سے
کیا معاملہ چاہیی تب یہ آیہ آئی اور تفسیر بیضاوی سی معلوم ہوتا ہی کہ نصاری اون عورتونسی صحبت
کرتی تہی اور یہود اونسی علیحدہ ہی ہرامر مین اللہ نے حکم اعتزال کا ہین بین افراط اور تفریط کی
فرمایا اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اجتناب کی حد مین ہماری علما مختلف ہین شیخین کہتی ہین کہ ناف کے
نیچی سی زانو تک اجتناب چاہیی اور محمد کہتی ہین کہ فقط فرج کا موضع مراد ہے حضرت عائشہ سی بہی یہی
ہی اور حتی یطہرن مین دو قرائتین ہین تخفیف و تشدید اور دو قرائتین بمنزلہ دو آیتونکی ہوتین ہین دونو
عمل واجب ہے پہلی قرات کو حمل کیا اوسوقت پر کہ دس دن کامل ہین کہ اکثر مدت ہے حیض کی اگر خون بند ہو
پس اوسوقت مین صحبت کرنی درست ہے گو غسل نکری دوسری قرات کو حمل کیا اوسوقت پر کہ
دس دن سی کم مین خون بند ہوا اوسوقت مین جبتک غسل نکری یا ایک وقت نماز کا گذر نجاوی اگر خون
موقوف ہو صحبت نکری اور معنی انی شئتم کی یہ ہین کہ اپنی کہتی کی جگہہ مین جس طرح کہڑی ہو عورت خواہ لیٹی
کروٹ پر خواہ اوندہی گر وا اور اسمین بہی یہود پر کہ جائز نہین کہتی ہتی عورتونکی ماتین آنا اوندہی ہونیکی حالت مین اور کہتی
ہتی کہ یہ ہو وعدہ صغری اور معالم التنزیل مین ہے کہ حرث کی لفظ مین دلیل ہی اسبات پر کہ عورت سے
لواطت حرام ہی اور خلاف ہے علما کا بیچ اسبات کی ایا لوطی اپنی عورتسی کفارہ دی یا استغفار اور توبہ کر
بعضی کفارہ واجب کہتی ہین اور اکثر استغفار اور توبہ پر اکتفا کرتی ہین اور تفسیر احمدیہ مین ہے کہ اسی آیت
لکہا ہی کہ جو مرد اپنی عورتسی لواطت کا ارادہ کری یا حیض مین صحبت چاہی اور وہ عورت اسکو

قتل کری اوسپر قصاص اور دیہ کچھ واجب نہیں او مستنبط ہوا کہ جو سلیبی نادانستہ اس جائز صحبت کی اوسکو توبہ واجب ہے ایک دینار کی بدون تصدق کی گناہ اوسکا نہیں جاتا اور مستحب ہی کہ صحبت سی فقط شہوت رانی منظور نہی بلکہ لڑکا لینا ہنا غرض ہی اور جب صحبت کا ارادہ کری بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی حصن حصین میں ہے کہ جب ارادہ جماع کا کری کہی بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا اور جب انزال منی ہو تو کہی اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا فصل جنب وغیرہ کی مصحف چہونی کا بیان قولہ تعالی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ سو بول پاکی اپنی رب کی نام کی جو سب سی بڑا ہی سو میں قسم کہاتا ہون تارے ڈوبنی کی اور یہ قسم اگر سمجہو تو بڑی قسم ہی مبارک قرآن ہی عزت والا لکہا ہوا چہپی کتاب میں اوسکو نہی چہوتی مگر جو پاک بنی ہین ف اس آیہ سی معلوم ہوا کہ رکوع مین سبحان ربی العظیم کہنا مستحب ہی اور محدث و جنب اور حائض اور نفسا کو قرآن چہونا نچاہیی برساتہہ خلاف علیحدہ کی اور محدث حافظ کو پڑہنا قرآن کا جائز ہی اور ناظرہ کو نہین مگر قلم سی یا چہوٹی سی لکڑی سی ورق گردانتا جاوی کراہت کی ساتہہ جائز ہی اور لکہنا قرآن کا جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کی نزدیک جائز ہی اس شرط پر کہ ورق زمین یا رحل پر ہوں اوسکی زانو پر نہوں اور محمد کی نزدیک مطلقا جائز نہین ایسا ہی ہی تفسیر احمدیہ مین فصل بکری کی ظاہر ہونی کا بیان قولہ تعالی وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا

[حاشیہ:] [illegible]

[حاشیہ:] [illegible]

مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝

ت اور اللہ نی بنا دی تمکو تمہاری گہر بسنی کی جگہہ اور بنا دی تمکو چوپاؤنکی کہال سی ڈیری جو ہلکی لگتی ہین تمکو جسدن سفر مین ہو اور جسدن گہر مین آؤ اور اونکی اون سی اور برونسی اور بالون سی کتنی اسباب ور برتنی کی چیز ایک وقت تک اور اللہ نی بنا دی تمکو اپنی بنائی چیزونکی چہانوین اور بنا دی تمکو پہاڑونمین چہپنی کی جاگہین اور بنا دی تمکو کرتی جو بچاؤین گرمی کا اور کرتی جو بچاؤ ہین لڑائی کا اسطرح پورا کرتا ہی اپنا احسان تم پر شاید تم حکم مین آؤ **ف** اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ ماکولات کا چمڑا اور اون اور پشم اور بال جب بدن مین کاٹی ہون یا بعد تزکیہ کی یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کئی جاوین سو طاہر ہین اور بعضون نی مطلقا اوسکو مباح کیا ہی گو غیر مزکاۃ بہی ہو اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ دال ہی اوپر پہنی اون اور پشمینہ اور موئینہ اور زرہ وغیرہ اور زرہ لوہی کی اور قبون اور خیمونکی استعمال پر شرح وقایہ مین ہی کہ مردی کی بال اور ہڈی اور پٹہی اور سم اور سینگہہ اور آدمی کا بال اور ہڈی پاک ہی

کتاب الصلوٰۃ

قوله تعالیٰ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ **ت** اور کہڑی کرو نماز **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ نماز اور زکوۃ کا فرض ہونا بدیہی ہی ہماری دین مین دلیل کی حاجت نہین اور اللہ نی اپنی کتاب مجید مین بار ہا بیان اوسکا فرمایا اور پنجگانہ نماز کو بہی کئی جگہہ ذکر کیا **قوله تعالیٰ** حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى **ت** خبردار رہو نمازونسی اور بیچ والی نماز سی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس آیہ سی سب نمازونکی فرضیت عموما اور صلواۃ الوسطی کی خصوصا معلوم ہوئی اور صلوۃ الوسطی کی تفسیر مین اختلاف ہی

ابو حنیفہ نی کہا ہی کہ عصر کی نماز ہی یہی قول جمہور اکابر صحابہ کا ہی جیسی حضرت علی اور عائشہ اور ام سلمہ اور حفصہ اور ابن مسعود کی کیونکہ مصحف حفصہ مین یہی ہی والصلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر اور حضرت نی یوم احزاب مین فرمایا جب کہ نماز عصر کی آپ سی فوت ہوئی کہ باز رکہا ہمکو صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر سی اللہ اونکی گہرون کو آگ سی بہری اور انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابو امامہ کہا ہی کہ فجر کی نماز ہی کیونکہ وہ بیچ مین ہی دن کی دو نمازون اور رات کی دو نمازون کی اور ابن عمر اور زید بن اسامہ نی کہا ہی کہ ظہر کی نماز ہی کیونکہ وہ دن کی بیچ مین ہی اور ابن عباس کی روایۃ مین ہی کہ مغرب کی نماز ہی کیونکہ بیچ مین ہی دو نمازون خفی اور دو نمازون جہر کی اور بعضون نی کہا ہی کہ عشا کی نماز ہی کیونکہ وہ دو وترون کی بیچ مین ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ غیر معینہ ہی مثل لیلۃ القدر کی تا سب سی خبردار رہین اور اکلیل مین ہی کہ جمعہ ہی یا وتر یا ضحیٰ یا عید الفطر کی نماز یا عید الاضحیٰ کی یا رات کی نماز یا جماعت کی نماز یا خوف کی **قولہ تعالیٰ** اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ **ت** کہڑی کرو نماز دونون سری دن کی اور کچہ ٹکڑون رات کی **ف** دن کی دو طرف غدوہ اور عشیہ ہین غدوہ سی مراد فجر کی نماز ہی اور عشیہ سی مراد ظہر اور عصر کی نماز ہی [صبح ۱۲] [پچھلا دن ۱۲] اور زلفا من اللیل سی مغرب اور عشا کی نماز مراد ہی حاصل یہ ہی کہ یہ آیہ اون آیتون سی ہی کہ پنجگانہ نماز کا اوس ذکر ہی ایسا ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین **قولہ تعالیٰ** اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کہڑی رکہہ نماز سورج کی ڈہلنی سی رات کی اندہیری تک اور قرآن پڑہنا فجر

[Marginal notes:] یہ عصر ہی یا ... سورہ ہود مین ... پنجگانہ ... سبحان الذی کی ... سورہ ... مین

فجر کا بیشک قرآن پڑہنا فجر کا ہوتا ہی روبرو **ف** دلوک کی معنی زوال ہی اور
غروب پہلی صورت مین آیہ جامع ہی پانچون نماز کی کیونکہ زوال سی رات کی اندہیرے
تک چار نمازین یعنی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا ہوتی ہین اور قرآن الفجر سی فجر کی نماز
بہی جاتی ہی اور دوسری صورت مین ظہر اور عصر شامل ہوگی اور قرآن الفجر
سی معلوم ہوا کہ نماز مین قرأت رکن ہی **قوله تعالى** فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ
اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَىٰ **ف** سو تو سہتا رہ جو
کہین اور پڑہتا رہ خوبیان اپنی رب کی سورج نکلنی سی اور ڈوبنی سی پہلی اور کچہ
گہڑیون مین رات کی پڑہا کر اور دن کی حدود پر شاید تو راضی ہوگا **ف** اکلیل اور
تفسیر احمدیہ مین ہی کہ قبل طلوع شمس سی فجر کی نماز مراد ہی اور قبل غروب سی عصر
ومن آناء اللیل سی مغرب اور عشا کی اور اطراف النہار سی ظہر کی نماز **قوله تعالى**
فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ **ف** سو پاک اللہ کی یاد ہی جب
شام کرو اور صبح کرو اور اوسی کی خوبی ہی آسمان اور زمین مین اور پچہلی وقت اور جب
دوپہر ہوں **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی ابن عباس کی روایہ سی کہ یہ آیہ جامع ہی
پانچون نماز کی کیونکہ حین تمسون سی مغرب اور عشا و حین تصبحون سی فجر اور
عشیا سی عصر اور حین تظہرون سی ظہر مراد ہی اور اصح یہی ہی کہ پانچون وقت کی نماز
مکہ مین فرض ہوئی اور حسن نی کہا ہی کہ پانچون نمازین فرض ہوئین مدینہ مین مکہ مین
فقط دو رکعت واجب تہین جس وقت چاہی پس یہ آیہ اونکی نزدیک مدنی ہی **فصل**

اذان کی شروع ہونی کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ **ف** اور جسوقت پکارو نماز کو اوسکو ٹہراوین ہنسی اور کہیل یہ اسواسطی کہ وہ لوگ بی عقل ہین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ بعضی یہود اور بعضی مشرک اذان کی آواز پر ہنستی یہ اونکی بیعقلی ہی اللہ کی بڑائی ہر دین مین بہتر ہی تفسیر احمدیہ مین ہی کہ مدینہ مین ایک نصرانی تہا جب موذن کہتا تہا اشہد ان محمد رسول اللہ وہ کہتا جلاوی اللہ کاذب کو ایک رات اوسکا غلام آگ لایا اوسکی گہروالی سوتی تہی آگ کی چنگاریان ساری گہر مین پہیل گئین اوسکو اور اوسکی اہل کو جلادیا اس آیہ سی معلوم ہوا کہ اذان نص کتاب سی ثابت ہی نہ فقط خواب کی حدیث سی جیسا کہ فقیہون نی کہا ہی اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون وقت اور جمعہ کی لئی اور مستحب ہی موذن کو طہارت اور وضو اور قبلہ رو کہڑا ہونا اور وقت سی پہلی درست نہین اگر کسی نی پہلی اذان کہدی تو اعادہ واجب ہی اور لحن اور ترجیع نہو اور حدیثون مین اوسکی فضائل بیان ہین چاہی کہ جو موذن کہی سننی والا خوب سنکر اوسکو اعادہ کری **فصل** نماز کی شرطونکا بیان ہی **قولہ تعالی** يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ **ف** ای لحاف مین لپٹی کہڑا ہو پہر ڈر سنا اور اپنی رب کی بڑائی بول اور اپنی کپڑی پاک رکہہ اور پلیدی کو چہوڑدی اور نہ کر احسان کہ احسان کرکی اور بہت چاہی اور اپنی رب کی راہ دیکہہ **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ کہا صاحب ہدایہ نی کہ وربک فکبر سی تحریمہ کا فرض ہونا معلوم ہوا اسواسطی کہ کبر سی مراد تکبیر افتتاح ہی اور با تو تکبیر تحریمہ مین لفظ

اذان کے مسئلے کا بیان ... سرخی مین ... کا بیان ہی

... نماز کی شرطونکا بیان ...

لفظ اللہ اکبر کی ہی لیکن اگر اوسکی عوض اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر یا لا الہ اللہ کہے طرفین کی نزدیک جائز ہی اور ابو یوسف اوس شخص کی لئی جو اللہ اکبر یا اللہ الکبیر ہی کہسکتا ہی اور الفاظ جائز نہین کہتی اور تحریمہ ہماری نزدیک شرط ہی اور شافعی رکن جانتی ہین اور ثیابک فطہر سی فرضیت پاک ہونی بدنکی اور کپڑونکی نجاستونسی معلوم ہوئی اور نجاست دو قسم کی ہی ایک غلیظہ دوسری خفیفہ غلیظ جیسی پیشاب آدمی یا گدہی یا بلی یا چوہی کا اور خون اور مرغی کی بیخال اور گوبر وغیرہ اور خفیفہ جیسی پیشاب گہوڑیکا اور جسکا گوشت کہانا حلال ہی اور بیخال اوس جانور کی کہ وہ حرام ہی غلیظہ اگر درم کی برابر ہی نماز اوسیسی ہوجاتی ہی اور خفیفہ اگر ربع کپڑیکی یا ربع عضو کی اوپر ہی تو وہ بہی نماز کی جواز سی مانع نہین **قولہ تعالی** وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ **ف** اوسکی بڑائی کر بڑا جانکر **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اسی سی مستفاد ہوا کہ تحریمہ نماز کا فرض ہی **فصل** ستر عورت کا **قولہ تعالی** يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ **ت** ای اولاد آدم کی لی لو اپنی رونق ہر نماز کی وقت **ف** موضح القران مین ہی کہ اپنی رونق یعنی لباس نماز مین فرض ہی مرد کو کمر سی زانو تک ڈہاکنا اور عورت کو سارا بدن مگر منہ اور ہاتھ پاؤن مگر لونڈیکو زانو سی نیچی اور بغل سی اوپر کہلنا معاف ہی اور کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہین **فصل** استقبال قبلہ کا بیان ہی **قولہ تعالی** قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ○ **ت** ہم دیکہتی ہین پہر پہر جانا تیرا منہہ آسمان مین سو البتہ پہیرین گی تجکو جس قبلی کیطرف

[حاشیہ:] ولو انکشف ربع ساق یمنع ... ستر کی بابت ... [illegible]

[حاشیہ:] [illegible]

تو رضی ہی اب پھیر مونہہ اپنا طرف مسجد الحرام کی اور جس جگہ تم ہوا کرو پھیرو مونہہ اوسی کیطرف
اور جنکو ملی ہی کتاب البتہ جانتی ہین کہ یہی ٹھیک ہی اونکی رب کی طرف سی اور اللہ بیخبر
نہین اون کاموں سی جو کرتی ہین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کعبہ کو
بنا کر اوسی طرف نماز پڑہتی تھی جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت موسی اور داود
اور غیرہما اللہ کی حکم سی بیت المقدس کیطرف پڑہنی لگی جب یہ نبی آخر زمان پیدا
ہوئی اور بعد اوسکی تیرہ برس مکہ مین رہی کعبہ کیطرف پڑہا کئی جب مدینہ کو ہجرت کی
بیت المقدس کیطرف حکم ہوا کتاب والی طعنہ کرنی لگی کہ ہمارا قبلہ بدستور ہی محمد تابع
ہوا حضرت کو اس کلام سی رنج ہوا اللہ سی توجہ کرکی آسمان کو دیکھتی تھی کہ کیا حکم
ہووی آپنی بنی سلمہ کی مسجد مین ہجرت کی سولہ مہینی کی بعد نصف رجب کو دوشنبہ
کی دن بیت المقدس کیطرف دو رکعت ظہر کی پڑہا ئین تھین کہ جبرئیل یہ آیہ لائی حضرت
نی کعبہ کیطرف پھر کر بقیہ نماز کو تمام کیا سو اس مسجد کو جامع القبلتین کہتی ہین اس سی معلوم
ہوا کہ قبلہ کیطرف ہونا فرض ہے اور قبلہ کعبہ کی ہوا اور اوسکی ہر حصہ کو کہتی ہین اوسکی دیوار و
کو اور یہ ہوا بلاد ہندیہ مین آفتاب کی مغرب شتائی اور صیفی کی ما بین ہی قولہ تعالی
قُلْ اَمَرَ رَبِّی بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْہَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ
مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ف تو کہہ میری رب نی فرمائی دیندار رہنا اور سیدہی کرو اپنا
مونہہ ہر نماز کی وقت اور پکارو اوسکو نری اوسکی حکم بردار ہو کر ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس
آیہ سی تین مسئلہ معلوم ہوئی ایک فرض ہونا قیام کا دوسرا منہ کرنا قبلہ کیطرف تیسری شرط ہونا
نیت کا ساری عبادات مین عموما اور نماز مین خصوصا قولہ تعالی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ
اور کہڑی ہو اللہ کی آگی ادب سی ف تفسیر احمدی مین ہی کہ قانتین کی کئی معنی ہین ازانجملہ قیام کا

خاموشی کی ذکر ما سوای اللہ سی یا خاشعین یا داعین اگر ہین مطیعین یا مکففین الایدی والابصار
پس قوموا للہ سی معلوم ہوا کہ کہڑا رہنا نماز مین اللہ کی لئی ساتہہ قنوت کی فرض ہی پس
اگر قیام نماز مین نپایا جاوی یا بیطور کہ بیٹہہ کی نماز پڑہی یا اللہ کی لئی قیام نہو یا ساتہہ
قنوت یعنی خشوع او سکوت کی نہو نماز فاسد ہو جاتی ہی پس پہلی معنون سی معلوم ہوا کہ قیام اللہ
کی لئی ساتہہ خاموشی کی فرض ہی اور نماز مین کلام کرنا حرام ہی اور ایک معنون
سی پوچہا گیا کہ سنگریزہ نکالا و لٹنا اور راست اور چپ التفات کرنا اور بکلر پہانا
مکروہ ہی **قولہ تعالی** فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ **ت** سو پڑہو جتنا آسان ہو
قرآن **ف** اس سی قرآن کا پڑہنا نماز مین فرض ہوا اور فرض کا مقدار ہماری نزدیک
ایک آیہ بڑی ہی جیسی آیۃ کرسی وغیرہ یا تین آیتین چہوٹی مثل مدہامتان کی اور اصح ایسا ہے
تفسیر احمدیہ مین اور جامع الرموز مین فرمائی سی ہی یہ کہ تین آیتین کم نہون بڑی ایک آیہ سی
قولہ تعالی وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۞ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۞ وَاِنَّهٗ لَفِيْ
زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۞ **ت** اور یہ قرآن ہی اوتارا جہان کی صاحب کا لی اوترا ہی اسکو
فرشتہ معتبر تیری دل پر کہ تو ہوڈر سنانی والا کہلی عربی زبان سی اور یہ لکہا ہی پہلونکی
کتابون مین **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی صاحب کشاف اور مدارک اور ہدایہ نی حجت
پکڑی ہی کہ قرآن کو غیر عرب کی زبان مین مترجم ہو قرآن ہی اسی پوچہا گیا کہ قرأت
پڑہنا زبان فارسی نماز مین جائز ہی ابو یوسف اور محمد اور شافعی کہتی ہین جو عربیہ پر قادر ہو
تو البتہ درست ہے بی عذر جائز نہین مگر ابو حنیفہ پہلی قول مین دونو حال مین جائز رکہتی ہین
اور آخر امام صاحب نی بہی صاحبین کی قول کیطرف رجوع کیا ہی اور اسی پر فتوی ہے

قوله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا ارکعوا واسجدوا **ف** ای ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو **ف** اکلیل اور تبیان میں ہی کہ اس آیہ سی رکوع اور سجدہ فرض ہوا

قوله تعالیٰ قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فله الاسماء الحسنیٰ ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها وابتغ بین ذلک سبیلا

ف کہ اللہ کر پکارو یا رحمن کر جو کہہ کر پکارو گی سو اوسکی ہین سب نام خاصی اور تو نہ پکار اپنی نماز مین نہ چپکی پڑھ اور ڈھونڈھ لی اسکی بیچ مین راہ **ف** موضح القرآن ہی کہ رحمن نام اللہ کا عرب کی لوگ نجانتی تھی اس پہ یہ فرمایا کہ نام بہتیری ہین اللہ وہی ایک ہی اور پکارنی کی نماز مین بہت چلانا بھی نہین اور بہت دبی اواز بھی نہین بیچ کی چال پسند ہی اور تفسیر احمدی مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار کی قرأت کرتی تھی اور مشرک جب سنتی تھی بر کہتی تھی بس یہ آیہ اوتری یعنی اتنا چلا کر پڑھو کہ مشرک سنی نہ اتنا آہستہ کہ پیچھی والی نہ سنی بلکہ اسکی بیچ بیچ اور روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ دبی آواز سی پڑھتی تھی اور کہتی تھی کہ مین اپنی رب سی مناجات کرتا ہون وہ میری حاجت جانتا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ چلا کر پڑھتی تھی اور کہتی کہ شیطان کو بھگاتا ہون اور غافلونکو جگاتا پھر جب یہ آیہ اوتری حضرت ابوبکر کو تھوڑا سا چلا نیکا حکم دیا اور عمر کو تھوڑے دبی آواز کا یہ آیہ جہر اور مخافت کی مقدار مین ہی فقہا لکھتی ہین کہ کمتر جہر وہ ہی کہ غیر سنے اور کمتر مخافت وہ ہی کہ خود سنے اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ آیہ نماز کی لئی اوتری یعنی نہ سب نماز مین چلا کر پڑھو اور نہ سب دبا کر بلکہ رات کی نماز مین چلا کر اور دن کی دبا کر اور اکلیل مین ہے بخاری سی کہ یہ آیہ دعا کی شان مین اوتری ہی **قوله تعالیٰ** واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون ۞ واذکر ربک فی

(حاشیہ:) رکعت کی سجدہ میں ... اور سجدہ ... بیان ... سبحان ... سے پکارنی ... قال ... اللہ الذین ...

فِی نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ ف اور جب قرآن پڑہا جاوے تو اوسطرف کان رکہو اور چپ رہو
شاید تم پر رحم ہو اور یاد کر اپنے رب کو دلمین گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکارنے سے کم آواز بولنے
مین صبح اور شام کے وقتون اور مت ہو بیخبر ف اکلیل مین ہے کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے
روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت کے پیچھے قرآن پڑہتا تہا یہ حکم آیا حنفیہ اس سے دلیل پکڑتے
ہین کہ مقتدی کو پڑہنا قرآن کا مطلقاً نچاہیے اور مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ فقط جہریہ مین
نچاہیے اور شافعیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ جہریہ مین سورہ نچاہیے پر فاتحہ آہستہ سے پڑہنا
مضائقہ نہین ہے اور جمہور نے استدلال کیا کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ نماز مین قرائت واجب
ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ خطبہ کے لیے اوتری اور وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ
سے بوجہا گیا کہ ذکر مستحب ہے قلب و زبان سے پر اخفات افضل ہے **قولہ تعالی**
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی ت پاکی بول اپنے رب کے نام کی ف اکلیل مین ہے
کہ جب یہ آیہ آئی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اسکو سجدے مین داخل کرو اور جلالین مین اور تفسیر
احمدی مین ہے کہ جب آیہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ آئی حضرت نے فرمایا کہ اسکو رکوع مین
داخل کرو **قولہ تعالی** اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ت اللہ اور اوسکے فرشتے رحمت بہیجتے
ہین رسول پر اے ایمان والو رحمت بہیجو اوس پر اور سلام بہیجو سلام کہکر ف موضح القرآن مین ہے
کہ یہ حکم ادا ہوتا ہے نماز مین السلام علیک ایہا النبی و اللہم صل علی محمد مین اللہ سے رحمت
مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اوسکے ساتھ اوسکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکہتی ہے اون پر اوسکی لایق
رحمتے ہین اور دس رحمتین اترتین ہین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا عمل کرے اور تفسیر احمدی مین ہے

کہ یہ امر وجوب کی لئی بالاتفاق ہی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت پر صلوۃ واجب ہی پر اوسکی اوقات اور
عدد مین اختلاف ہی مالک اور طحاوی کی نزدیک ایکبار تمام عمر مین واجب ہی اور باقی مستحب جسطرح اظہار شہادتین
اور بعضونکی نزدیک جس مجلس مین کہ ذکر حضرتکا ہو ایکبار واجب ہی جسطرح سجدہ قرآنکا اور تشمیت عاطس
کی اور کرخی کی نزدیک جب حضرتکا ذکر ہو یا آپکا نام سنی تب واجب ہی اسی پر فتوی ہی اور نماز مین پہلی
ابو حنیفہ کی نزدیک قعدہ اخیرہ مین تشہد کی بعد سنت ہی اور قعدہ اولی مین جائز نہین اور شافعی کی
نزدیک قعدہ اولی مین سنت ہی اور اخیرہ مین واجب اور آپکی آل پر اور غیر پر بہ تبعیت جائز ہی اور بالاستقلال
مکروہ ہی آل کا ذکر کرنا بعد اپکی صلوۃ کی مثل اجماع کی ٹہرا ہی بلکہ بعضون نی کہا ہی کہ بدون
صلوۃ آل کی صلوۃ مقبول نہین ہی

فصل نماز کی مفسدات کا بیان

قوله تعالی إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝ **ف** تمہارا رفیق وہی اللہ ہی اور اوسکا رسول اور ایمان والی کہ جو
قایم ہین نماز پر اور دیتی ہین زکوۃ اور وہ نیوی ہین **ف** مدارک مین ہی کہ بعضون نی کہا
کہ یہ آیہ حضرت علی کی شانمین نازل ہوئی ایک سائل نی سوال کیا وہ نماز کی رکوع مین تھی اوسکو
انگشتری پہنا دی اور انگشتری آپکی خنصر مین خوب ٹہیک نتہی اوسکی نکالنی مین عمل کثیر کی حاجت نہوئی
اس سی معلوم ہوا کہ صدقہ نماز مین دینا جائز ہی اور عمل قلیل نماز کو توڑتا نہین الا کہ کرتی ہی اسکی
حضرتکا نماز مین جوتی اوتارنا اور عبد اللہ بن عباس کی جوتیون کو داہنی جانب سی بائین جانب کرنا
اور یہ اوذ سیا قاویل ہی بہتر کہ اسمین ایک فائدہ جدید ہی شرح وقایہ مین ہی کہ عمل کثیر بعضون کی
نزدیک وہ ہی کہ دونو ہاتھ اوسمین لگین اور بعضون کی نزدیک وہ ہی کہ اوسکا کرنیوالا نماز مین معلوم ہو
سب مشایخ اسی پر ہین اور بعضون کی نزدیک وہ ہی کہ نمازی جو اوسمین عمل کو بہت جانی امام سرخسی نی کہا
کہ یہ ابو حنیفہ کی مذہب سی بہت قریب ہی **ف** **قوله تعالی** الَّذِينَ هُمْ فِي صَلٰوتِهِمْ

خَاشِعُوْنَ ف جو اپنی نماز مین نوی ہین ف اکلیل مین ہی کہ حضرت نماز مین راست و چپ التفات فرماتے جب یہ آیۃ آئی تب آپ نے اپنی انکہونکو جہکالیا اس سے معلوم ہوا کہ التفات نماز مین مکروہ ہی فصل نوافل مین سی تہجد کا بیان قولہ تعالیٰ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ف اور کچھ رات جاگتا رہ آہین یہ پڑہتی ہی تجکو شاید کہ اکہڑا کری تجکو تیرا رب تعریف کے مقام مین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ حضرت پر تہجد کی نماز فرض تہی اور انکی امت پر نفل قولہ تعالیٰ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ف ای جہرمٹ مارنے والے کہڑا رہ رات کو مگر کسی رات آدہی رات یا اس سی کم تہوڑا سا یا زیادہ کر اوس پر اور کہول کہول پڑہ قرآن کو صاف ف تفسیر احمدی مین ہی کہ قیام سی مراد تہجد ہی ابتدا اسلام مین حضرت نے اور آپکے صحابہ رات رات بہر کہڑی رہتی یا یون سوج جاتی کفارین طعنہ کرتی تب اللہ نے یہ حکم منسوخ فرمایا حضرت پر اصل قیام باقی رہا اور مقدار معاف ہوا جتنی دو رکعت پڑہتی اور چاہتے سو رکعت اور انپر فرض تہا فصل صلوٰۃ الاستسقا قولہ تعالیٰ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ف تو مین نے کہا کہ گناہ بخشواو اپنی رب سے بیشک وہ ہی بخشنے والا چہوڑ دیگا آسمان کی تم پر دہاریں اور بڑہتی دیگا تمکو مال اور بیٹون سی اور بنا دیگا تمکو باغ اور بنا دیگا تمکو نہرین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ استغفار سبب ہے پانی کی اوترنی کا یہی معنی صلوٰۃ الاستسقا کی ہین حضرت عمر سے روایت ہی کہ اوسکا طریقہ یہی کہ جب پانی کی حاجت ہو امام قوم کی ساتہہ صحرا مین جاوے اور دعا اور استغفار کرے اور قبلہ رو کہڑا رہے اور چادر کو نہ پہیری جیسا کہ مذہب امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ہی اور ذمی کو نہ

اور جو جدی جدی نماز پڑہیں تو جائز ہی اور جماعت اور خطبہ سنت نہیں یہ صاحبین جماعت کی
قائل ہیں اور محمد کہتی ہیں دو خطبی چاہیئیں اور ابو یوسف کہتی ہیں کہ ایک ہی خطبہ چاہئی
فصل نماز قضا **قوله تعالی** فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي **ف**
سو میری بندگی کر اور نماز کہڑی رکہہ میری یاد کو **ف** لذکری کی بہت معانی ہیں ایک
ایک یہ کہ جب نماز بہولنی کی بعد یاد آوی یعنی نسیان سی فوت ہوئی قضا کری اکلیل میں ہی
صحیحین سی بروایت انس کہ حضرت نی فرمایا جب کوئی نماز سی غافل ہو جاوی تو پڑہ لی
جب یاد آوی فصل نماز مریض **قوله تعالی** فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ **ف** پہر جب چکا چکو تم کہ نماز ادا کر
یاد کرو اللہ کو کہڑی اور بیٹہی اور پڑی **ف** اکلیل میں ہی ابن مسعود سی کہ یہ
مریض کی حق میں ہی یعنی نماز پڑہی کہڑا ہو کر جو نہ ہو سکی تو بیٹہہ کر جو نہ ہو سکی تو
پہلو کی بل تفسیر احمدی میں ہی کہ جنوب کی لفظ سی جو کتاب اور سنت میں ہی دلیل ہی کہ
کروٹ کی بل پڑہنا مختار ہی نہ چت فصل تلاوت سجدہ **قوله تعالی** وَإِذَا
قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ **ف** اور جب پڑہی ان
پاس قرآن سجدہ نہیں کرتی **ف** جب آیہ واسجد واقترب اتری حضرت
پڑہ کر آپ اور سب مسلمانوں نی سجدہ کیا اور کفار قریش انکی سروں پہ کہڑی رہی پر سجدہ نکیا
اونکی برائی میں یہ آیہ آئی اس سی ابو حنیفہ نی حجت پکڑی کہ تلاوت کا سجدہ واجب ہی وہ چودہ ہیں
آخر سورہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور پہلی حج اور فرقان
اور نمل اور الم السجدہ اور ص اور حم السجدہ اور والنجم اور انشقت اور اقرأ ہیں
شافعی کی نزدیک بہی چودہ ہیں پر ص میں نہیں انکی نزدیک حج میں دو ہیں ایک جو ہمارے موافق

دوسری وارکعوا واسجدوا وافعلوا الخیر اور حم سجدہ میں ان کنتم ایاہ تعبدون
پر سجدہ کرتی ہیں اور ہم لا یسأمون پر اور سجدہ ہی والی اور سننی والی دونوں پر واجب ہوتا ہے
اور مشروط ہی بشرائط نماز مثل طہارت اور استقبال قبلہ اور ستر عورت کے یہ ایک سجدہ دو تکبیروں
کی بیچ بدون تحریمہ اور تشہد اور سلام کی باقی اور مسائل فقہ کی کتابوں میں ہیں فصل رکوع سجدہ
تلاوت کی قائم مقام ہوتا ہے **قولہ تعالی** فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب
ف پھر گناہ بخشوانی لگا اپنے رب سے اور گرا جھککر اور رجوع ہوا **ف** تفسیر احمدی میں ہی
کہ راکع کی لفظ کو ساجد کی مقام پر اطلاق کیا ہے جو جہا گیا کہ تلاوت کے سجدہ میں رکوع قائم مقام
سجدہ کی ہی یہی مستدل ابی حنیفہ کا اور ایسا ہی اکلیل میں بھی ہی ف (۲) **فصل** نماز مسافر
قولہ تعالی واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا
من الصلوة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا **ف** اور جب تم
سفر کرو ملک میں تو تم پر گناہ نہیں کہ کچھ کم کرو نماز میں سی اگر تمکو ڈر ہو کہ ستاوینگی تمکو
کافر **ف** موضح القرآن میں ہے کہ سفر جو تین منزل کا ہو اوسمیں چار رکعت فرض میں سے دو پڑھنی
چاہئیں اور کافروں کی ستانیکا ڈر اوسوقت تھا جب یہ حکم ہوا اس تقریب سی معافی ملی ہر وقت کو اور
پوری نہ پڑھی کہ اللہ صاحب کی بخشش سی بی پروائی ہوتی ہی اور سنت کا تقید سفر میں نہیں رہتا
ف اور تفسیر احمدی میں ہی کہ قصر سی مراد قصر رکعات ہی یعنی چار رکعت فرض میں سی دو پڑھنی
اور تین اور دو سی قصر نکری کیونکہ اجماع سی یہی ثابت ہے اگرچہ نص عام ہی ہر قسم کو اور
کمتر مدت سفر کی کہ جسمیں قصر چاہئی ابو حنیفہ کی نزدیک مسافت ہی تین دن اور تین راتکی
سیر وسط کے اور سیر وسط کا اعتبار خشکی میں اونٹ کی قدموں کی چال پر ہی اور بعضوں نے
میل کی اعتبار سی پیتالیس ۴۵ میل کہا ہی اور بعضوں نے چون ۵۴ اور بعضوں نے تریسٹھ ۶۳ میل

اور دریا مین ہوا کی اعتدال پر اور پہاڑ مین اوسکی لیاقت پر چلنی والی کی دیری اور جلدی کا اعتبار
نہین ہی جو کسی نی تین رات دن کی مسافت کو ایک دن مین طی کیا وہ قصر کری اور جو کسی نی
ایک رات دن کی مسافت کو تین دن مین طی کیا وہ قصر نکری اور بعضون نی قصر سی قصر اوضاع
یعنی تخفیف قرأت اور رکوع اور تسبیح یا اشارہ دابہ پر مراد رکھی ہی ایسی ہی نقل ہی ابن عباس سی
وہ مختار ہی فخر الاسلام بزدوی کا **فصل** جمعہ کی نماز کا بیان ہے **قولہ تعالی** یا ایہا
الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا
البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ
فانتشروا فی الارض **ف** ای ایمان والو جب اذان ہو نماز کی دن جمعہ کے
تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو بیچنا یہ بہتر ہی تمہاری حق مین اگر تمکو سمجھ ہی پھر جب
ہو چکی نماز پھیل پڑو زمین مین **ف** دلیل ہے کہ اس آیہ مین مشروعیۃ ہی نماز جمعہ
اور اوسکی اذان کی اور اوسکی لئی دوڑنی کی اور حرمۃ ہی خرید اور فروخت کی اذان کی بعد
دلیل پکڑی ہی بعضون نی کہ جمعہ سعی مین بادشاہ کی اذن کی حاجت نہین کیونکہ اللہ نے سعی واجب
کیا ہی کسی کی اذن کو شرط نہین کیا اور دلیل ہے کہ عورتون پر سعی واجب نہین اس لئی کہ وہ
مردون کی خطاب مین داخل نہین ہین اور فانتشروا سی معلوم ہوا کہ خطبہ نماز پر مقدم ہے
کیونکہ نماز کی بعد انتشار مباح فرمایا اور واذا رأوا تجارۃ الآیہ سی خطبہ کی مشروعیۃ معلوم ہوئی
اور یوجہا گیا خطبہ مین قیام چاہئی اور جماعۃ نماز جمعہ مین شرط ہے اور حاضرین کو خطبہ سننا
ضرور ہی اور متفرق ہونا حرام ہے اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ سعی سی مراد چلنا ہی نہ دوڑنا
اور نودی سی مراد اذان پہلی ہی نہ دوسری جو خطبہ کی وقت ہوتی ہی اس سی معلوم
ہوا کہ سعی اور ترک بیع پہلی ہی اذان سی واجب ہوتی ہی ابو حنیفہ کی مذہب مین یہی قول صحیح ہے

۲۰

اور فالنتشروا اسی ممکن ہی کہ اشارہ ہوا اسپر کہ جمعہ کی بعد اور کوئی نماز فرض نہین ہی
تو یون کہا گیا کہ ظہر بہی جمعہ کی بعد فرض نہین اور ظاہر آیہ مین اگرچہ خطاب ہے سب مسلمانون
صحیح ہون یا معذور پر واجب ہی جمعہ اوسپر جو مرد مکلف آزاد اور صحیح ہو شہر کا رہنی والا
آنکہہ اور پاؤن اوسکی سالم ہون اور اوسکی ادا کی شرط چہہ ہین مصر یا فناء اوسکا اور
بادشاہ یا نائب اوسکا اور وقت ظہر اور خطبہ اور جماعت اور اذن عام بدون انکی جمعہ صحیح
نہین پر دو شرطون پہلی مین فی زماننا بہت سا کلام ہے کیونکہ مصر کی معنون مین اختلاف ہے بعضی
کہتی ہین کہ مصر وہ موضع ہی کہ جسمین امیر ہو اور قاضی اور نافذ ہون احکام اور قائم ہون
حدود شرعی اور بعضون نی کہا ہی کہ اوسکی اہل اوس مسجد مین کہ سب سی بڑی مسجد ہو نہ سماوین
اور سلطان اور نائب مین نہین معلوم ہے کہ اوسکا حضور شرط ہی یا فقط اذن کافی ہی اگرچہ
کلام صاحب کشاف کا مشعر ہی اسپر کہ جب حاضر نہو تب اذن واجب ہے اسلیے لوگ مختلف ہین
بعضون نی جمعہ کو چہوڑ ہی دیا بالکلیہ اور بعضی جمعہ پڑہتی ہین اور اوسی پر کفایت کرتے اور بعضی
پہلی ظہر پڑہتی ہین پہر جمعہ کی لیے سعی کرتی ہین اور اکثر پہلی جمعہ کو ادا کرتے ہین بعد اوسکی ظہر پڑہتے
ہین شکون کی سبب گو جمع بین الفرضیتین اہل اسلام کی نزدیک جائز نہین تمام ہوا خلاصہ
تفسیر احمدیکا **فصل** صلوۃ العید **قولہ تعالی** فصل لربک وانحر **ت** سو نماز پڑہ
اپنی رب کی اور قربانی کر **ف** اکلیل مین ہے کہ اس آیہ مین نماز عید کی اور قربانی کی مشروعیت ہے
اور معلوم ہوا کہ قربانی نماز کی بعد چاہئی دلیل پکڑی ہی اوسنی کہ جسنی کہا ہی کہ قربانی کا وقت
نماز کی گذرنیکی بعد ہی اور خطبونکا اعتبار نہین اور قربانی اونٹ کی بہتر گائی بکری سی ہی **قولہ تعالی**
قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی **ت** بہلا ہوا اوسکا جو سنوارا اور
پڑہا نام اپنی رب کا پہر نماز کی **ف** ۲ **فصل** صلوۃ خوف کا بیان ہی **قولہ تعالی**

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ
مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ف پھر اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑھ لو یا سوار پھر جسوقت
چین پاؤ تو یاد کرو اللہ کو جیسا تمکو سکھایا ہے جو تم نہیں جانتے تھے ف موضح القرآن میں ہے
کہ لڑائی کا وقت ہو تو ناچار ہے کو سواری پر بھی اور پیادہ بھی اشارہ سے نماز پڑھ لے
گو کہ قبلہ کی طرف بھی نہو ف تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیہ سے صاحب ہدایہ نے استدلال
کیا ہے کہ جب بڑا ڈر ہو تو نماز پڑھیں سوار علیحدہ علیحدہ رکوع اور سجدہ کا اشارہ
کریں جسطرف چاہیں جب قادر نہوں قبلہ کیطرف بقولہ تعالیٰ فان خفتم فرجالا او
رکبانا اور محمد رحمۃ اللہ سے روایۃ ہے کہ جماعت کے ساتھہ پڑھیں مگر یہ صحیح نہیں ہے فصل خوف کا
باجماعت کا بیان ہے قولہ تعالیٰ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ
فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا
مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا
حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ
وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ
بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ف اور جب تو انمیں ہو پھر انکو نماز میں کھڑا
کرنی چاہیے انکی ایک جماعت کھڑی ہو تیری ساتھہ اور ساتھہ لیویں اپنے ہتھیار پھر جب سجدہ کر چکیں
تو پرے ہو جاویں تیرے اور آوے دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں کی وہ نماز کریں تیری ساتھہ اور
پاس لیویں اپنے بچاؤ اور ہتھیار کافر چاہتے ہیں کسی طرح تم بیخبر ہو اپنے ہتھیاروں اور اسباب سے
تو تم پر جھپٹ پڑیں ایک حملہ کر کر اور گناہ نہیں تم پر اگر تمکو تکلیف ہو مینہہ سے یا تم بیمار ہو کہ اتار رکھو

رکھو اپنی ہتھیار اور ساتھہ لو اپنا بچاؤ اللہ نی رکھی ہی منکروں کی واسطی ذلت کی مار ف

موضح القرآن مین ہی کہ یہ نماز خوف کی ہی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہو جاوے ہر جماعت آدہی نماز مین امام کی شریک ہو اور آدہی چلی گئی ہی جبتک دوسری جماعت دشمن کی مقابل رہی اور اوسوقت نماز مین آمد و رفت معاف ہے اور ہتھیار اور زرہ یا سپر ساتھہ رکھین اور اگر اسقدر بھی فرصت نہو تو جماعت موقوف کرین تنہا پڑہ لین پیادہ اور سوار باشارہ اگر یہ بھی فرصت نہ ملی تو قضا کرین ف ٢ اس آیہ مین دونو طائفہ کا حکم مفصل نہین بیان ہوئے اس لئی اوسکی کیفیت مین اختلاف ہے امام مالک کہتی ہین کہ اوسکا طریقہ یہ ہی کہ امام طائفہ کے ساتھہ ایک رکعۃ پڑہ کر کہڑا رہی یہان تلک کی یہ گروہ اپنی نماز تمام کر کی بعد سلام چلی جاوین پہر دوسرے طائفہ کی ساتھہ ایک رکعۃ اور پڑہ کر بیٹھا رہی یہانتلک کہ یہ دوسرا گروہ اپنی نماز تمام کر کی سلام کری یہ بعینہ مذہب ہی شافعی کا اور ہماری نزدیک طریقہ یون ہے کہ امام پہلی رکعۃ ایک گروہ کی ساتھہ پڑہی پہر وہ گروہ جاوی دشمن پاس کہڑا رہی اور دوسرا گروہ امام اوسکی ساتھہ یہ رکعۃ دوسری پڑہی پہر تنہا سلام کری پہر پہلا گروہ آوے نماز کی مقام مین دوسری رکعۃ تنہا پڑہی بغیر قراۃ اور سلام کر کی دشمن پاس جاوے پہر دوسرا گروہ آوی اوسی مقام مین دوسری رکعۃ تنہا پڑہی بقراۃ یہ مذاہب منحصر ہین مسافر کی نماز مین اور اگر مقیم ہو تو رباعی مین پہلی طائفہ کی ساتھہ دو رکعۃ پڑہی پہر دوسری گروہ کی ساتھہ دو رکعۃ اور پڑہی اور ثلاثی مین پہلی کے ساتھہ دو رکعۃ پڑہی اور دوسری کی ساتھہ ایک رکعۃ خلاصہ یہ ہے کہ خوف کی نماز حضرت کے بعد بہی درست ہے اور یہی صحیح ہی اور ابو یوسف کہتی ہین کہ واذا کنت فیہم مین خطاب ہے حضرت کو اس سی معلوم ہوا کہ یہ نماز خاص حضرت کے لئی تہی اسکا جواب یہ ہی کہ حضرت سے خطاب ہے تابعین ائمہ سی خطاب ہے کیونکہ ائمہ حضرت کے نائب ہین

کتاب الجنائز فصل جنازہ کی نماز کا بیان ہی قولہ تعالی

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ف اور نماز نہ پڑہ

اون مین کسی پر جو مر جاوی کبہی اور نہ کہڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوئی اللہ سی اور

اوسکی رسول سی اور مری ہین بی حکم ف اکلیل مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ کافر

پر نماز پڑہنی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا حرام ہی پر دفن اوسکا جائز ہی اور مسلمان

پر نماز پڑہنی اور دفن کرنا اوسکا واجب ہی اور اوسکی قبر پر کہڑا ہونا اور دعا و استغفار

کرنا مشروع ہی تفسیر احمدیہ مین ہی کہ فاسقون بمعنی کافرون ہی کیونکہ اگر نماز نہ پڑہنی کی

علت فسق ہو تو باطل ہو فاسق پر نماز پڑہنا اور حالانکہ جائز ہی باجماع صحابہ اور تابعین کی ف

فقہانی ذکر کیا ہی کہ کافر پر نماز کسی طرح درست نہین اگرچہ ولی اوسکا مسلمان ہو

یہانتک کہ جو ایک شخص مین اشتباہ ہو کہ کافر تہا یا مومن اوسپر نماز نہ پڑہی

کیونکہ اگر کافر ہی تو کسی طرح نماز روا نہین اور جو مسلمان ہی اوس سی نماز ترک کرنی

فی الجملہ جائز ہی بخلاف اور احکام کی مثلاً ایک کافر مرا اور اوسکا ولی مسلمان ہی

اوسکو غسل دی مثل غسل نجاست کی نہ غسل مسنون اور ایک خرقہ مین کہ اوسکی ستر کو ڈہانک لی

لپیٹی اور کفن نہ دیوی طریق مسنون سی اور گڑہا کہود کر گاڑ دی نہ لحد کری اور نہ کفن کر

طریق مسنون سی

باب الشہید قولہ تعالی

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ف

اور نکہو جو کوئی مارا جائی اللہ کی راہ مین کہ مردی ہین نہ بلکہ وہ زندی ہین لیکن تمکو خبر نہین

ف تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ آیہ شہدا بدر کی شان مین ہی کہ جو وہ مردی ہین اس سی معلوم ہوا کہ شہید کو حیات بقا

ف [illegible]

بقدر ذوق نعمت کے ہوتی ہی اور یہ آیہ اگر خاص شہدا کی حق مین ہے تو اور مسلمانو نکی تنعیم اور کافرونکی
تعذیب اور آیہ سی معلوم ہوتی ہے اور اگر عام ہے تو کلیل ہر مومن صالح کی تنعیم اور حیوۃ پر اور خصوص
شہدا کا ذکر شرافت کی لیئی ہی اور بعضے اصول کی کتابو مین ہے کہ اشارۃ النص عام ہوتی ہے
اوس سی خاص کر لیتی ہین جیسی کہ شافعی نی کہا کہ شہید پر نماز نچاہیی کیونکہ وہ حکم
بل احیاء عند ربہم کی اشارۃ النص سی ثابت ہے اجب بعضون نے شافعی پر اعتراض کی
کہ حضرت نے حمزہ پر ستر نمازین پڑہین اگر شہدا پر نماز پڑہنا نہوتا تو کیون پڑہتی اونہون نے جواب دیا
کہ حمزہ اس عموم سے خاص ہین اونکی غیر پر عموم باقی ہے اور شہید وہ ہے جو مسلمان پاک اور بالغ مارا گیا ہے چیز
مظلومیہ مین اوس مارنی سی مال واجب نہو یا معرکہ مین مردہ یا زخمی پایا گیا اور مرتث نہوا ایسی پر
دنیا کی احکام جیسی غسل اور کفن ندینا اور نماز پڑہنا جاری ہوتے ہین اور آخرت مین مرتبہ بڑا ملتا ہے

ف قوله تعالى ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ت پہر اوسکو مردہ کیا پہر اوسکو قبر مین رکہوایا
ف اکلیل مین ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مردون کو دفن کرنا واجب ہے فصل صلوۃ فی الکعبہ
کا بیان ہے قوله تعالى وَعَهِدْنَا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ
ت اور کہدیا ہمنی ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کر رکہو میرا گہر ف اکلیل مین ہے کہ رازی نے
کہا کہ لفظ بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود سی بوجہا گیا کہ نفس کعبہ مین نماز درست ہے
بخلاف مالک کی اور مین کہتا ہون کہ لفظ للطائفین کے اس استنباط کو رد کرتی ہے کیونکہ طواف
نفس کعبہ مین نہین ہوتا جب معطوف علیہ نفس کعبہ مین نہوا معطوف بہی نہوگا کتاب الزکوۃ
قوله تعالى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ت اور دیا کرو زکوۃ ف اس سی زکوۃ کی فرضیت
معلوم ہوئی فصل سونی اور چاندی کی زکوۃ کا بیان ہی قوله تعالى
وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ
فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ **ف** اور جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونا اور
روپا اور خرچ نہین کرتے اللہ کی راہ مین سو انکو خوشخبری سنا دکھہ والی مار کی
ف جسدن اگ دہکاوینگے اوسپر دوزخ کی پہر داغین گی اوس سے انکی ماتہی اور
کروٹین اور پیٹہین یہ ہے جو تم گاڑتے تھے اپنے واسطے اب چکھو مزا اپنے گاڑنیکا **ف۲**
اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ سونے اور روپے مین زکوۃ واجب ہے یہ آیۃ اگرچہ
وجوب مین مفصل ہے پر مقدار اور شرطون مین مجمل حضرت نے اوسکی تفصیل فرمائی کہ سونے مین
جبتک بیس مثقال نہو زکوۃ نہین واجب ہے اور چاندی مین جب تک دو سو
درم نہو زکوۃ نہین لیکن اس سے بھی بیان صاف منکشف نہین ہوتا لہذا ایک
شرط اور وجوب زکوۃ مین کے وہ پوری سال کا گذرنا ہے نصاب مذکور پر
اور فارغ ہونا سب حاجتون اصلی سے اور ہونا اوسکا مملوک بملک تام حر مکلف کو
اور موجود ہونا اوسکے پاس اور یہ عام ہے مردون اور عورتون کے حق مین اس سے
معلوم ہوا کہ عورتونکے زیور مین بھی زکوۃ واجب ہے اور شافعی کے نزدیک نہین

فصل تجارۃ کی زکوۃ کا بیان ہے **قوله تعالى** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن
تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ **ف** اے ایمان والو
خرچ کرو ستھری چیزین اپنی کمائین سے اور جو ہمنے نکال دیا تمکو زمین مین سے

اور نیت رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم اسے نہ لوگی مگر جو آنکھیں موند لو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا ہے خوبیون والا **ف** دلیل ہین کہ اس آیہ سے معلوم ہوا کہ مال تجارت مین اور پہلو نین زکوۃ واجب ہے اور ناقص مال کا تصدق کرنا مکروہ ہے اور بہتر کا مستحب ابو حنیفہ نے اس سے دلیل پکڑی کہ جو زمین سے نکلے کم ہو یا زیادہ اوسمین زکوۃ واجب ہے اور مما اخرجنا لکم من الارض عام ہے روئیدگی ہو یا گھاس یا گڑا مال جو کسیکی زمین کو اگا ہو یا اوسپر زکوۃ چاہیے نہ مالک زمین پر **فصل ٢** زکوۃ خارج کا بیان ہے **قوله تعالى** وَهُوَ الَّذِي

أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ

ف اور اوسنے پیدا کئے باغ چھتر پر چڑھے اور بغیر چھتر پر چڑھے اور کھجور اور کھیتی کئی طرح اوسکا پھل اور زیتون اور انار آپسمین ملتا اور جدا کھاؤ اوسکے پھل مین جسوقت پھل لاوے اور دو اوسکا حق جسدن کٹے اور بیجا نہ اوڑاؤ اوسکو خوش نہین آتے اوڑانے والے **ف** موضح القرآن مین ہے کہ اوسکا حق جسدن کٹے یعنی زکوۃ اور مال کی زکوۃ برس کے بعد اور اوسکی زکوۃ اوسی دن ہے جسدن ہاتھ لگے جو زمین اپنے ملک مین ہو اور اوسپر خراج نہ آتا ہو اوسکے مین حق اللہ کا ہے اگر بارش سے پانی دیا ہو تو بیسوان حصہ اگر بن پانی لے سے ہو تو دسوان حصہ اور تفسیر احمدی مین ہے کہ آتوا صیغہ وجوب کا لیئے ہے اور حق سے مراد زکوۃ عشر ہو یا اوسکا نصف اوسکو فقہ مین زکوۃ فی الخارج کہتے ہین اور بیان مسئلہ کا یہ ہے کہ جو چیز زمین سے نکلے اوسمین ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے مگر ہیزم اور نے اور گیاہ مین جو آسمان سے پانی دیا اوسمین عشر چاہیے اور جو مشک یا ڈول سے پانی دیوے اوسمین نصف عشر چاہیے اور سال بھر باقی رہنا اور پانچ وسق کو پہنچنا شرط نہین

محتاجین عشر واجب ہین اور ترکاری مین امام کی نزدیک صدقہ ہی یہ صاحبین کی نزدیک نہین
اور جو شہد عشری زمین مین ہوا اوسمین بہی عشر ہی خواہ قلیل ہو خواہ کثیر امام شافعی کی نزدیک واجب
نہین اور جو شہد اور پہل پہاڑ مین ہوا اوسمین عشر واجب ہے ابو حنیفہ کی نزدیک اور ابو یوسف کی نزدیک
نہین جو گہر کہ باغ ہو گیا اگر مسلمان اوسکو پانی عشری دیتا ہو تو عشر اوسمین واجب ہے اور جو پانی خراج
دیتا ہی تو خراج واجب ہے اور جو ذمی اوسکو پانی دیتا تو خراج ہی واجب ہے گو عشری پانی دیتا ہو
اور جو گہر کہ رہنی کی لئی ہون اوسمین کچہہ واجب نہین کیونکہ حضرت عمرؓ نے مساکن مین عفو کیا ہے
ف۲ اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سی دلیل پکڑی ہے جسنی کہ زکوۃ ہر کہیت مین اور پہل مین ضروری ہو
اور آثار مین واجب گردانا ہے

فصل معارف زکوۃ کا بیان ہے

قولہ تعالی إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
ت زکوۃ جو ہی سو حق ہے مفلسونکا اور محتاجونکا اور اوس کام پر جانی والون کا
اور جنکا دل پرچانا اور گردن چہڑانی مین اور جو تاوان بہرین اور اللہ کی راہ مین اور
راہ کی مسافر کو ٹہرا دیا ہی اللہ کا اور اللہ سب جانتا حکمت والا ہے ف موضح القرآن
مین ہی جس پاس مال نہو وہ مفلس ہی گو حاجت چلی جاوے جیسی ہر روز کی محنتی
اور محتاج جنکی حاجت بند ہو اور زکوۃ کی عامل جتنی پاوین موافق خرچ کی اور دل
جنکا پرچانا ہے وہ لوگ ہتی کہ طمع پر مسلمان ہوئی لیکن سردار قوم ہتی اونکی طفیل سی یہ
مسلمان ہوئی اب غلبا اونکو نہین گنتی اور گردن چہڑانی غلام کی آزادی یا بندی
کی اور تاوان دار جو قرضدار ہو اگرچہ مالدار رہے اور قرض برابر رکہتا ہو اور اللہ
کی راہ یعنی جہاد کا خرچ اور مسافر جو بی خرچ ہو اگرچہ گہر مین سب موجود رکہی

رکھی **فصل** مسلمانونسی زکوة لینا اور دعا دینی کا بیان **قوله تعالی**

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم

ف لی اونکی مال مین سے زکوة که اونکو پاک کری اوس سی اور دعا دی اونکو

ف اکلیل مین ہی که ابن ابی حاتم نی عکرمه سی اخراج کیا ہے که خذ من اموالهم سی مراد

اونٹ اور گای اور بکری اور غیر اوسکی ہی اس دلیل ہی که زکوة امام کو دینا واجب ہی اور مستحب ہے

که امام زکوة دینی والی کو دعا دے اور ظاہر معلوم ہوتا ہے که دعا امام پر واجب ہی اور بعضون نے لی

ظاہر آیه سی استدلال کی ہی که پیغمبر کی سوا اور پر بہی درود بالاستقلال درست ہے

کتاب الصوم قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام

کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم

مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام

مسکین فمن تطوع خیرا فهو خیر له وان تصوموا خیر لکم

ان کنتم تعلمون **ف** ای ایمان والو حکم ہوا تم پر روزہ رکھنا جیسی

حکم تھا تم سی اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ کئی دن ہین گنتی کی پہر جو کوئی تم مین

بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئی اور دنون سی اور جنکو طاقت ہی تو بدلا چاہیئی ایک

فقیر کا کہانا پہر جو کوئی شوق سی کری نیکی تو اوسکو بہتر ہی اور روزہ رکہو تو بہتر ہے تمہارا بہلا

اگر تم سمجھ رکھتی ہو **ف** تفسیر احمدی مین ہی که کتب علیکم الصیام سی روزی کی

فرضیت معلوم ہوئی اور کما کتب مین جو تشبیه ہی سو فقط روزی کی فرضیت مین ہی

نه تعیین ایام مین اس لئی که امتون سابقه پر روزہ رمضان فرض نہی بلکه اور روزی

جیسی ایام بیض کی روزے آدم پر اور عاشورہ کا روزہ موسی اور تشبیه ہی کیفیت مین اس لئی که ہم

روزہ چنکی کا ہتا اور اور لوگونکا روزہ اسطرح ہتا کہ آفتاب کی ڈوبنی کی بعد فقط عشا تک
کہانا اور پینا اور صحبت کرنا درست ہتا صبح تک و فرمایا ما معدودات سی وہ روزی مہینی
رمضان کی مراد ہین اور فمن کان منکم مریضا او علی سفر سی معلوم ہوا کہ مریض اور
مسافر کو رخصت ہے افطار کے ف ۲ اور اللہ تعالی نے علی سفر فرمایا اور مسافراً نہ کہا جیسی کہ مریضاً
فرمایا ہتا اس لئی کہ علی استعلا کی معنون پر آتا ہے وہ مشعر ہی اسپر کہ سفر امر اختیاری ہی بخلاف
مرض کی کہ وہ بی اختیاری ہی اس سبب سی ہی کہ جو مقیم نی افطار کیا پہر مسافر
ہوا اوس سی کفّارہ ساقط نہین ہوتا او جو مریض کہ صحت کی حالت مین افطار
کری پہر اوسی دن بیمار ہوا اوس سی کفّارہ ساقط ہو جاتا ہی اور فعدۃ من
ایام اخر سی معلوم ہوا کہ جو رمضان مین مریض اور مسافر نی افطار کیا سوائی زمانی
تمام سال مین اوسکو اختیار ہی کہ قضا کری لیکن پانچ دن ایک عید الفطر دوسرا عید الضحیٰ اور
تین دن ایام تشریق کہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین تاریخ ذیحجہ کو کہتی ہین یہ بہی
مستثنی ہین کیونکہ حضرت نی فرمایا کہ ان دنون مین روزہ نرکہو کہ وہ ایام کہانی اور پینی
اور عورتوں سی صحبت کرنیکی ہین اور قضا مین پی در پی ہونا شرط نہین ہے وصلاً اور فصلاً ہر طرح
درست ہے اور وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کی دو معنی ہین ایک یہ کہ
جو لوگ طاقت روزی کی رکہتی ہین پر عادت نہین ہی اونکو چاہی بدلہ ایک فقیر کا کہانا
اس صورت مین آیہ محمول ہوگی اوائل اسلام پر کہ پہلی ایسی ہی تخییر تہی جو چاہی روزہ رکہی اور جو
چاہی اوسکی بدل فدیہ دی بعد اوسکی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ سی اختیار منسوخ ہوا
دوسری یہ کہ لا نفی کا اس مقام سی محذوف ہے یا ہمزہ افعال کا سلب کی لئی ہی معنی ہین کہ جو طاقت
روزیکی نہین رکہتی ہین وہ فدیہ دین مانند ایک غریب کا کہانا اس صورت مین یہ آیہ شیخ فانی کی حق مین ہی ف ۳

اکلیل مین بہی فمن کان منکم مریضاً الایۃ سی دلیل پکڑی ہی اوسنی کہ مباح کیا ہی فطر کو
بمجرد مرض کی اگرچہ آسان ہی ہوا ور بمجرد سفر کی اگرچہ چہوٹا ہی ہو یا غیر مباح اور فعدۃ من
ایام اخر سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ قضا بر فور لازم نہین ہی بخلاف داود کی
کہ بر فور کی قائل ہین اور جو کوئی سارا رمضان افطار کری وہ قضا کری موافق دنون گنتی کے
جو رمضان کی تیس دن پوری ہی اور قضا کا مہینا کم نقصان نہین کرسکتا اور جو رمضان کے
انتیس دن ہی اور قضا کا مہینا کامل ہوا تو پورا مہینا قضا لازم نہین بخلاف اوس
شخص کی کہ جسنی دونو صورتمین مخالفت کی ہی اور دلیل پکڑی ہی آیۃ سی اس بات پر
کہ جو روزی رمضان کی بڑی دنون مین ہی اور قضا چہوٹی دنونمین کیا تو درست ہے
اور طعام مسکین سی معلوم ہوا کہ اس فدیہ کا مصرف مسکینونکا گروہ ہی اہل کو
اور ابو عبیدہ نی کہا کہ عورت حامل اور دودہ پلانے والی مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہی
اونپر فقط فدیہ ہی قضا نہین اور بعضون نے کہا کہ فقط قضا ہے فدیہ نہین اور بعضون نے کہا کہ اونپر
دونو ہین ہر قائل نی اپنی موافق آیۃ مین تاویل کی ہی جو فقط فدیہ کی قائل ہین وہ کہتی ہین
کہ یہ دونو اون عورتونمین سی ہین جو طاقت نہین رکہتین اور اہل سفر اور اہل مرض سی نہین ہین
تہین ایسی لوگ اہل فدیہ ہین اور جو فقط قضا کی قائل ہین اونہون نی ان دونون کو بیمارونمین
گنا ہی اور جو فدیہ اور قضا کی قائل ہین وہ کہتی ہین کہ اللہ نی عذر والون کی دو حکم فرمائی ایک
آیۃ مین قضا کا حکم دوسری آیۃ مین فدیہ کا ان دونونکو کسی مین نہ پایا اس لئی احتیاطاً قضا
اور فدیہ دونو پر واجب کیا اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی آیۃ سی کہ مسافر اور بیمار بہی
فدیہ دین عموم لفظ کی لئی اوسکا جواب یہ ہے کہ مسافر اور مریض کی حقمین پہلی فعدۃ من
ایام اخر ارشاد کیا پہر وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کو اوسپر معطوف کیا

اور معطوف غیر ہوتا ہی معطوف علیہ کا اور آیہ مین رد ہی اوس شخص پر جو قائل ہی کہ شیخ فانی سی روزہ ساقط ہو جاتا ہی بلا فدیہ اور جو قائل ہی کہ فدیہ بالعتق ہی جائز ہی **قولہ تعالی**

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ **ت** مہینا رمضانکا جسمین نازل ہوا قرآن ہدایت واسطی لوگونکی اور کہلی نشانیان راہ کی اور فیصلہ پہر جو کوئی پاوی تم مین یہ مہینا تو اوسکو روزہ رکہی اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین تو گنتی چاہیی اور دنونسی اللہ چاہتا ہی تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر مشکل اور اسواسطی کہ پوری کرو گنتی اور بڑائی کرو اللہ کی اسپر کہ تمکو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو **ف** موضح القرآن مین لکہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ رمضانکا مہینا اس سی بڑا ٹہرا کہ اوسمین اوترا قرآن بس قرآن کی خدمت اس مہینہ مین اولی چاہیی اسی سبب رسول خدا نی تقید کیا تراویح کا اور آپ چند روز جماعت کر کر پہر نکر وائی کہ قرآن اشارہ ہی صریح فرض نہ ہو جاوی ۲۹ اور اکلیل مین ہی کہ بعضی اصولیون نی دلیل پکڑی ہی فمن شهد منکم الشهر فلیصمه سی کہ مسافر اور مریض اور حائض پر روزہ واجب ہی کیونکہ وہ بہی فمن شهد مین داخل ہین اور ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ جو بعض شہر مین شاہد ہو تو اوسکو تمام روزی لازم ہین جو سفر کری تو اوسکو افطار مباح نہین ہی اور سعید بن منصور نی ابن عمر سی اور ابن ابی حاتم نی حضرت علی سی اخراج کیا کہ جو کوئی رمضان پاوی اپنی گہر مین پہر مسافرت اختیار کری اوسکو روزہ لازم ہی کیونکہ

اللہ نی فرمایا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ **و۳ قولہ تعالی** اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ **ت**

حلال ہوا تمکو روزونکی راتین بی بردہ ہونا اپنی عورتون سی وہ پوشاک ہین تمہاری اور تم پوشاک ہو اونکی اللہ نی معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتی تہی سو معاف کیا تمکو اور درگذر کی سو اب ملو اونسی اور چاہو جو لکہہ دیا اللہ نی تمکو اور کہاؤ اور پیو جبتک صاف نظر اوی تمکو دہاری سفید جدی اور دہاری سیاہ فجر کی پہر پورا کرو روزہ رات تک **ف**

تفسیر احمدیہ مین ہے کہ مفطرات یعنی صحبت عورت کے اور کہانا اور پینا مغرب سے عشا تک حلال تہا بعد اسکی حرام یہ حکم ہماری حضرت کی زمانہ تک باقی رہا یہانتک کہ حضرت عمرؓ اور بہت صحابی سے ہو گئی رمضان کی راتونکو صحبت کی پہر نادم ہو کر صبح کو حضرت سے عرض کیا تب آیۃ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث اوتری اس سی معلوم کہ تمام رات فجر تک صحبت روا ہے فخر الاسلام بزدوی نی اشارۃ النص کی بحث مین کہا ہے کہ جو اللہ نی سبب جنابت کو یعنی جماع کو فجر تک مباح کیا اوسمین اشارہ ہے کہ جنابت روزی کی منافی نہین ہی وس شخص کو کہ جنب ہو کر صبح کو اوٹہا اسی کہ جو اخر رات کو جماع کیا بیشک دنین غسل واقع ہو گا اور بعضون نی کہا کہ حرمہ بن العقیس الغنوی ایک شخص فقیر تہا مزدوری کر کی اپنی اہل کو کہلاتا تہا ایک مرتبہ رمضان مین تہک گیا اور رات کو سو گیا کہانا اوسکو نہ ملا پہر دوسرے دن روزہ رکہا حضرت

اوسکا چہرہ متغیر اور ضعیف دیکہکر حال پوچہا اوسنی قصہ بیان کیا اوسکی حق مین کلوا
واشربوا الایہ نازل ہوئی اتموا الصیام الی اللیل مین اشارہ ہے کہ کفارہ کہانی اور پینی سے
بہی واجب ہے اس لئی کہ اللہ نی اس امت کو مباح کئین چیزین جو سابق مین حرام تہین
اور آیہ مین پہلی جماع کا ذکر کیا پہر کہانی اور پینی کا پہر فرمایا ثم اتموا الصیام الی
اللیل معلوم ہوا کہ روزہ نام اسکا ہے کہ ان تینون سی باز رہی پس کفارہ کہانی اور پینی سے بہی
واجب ہوگا جیسی جماع سے نہ جیسا کہ شافعی کہتی ہین کہ کفارہ فقط جماع سے واجب ہے نہ کہانی اور پینی سے
اور آیہ مین اشارہ ہے کہ نیت دن مین چاہئی کیونکہ جب مفطرات فجر تک مباح فرمائین پہر ثم اتموا
الصیام بحرف ثم کہا اور ثم تراخی کی لئی موضوع ہے تب معلوم ہوا کہ عزیمت بعد فجر کی ہی لامحالہ
اس لئی کہ جبتک ایک جزو بہی دن کا نہوگا رات منقضی نہوگی پہر ہمتی جائز رکہا ہی سنت
کہ نیت فجر پر مقدم کری اور ثم اتموا الصیام الی اللیل مین دلیل ہی کہ صوم وصال کا
حرام ہی تصریح ہی اسکی کشاف اور مدارک مین اور اس ساری آیہ سی روزی کی حد معلوم ہوئی
یعنی باز رہنا کہانی اور پینی اور صحبت سی مع نیت روزی کی دن بہر اکلیل مین ہے کہ وابتغوا
ما کتب اللہ کو ابن عباس نی ایک روایت مین ساتہہ ولد کی تفسیر کی ہی اور ایک روایت مین ساتہہ
لیلۃ القدر کے پس صحبت سی نسل کی اور اقامت سنت کی نیت کرے نہ فقط لذات کے اور کلوا
واشربوا حتی الفجر سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ جسکو شک ہو فجر کی طلوع
اوسکو کہانا روا ہے

ف ۲۰ باب الاعتکاف

ولا تباشروهن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوها کذلک
یبین اللہ آیاته للناس لعلهم یتقون اور نہ لگو اونسی جب اعتکاف بیٹہی ہو
مسجدون مین یہ حدین باندہی ہین اللہ کی سو اونکی نزدیک نہ جاؤ اسطرح بیان کرتا ہی اللہ اپنی

لوگونکو شاید وہ جیتی رہین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ وانتم
عاکفون فی المساجد سی دلیل لائے کہ اعتکاف نہین ہوتا مگر مسجد مین اور کسی مسجد مین خاص نہیں ہے
اور بعضون نی کہا ہی کہ سوای دو مسجد کے اور مین اعتکاف نہین ہے ایک مسجد بیت المقدس دوسر
مسجد الحرام اور بعضون نے کہا ہی کہ مسجد جامع چاہیی اور عامہ اسی پر ہین اور اعتکاف
لغت مین فقط ٹہرنی کو کہتی ہین اور فقہا کی نزدیک اوسی کہتی ہین کہ جو روزہ دار
مسجد جماعت مین بہ نیت ٹہری اصاحب کشاف کا کلام صریح ہی کہ مسجد کی قید قرآن سے
مفہوم اور امام زاہد کا کلام صریح ہی کہ روزے کی قید قرآن ہی سے معلوم ف ۲ دلیل ہین
کہ اس آیۃ سی ابو حنیفہ رح نی دلیل پکڑی ہی کہ عورت غیر مسجد مین اعتکاف کری مرد کے
لیے کہ عورت مردون کی خطاب مین داخل نہین اور دلیل پکڑی کہ روزہ اعتکاف مین شرط
ہی کیونکہ خطاب فقط روزہ دارون پر مقصود ہی اور اعتکاف ایک دن سے کم نہین ہوتا
جیسے روزہ ایک دن سی کم نہین ہوتا **کتاب الحج** فصل پہلی کعبہ کی تعظیم کا بیان
ہی **قولہ تعالی** وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا
ف اور جب ٹہرایا ہمنی یہ گہر کعبہ کو اجتماع کی جگہہ لوگونکی اور پناہ ف
تفسیر احمدی مین زاہدی اور بیضاوی اور حسینی سی کہ امن سی مراد یہ ہی کہ اوسکی حرم مین
قتل اور غارت حرام ہی یا پناہ ہے جنون اور جذام اور برص سی یا زبردستوں سی یا شکار کو
پناہ ہی یہانتک کہ شیر یا بہیڑیا جو ہرن کا پیچہا کری اور ہرن حرم مین آوی تو اوسکی پیچہی سی
باز رہتا ہی یا پناہ ہی اللہ کی عذاب سے ف ۳ اور مکہ کی حرم کی حد مشہور کتابونمین نہین پر فقہ کی
حاشیہ مین ہی کہ حرم مکہ کی گرد کو کہتی ہین مشرق کیطرف چہہ میل اور مغرب کیطرف چوبیس میل
اور بعضونکی نزدیک تین میل ہین یہ صحیح ہی اور شمال کیطرف اٹھارہ میل اور جنوب کیطرف تیس میل

قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ○ **ت** تحقیق

پہلا گہر جو ٹہرا گیا لوگونکی واسطی یہی ہی جو مکہ مین ہی برکت والا اور نیک راہ جہانکی لوگونکو اسمین نشانیان ظاہر ہین کہڑی ہونیکی جگہ ابراہیمؑ کی اور جو اوسکی اندر آیا اوسکو امن ملا اور اللہ کا حق ہی لوگون پر حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوی اوس تک راہ **ف** من دخلہ کان امنا سی اکثرون نی یہ مراد لی ہی کہ جو اوسکی اندر آیا جاہلیت والا آمن ہوا قتل اور غارت سی اور جو اوسکی اندر آیا اسلام والا خون ریزی غیرہ کئی ہوئی وہ امن ہوا حدود اور قصاص سی **ف۲** اور وللہ علی الناس حج البیت الایہ سی معلوم ہوا کہ جو عقل رکہتا ہوا وسپر حج فرض ہی استطاعت السبیل مین اختلاف ہی شافعی کہتی ہین کہ استطاعت عبارت ہی زاد اور راحلہ سی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی استطاعت السبیل کو زاد اور احلہ کر کی تفسیر کی ہی اور مالک کہتی ہین کہ صحیح ہونا بدنکا اور قادر ہونا چلنی پر اور میسر ہونا اوسکی زاد اور راحلہ مثل استطاعت ہی اور ہماری امام فرماتی ہین کہ بدنکا صحیح ہونا اور قادر ہونا زاد اور احلہ پر شرط ہی بلکہ امن راہ بہی اور زاد اور راحلہ مین شرط ہی کہ کفایت کری آنی اور جانی کو اور فاضل ہو اوسکی ضرورت سی اور اوسکی عیال کی نفقہ سی اوس وقت تک کہ وہ پہری اپنی گہر کو اور راحلہ مین اسقدر چاہیی کہ ایک جانب محمل کی دونو جانبون اوسکی سی کرایہ لی سکتا ہو یا ایک سواری اونٹ کی کہ اوسکا اسباب بہی لی اور ہدایہ مین ہی کہ اگر اسقدر مال ہو کہ ایک اونٹ کو دو آدمی کرایہ کرین اور ایک پیچہی دوسری کی بیٹہی تو اوسپر حج فرض نہین **فصل قولہ تعالیٰ** وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّطَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ

اقترب الناس کی ستوین رکوع مین ہی حج کی بیان مین

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ ف اور جب ٹہیک کر دیا ہمنی ابراہیمؑ کو ٹہکانا اس گہر کا کہ شریک نکر میری ساتہہ کسیکو اور پاک رکہہ میرا گہر طواف کرنیوالونکی واسطی اور کہڑی رہنی والون کی ورکوع اوسجدہ کرنیوالونکی اور پکار دی لوگونمین حج کی واسطی اوینگی تیری طرف پانوں چلتی اور سوار ہوکر دُبلی اونٹون پر چلی آتی رہون دور سے ف یاتوک رجالا سے پوچھا گیا کہ حج مین پیادہ اور سوار چلنا درست ہے ابن عربی نی کہا ہی کہ ہمارے علمانی رجالا کی تقدم سے دلیل پاڑی ہے کہ پیادہ جانا افضل ہی ایسا ہی احمدی اور بیضاوی اور اکلیل مین موضح القرآن مین ہے کہ اپنی شوق سی ہزارون خلق پیادہ آتی ہین لیکن فرض تب ہی کہ سواری پیدا ہو اگر مکہ نزدیک ہی یا کسی شخص کو چلنی کی عادت ہے تو امام مالک کی نزدیک فرض ہی فصل حج کیوقت کا بیان ہے اور غیرہ اسکی کا

قوله تعالیٰ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ط وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ف حج کی کئی مہینی ہین معلوم پہر جسنی لازم کرلیا اونمین حج تو بے پردہ ہونا نہین عورتون سی گناہ کرنا نہ جہگڑا کرنا حج مین اور جو کچہہ تم کروگی نیکی وہ اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ خرچ راہ مین بہتر ہی گناہ سی بچنا اور مجہسی ڈرتی رہو ای عقلمندو نہین کچہہ گناہ نہین تم پر کہ تلاش کرو اپنی رب کا فضل

پہر جب طواف کو چلو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کی اور اوسکو یاد کرو
جسطرح تمکو سکہایا اور تم تہی اس سی پہلی راہ بہولی پہر طواف کو چلو جہانسی سب لوگ چلیں اور
گناہ بخشواؤ اللہ سی اللہ ہی بخشنی والا مہربان ف حج کا وقت شوال اور ذیقعد اور
دس دن ذی الحجہ کی ہین ہماری نزدیک اور شافعی کی نزدیک نو دن ذی الحجہ کی اور دسوین تاریخ
کی رات اس صورتمین عید قربان کا دن حج کی وقتمین داخل نہین ہے اور مالک کی نزدیک تمام ذی الحجہ
کا مہینا ہے اور خلاف اس لئی ہی کہ شافعی کی نزدیک وقت سی مراد وقت احرام ہے وہ نحر کی دن صحیح
نہین اور مالک کی نزدیک مراد وقت ہے کہ جسمین سوا حج کی اور مستحسن نہون اس صورتمین عمرہ
نزدیک ذی الحجہ کی اخیر مین مکروہ ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہے کہ اوسمین حج کی اعمال اور ارکان
بہی ادا ہون وہ ہماری قول مین حاصل ہی اور رفث سی مراد جماع ہے یا ذکر جماع کا عورتون کی پاس
یا کلام فاحش اس سے معلوم ہو کہ احرام مین نکاح کرنا منع نہین جو محرم اور محرمہ نکاح کرین تو اوسکو
پر جماع نکرین اور فسوق وہ گناہ ہی کہ شرع کی حدود سی نکل جاوے یا مسلمانونکو لقب بد سی پکارنا اور
جدال سی مراد جہگڑا کرنا رفیقون اور خادمون سی یا جہگڑا کرنا مشرکون کا حج کی وقت تقدیم اور تاخیر مین کیونکہ
مشرک مخالفت ہوتی تمام عرب کی وہ مشعر الحرام مین ٹہرتے اور سب عرفہ مین اور یمن والی بی زاد اور راحلہ
بشدت حاجت کے اہل مکہ سی سوال کرتی لوگونکو رنج ہوتا اللہ نی ارشاد فرمایا وتزودوا یعنی اپنی گہر
زاد لو اور کہانا نہ مانگو اور ایک قوم گمان کرتی ہی کہ جو لوگ حج کو آتی ہین اور تجارت وغیرہ کرتی ہین تو وہ
حاجی نہین ہین اور حج کا ثواب اونکو نہین اللہ نی فرمایا لیس علیکم جناح ان تبتغوا
فضلا من ربکم یعنی تمکو نفع اور فائدہ تجارت کا مباح ہے اس سی معلوم ہوا کہ حج کی راہ مین تجارت کرنا
درست ہی فمن فرض فیہن فرض مین مشروعیت نیت کی اور تلبیہ کی ابن المنذر نی ابن مسعود اور ابن زبیر سی اور ا
جریر نی ابن عباس سی اخراج کیا ہی کہ فرض سی مراد احرام اور ابن حاتم نی ابن عمر سی اور ابن المنذر نی

ابن عباس سی اخراج کیا کہ ابلال مرادہی اور سعید بن منصور نی عطا سی اخراج کیا کہ تلبیہ بھی
مرادہی اور تزودوا فان خیر الزاد التقوی مین کئی باتین ہین ایک یہ کہ تزود مستحب ہی
دوسری یہ کہ تزود توکل کی منافی نہین تیسری یہ کہ سوال بدہی اور فاذا افضتم من
عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام مین دلیل ہی کہ عرفات مین ٹہرنا فرض ہی
کیونکہ افاضت نہین ہوتا ہی مگر وقوف کی بعد اس لئی کہ افاضت کے معنی ہین ٹہرنا اور بکثرت پانی کا
گرانا اور افضتم کا مفعول محذوف ہے یعنی پہیر و ذاتون اپنی کو عرفات اس سی معلوم ہوا کہ
عرفات مین ٹہرنا ہی بہر حکم ہوا وہان چلنی کا اور عرفات جمع عرفہ کی نام ایک موقف کا فی
الکلیل و در موضح القرآن ہے کہ یہ بہی کفر کی غلطی تہی کہ مکی کی ساکن عرفات تک نجاتی کہ عرفات حرم
باہر ہی حد پر کہڑی رہتی سو فرمایا کہ جہان سی سب لوگ چلین طواف کو تم بہی چلو از التفسیر

نادم **فصل** طواف زیارہ کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** ولیطوفوا بالبیت العتیق

ت اور طواف کرین اس قدیم گھر کا **ف** یہ امر وجوب کی لئی ہی اس سی مراد ہی
طواف زیارت کا اور ہو سکتا ہی کہ طواف بوجوع مراد ہو اس لئی کہ آیۃ آفاقی کی حق مین ہے
اور عتیق قدیم کو کہتی ہین اس لئی کہ پہلی وہی گھر بنا ہی یا یہ کہ جبابرہ کی ہاتہہ آزاد رہا اور جو
حجاج نی بی ادبی کی اوسکو کعبہ کا ہدم منظور نتہا فقط ابن زبیر کی لئی حیلہ کیا تہا پھر بنیاد بنایا یا
کی طوفان مین غرق سی آزاد رہا اور اہل اصول نی ذکر کیا ہی کہ محدث کو طواف کعبہ کا جائز ہے
اور شافعی کہتی ہین کہ نہین جائز ہے کیونکہ اوسکی اعمال مین شرطین نماز کی چاہئین اس لئی کہ
حضرت نے فرمایا الطواف الصلوۃ ہم جواب دیتی ہین کہ نص غیر مقید ہی طہارت سے
وہ خاص ہے محتمل بیان کی نہین پس خبر واحد اوسکی بیان نہوگی بل زیادت ہوگی اور زیادت ملزم
نسخ کی ہی ہماری نزدیک اور خبر واحد سے کتاب کا نسخ ہرگز جائز نہین پس محدث کو طواف

درست ہوگا اور حطیم کعبہ مین داخل ہی اسکا بیان شرح وقایہ مین مفصل ہی کہ طواف اوسکی ورا مین
تا دیوار میزاب خانہ کعبہ
واجب ہی پر اوسکی طرف نماز جائز نہین ایسی ہی ہی تفسیر احمدی مین **فصل** خلف مقام
کی دوگانہ پڑہنی کا بیان ہے **قولہ تعالی** واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی
ت اور کر رکہو جہان کہڑا ہوا ابراہیم نماز کی جگہ **ف** تفسیر احمدی مین ہے
کہ مقام ابراہیم وہ پتہر ہی کہ جسمین ابراہیم کی قدمونکا نشان ہی یہ امر استحباب کی لئی ہی
کیونکہ نماز کعبہ کی گرد چارون طرف روا ہی کسی سمت کو تخصیص نہین **ف ۲** اور بعضی
ساری حرم کو مقام ابراہیم کہتی ہین اور بعضی مواضع مناسک کو اور بعضی مکہ کو اور
مسجد اور خانہ کعبہ کو **فصل** سعی بین الصفا والمروہ کا بیان ہی **قولہ تعالی**
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ
ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم
ت صفا اور مروہ جو ہین نشان ہین اللہ کی پہر جو کوئی حج کری اس گہر کا یا زیارت
تو گناہ نہین اوسکو کہ طواف کری ان دونون جو کوئی شوق سی کری کچہ نیکی تو اللہ قدردان ہے
سب جانتا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکی کی شہر مین عرب کے
لوگ حضرت ابراہیم کی وقت سی حج کرتی ہین لیکن کفر کی وقتمین اکثر غلطیان پڑ گئین
ہین اون دو پہاڑون پر دو بت دہری تہی حج مین وہان بہی طواف کرتی تہی جب لوگ مسلمان
ہوئی جانا کہ یہ کفر کی غلطی ہی اب وہان نہ جایا چاہئی اسپر یہ آیہ اوتری **ف ۲** اور
تفسیر احمدی مین ہے کہ سعی احمد بن حنبل کی نزدیک سنت ہی یہ قول ہی انس بن مالک اور ابن عباس
کا جیسا کہ تصریح کی قاضی بیضاوی اور صاحب کشاف نی کیونکہ آیہ کی مفہوم اباحت ہے
اور رسول اور صحابہ کی فعل سی جانب وقوع کو رجحان ہوا بس سنت ہوئی اور مالک اور شافعی کے

کہ رکن ہی کیونکہ حضرت نی فرمایا کہ وٹر وتم اللہ نی تم پر دوڑنا لکھ دیا ہی اور ہماری نزدیک
واجب ہی کیونکہ حضرتؐ اور آپ کی اصحاب نی اس پر مداومت فرمائی کبھی کہ نہین کیا بن آبکے ترک واجب
ہوا اسکی ترک سی دم واجب ہونا جیسا کہ فقہ مین معلوم ہوا اور حضرت کے قول مین جو لکھ دینا
مذکور ہی سو لکھ دینا استحبابًا مراد ہی نہ وجوبًا **فصل ۳** عمرہ کا بیان ہے

قولہ تعالیٰ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **ت** اور پورا کرو حج او عمرہ اللہ کی واسطے

ف حج مین تین فرض ہین احرام باندہنا اور عرفہ مین ٹہرنا اور طواف زیارت کرنا
اور چار واجب ہین مزدلفہ مین ٹہرنا اور صفا اور مروہ کی مابین مین سعی کرنا اور رمی الجمار
اور طواف رجوع کرنا آفاقی کو اور حلق وغیرہ سنت اور آداب ہین اور عمرہ مین دو رکن ہین طواف
اور سعی او سمین توقیت نہین سال بہر درست ہے پر عرفہ کی دن اور دسوین گیارہوین بارہوین
تیرہوین ذی الحج کی مکروہ ہی یہ فرق ہے درمیان حج او عمرہ کی جو کوئی کہی کہ اتموا کا صیغہ
وجوب کی لئی ہی تو چاہئی عمرہ بہی واجب ہو حج کی طرح جیسی کہ مذہب ہی شافعی کا اور اگر ندب
کی لئی ہی چاہئی حج مثل عمرہ کی سنت ہو خلاف ہے مذہب کی تو اوسکا جواب زاہدی مین ہے
کہ یہ امر ندب کی لئی اس لئی ہی کہ ابتدا اسلام مین حج اور عمرہ دونو مندوب تہی پر حج کی
فرضیت وللہ علی الناس حج البیت سی ثابت ہوئی اور اتموا کی لفظ سی اہل
اسبات پر کہ جو حج اور عمرہ شروع کری فرض ہو یا نفل اوسکو تمام کرنا واجب ہے بعضون نے
دلیل پکڑی ہی کہ حج اور عمرہ دونو کا علیحدہ ہونا افضل ہی اور بعضون نی اتمام سی مراد لے
ہی کہ قصد حج اور عمرہ کا خالص ہو نہ قصد او سمین تجارت اور تماشا دیکہا او نفقہ حلال ہو
اور بعضون نی کہا کہ دونو کی مناسک تمام اور کمال علیحدہ علیحدہ ادا کری اور بعضون نے
عموم آیہ سی حجت پکڑی کہ جو احرام جماع سی فاسد ہو تو تمام کری **فصل** عمرہ مین

توقّیت

قوله تعالى لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا — حلق کا نہ شرط ہونیکا بیان ہے
بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ
وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
فَتْحًا قَرِيْبًا ت اللہ نے سچ دکھایا ہے اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو
رہو گے ادب والی مسجد میں اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سروں کی اور کترتے
بے خطرہ پھر جانا جو تم نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اوسکے ورے ایک فتح نزدیک ف ۱ کامل ایمان
میں ہے کہ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ بوجہا گیا ہے کلام میں مشیت کا ذکر مستحب
اور محلقین رءوسکم ومقصرین سے معلوم ہوا کہ حلق غیر معین ہے بلکہ اوسکی عوض تقصیر بھی
اور حلق اور تقصیر خاص ہے سر کی لیے نہ داڑھی اور تمام بدن کے بال کی لیے **قوله تعالى**
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ
فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ت اور یاد کرو اللہ کو کئی دن
گنتی کی پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن میں اوس پر نہیں گناہ اور جو کوئی رہگیا اوس پر نہیں
گناہ جو کوئی کہ ڈرتا رہے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم اوسی پاس جمع ہو گے
ف ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں اور ذکر سے تکبیر نمازوں کی پیچھے کہنا واجب
ہے اوس پر جو جماعت سے نماز پڑھے عرفہ کی فجر سے عید کی عصر تک امام کی نزدیک اور آخر
ایام تشریق کی عصر تک صاحبین کے نزدیک اور یہی ہے عمل اس صورت میں امر وجوب کی
لیے ہے یا وہ تکبیر جو بطن وادی جمرہ عقبہ کو سات کنکر پھینکتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے ہیں
اس صورت میں اگرچہ رمی واجب ہے پر تکبیر سنت ہے امر استحباب کی لیے ہے

فصل احرام مین صید حرام ہونی کابیان ہی **قولہ تعالیٰ** یَا أَیُّهَا الَّذِینَ
آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ
غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ **ت** اى ایمان والو پورا کرو قرار
حلال ہوئی تمکو چوپائی مواشی سوا ہی اوسکی جو تمکو سنا دینگی مگر حلال نجانو شکار
کو اپنی احرام مین **ف** موضح القرآن مین ہی کہ مواشی وہ جانور ہین کہ جنکو لوگ
پالتی ہین کہانیکو جیسی گای بکری بہیر جنگل کی ہرن اور نیلہ گاو وغیرہ اسمین داخل ہین
کہ جنس ایک ہی اونکو احرام کی وقت اور اسیطرح حرم کی مکانین حرام فرمایا اسکی ساتھ
حرم کی آداب او بہی فرمائی **ف** **قولہ تعالیٰ** یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۚ **ت** اى ایمان والو نہ مارو شکار جسوقت تم ہو احرام
مین **ف** صید سی مراد وہ حیوان ہی کہ اوس سی وحشت ہو خواہ ماکول اللحم
ہو خواہ غیر ماکول اللحم اور مالک اور شافعی خاص کرتی ہین ماکول اللحم کو ہر تقدیر مین
کرنا کتا اور کوا اور بچہوا اور چوہا اور چیل آیہ سی مستثنی ہین اور مچہر اور پسوا اور پروانہ اور چہوا
اور چیونٹی ہماری نزدیک عفو ہی بخلاف زفر کی اور بعضونی عموم آیہ سی دلیل پکڑی کہ چوہا
اور کوا اور کتا اور مثل اوسکی موذیات مین سی نہ قتل کری مگر حدیث سی یہ مردود ہی ایسا ہی
ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین **قولہ تعالیٰ** أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ
ت حلال ہوا دریا کا شکار اور اوسکا کہانا فائدہ کو تمہاری اور مسافرون
کی اور حرام ہی تم پر شکار جنگل کا جب تک ہو حرم مین **ف** موضح القرآن مین
کہ احرام مین دریا کا شکار یعنی مچہلی حلال ہی اور دریا کا شکار کہانا یعنی مچہلی پانی

جدا ہو کر مر گئی اور اوسکی نہین بگڑی ہو وہ بھی حلال ہی اور مدارک مین ہی کہ حلال ہی
دریا کا شکار ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم اور وہ وہ ہی کہ سوا پانی کی اور جگہہ نہ جئی مدعا یہ ہے
کہ دریا مین جتنی چیزین شکار ہوتی ہین اون سے نفع لینا حلال ہے اور جو چیز دریا کی
کہائی جاوی اوسکا کہانا حلال ہی مقیمون کی لئی کہ وہ گوشت تازہ کہاوین و مسافرون کی
لئی یعنی فقط مچہلی کہ اوسکی بہونی گوشت کو راہ مین لیجاوین جیسی حضرت موسی جب خضر پاس
چلنی لگی مچہلی کا توشہ لی گئی اور جنگل کا شکار وہ ہی کہ جو جنگل مین پیدا ہوئی گو بعض وقت
پانی مین ہی جیسی بطخ کہ جنگلی ہی یعنی جنگل مین رہتی ہی دریا اوسکا گویا چراگاہ ہی ف

فصل تمتع کا بیان ہی **قولہ تعالی** فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ
لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ **ت** پہر جب تمکو خاطر جمع ہو تو جو کوئی فائدہ لیوے عمرہ ملا کر
حج کی ساتہہ جو میسر ہو قربانی پہنچاوی پہر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا حج کی دنون مین اور
سات دن جب پہر کر جاؤ یہ دس ہوئی پوری یہ اوسکو ہی جسکی گہر والی نہون مسجد الحرام کے
پاس اور ڈرتی رہو اللہ سی اور جان رکہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے **ف** تفسیر احمدی میں ہے
کہ حج اور عمرہ کی تین طریق ہین ایک یہ کہ حج کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا
کری پہر عمرہ کا احرام باندہی اور اوسکی اعمال اور افعال ادا کری اسکو افراد کہتی ہین
دوسری یہ کہ میقات سی حج اور عمرہ دونو کا احرام باندہی اور کہی لبیک بحجة
وعمرة اور شافعی کی نزدیک اس صورت مین فقط حج کی اعمال کرنی ہین عمرہ او

اوسی کی ضمن مین ہو جاتا ہی پر ہمارے نزدیک دونو کا احرام ساتھ ہی باندہتی
ہین پہلی عمرہ کی افعال کری سات بار طواف بعد اوسکی صفا اور مروہ مین دوڑنا
پہر حج کی افعال کری سات بار طواف قدوم کری بعد اوسکی کری وہ حج کی افعال
کہ جسکا بیان گذرا اسکو قران کہتی ہین تیسری یہ کہ عمرہ کا احرام میقات سی
باندہی اور مکہ مین آکر اوسکی اعمال سی فارغ ہو کر احرام سے نکلی اور ممنوعات سی
فائدہ مند ہو پہر احرام باندہے مکہ مین حج کا ترویہ کی دن اور قبل اوسکی افضل ہی اور حج کی
(یعنی اٹھوین تاریخ ذی الحجہ کے ۱۲)
افعال ادا کری یہ اوسکا حکم ہی کہ جو قربانی نلاوی اور جو قربانی لاوی وہ احرام سے نکلی پہر حج
کا احرام ترویہ کو مکی کی رہنی والو نکے طرح باندہی اسکو تمتع کہتی ہین شافعی کی نزدیک
افراد قران اور تمتع سی افضل ہی اور مالک کی نزدیک تمتع ان سی افضل ہی اور قران افراد سی ہمارے
نزدیک قران افضل ہی تمتع اور افراد سی اللہ تعالی نے اس آیہ سے تمتع کی احکام بیان فرمائی یعنی
متمتع کو قربانی ضرور ہے نحر کی دن اونٹ یا گای یا بکری یہ عید کی قربانی کی قائم مقام نہین اور
ہمارے نزدیک متمتع کو اوسکا کہانا درست ہے اور شافعی کی نزدیک نہین اور جو قربانی نپاوے
تو دس روزے رکہی تین روزے حج کی دنون مین یعنی حج اور عمرہ کی احرام کی بیچ مین حج کی مہینون مین اور
سات روزے جب حج سی فراغت پاوے اور شافعی کہتی ہین کہ تین روزے احرام کی باندہنی کی بعد
اور حلال ہونی کی قبل حج کی دنون مین کہ حج مین مشغول ہو اور سات جب اہل مین پہنچی اور بہتر یہ ہی کہ
ذی حج کی ساتوین آٹھوین نوین روزہ رکہی جو یہ دن جاتی رہین ہمارے نزدیک دم متعین ہی
اور شافعی قضا کی قائل ہین اور مالک کی نزدیک عید کی دن اور ایام تشریق مین جائز ہی اور
جو ہم قائل ہین کہ بعد فراغت حج کی یہ سات روزے رکہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ اذا رجعتم سے
مراد ہی اذا فرغتم اور شافعی کی نزدیک سوائی وطن کی ادا کرنا جائز نہین کیونکہ رجوع کی معنے

اپنی ظاہری پر ہین اور ذلک کا مشار الیہ ہماری نزدیک تمتع ہی یعنی تمتع اوسکو ہی کہ جسکی
گہر والی رہتی نہوون مسجد الحرام پاس یعنی مکی اور میقات سی باہر ہوون کیونکہ ہماری نزدیک
مسجد الحرام کی حاضرونکو تمتع اور قران نہین ہی اور شافعی کی نزدیک ذلک کا مشار الیہ
احکام ہین یعنی قربانی اور روزہ اوسکے سوا جو مکی کا رہنی والا نہو یعنی حرم سی قصر مسافت پر ہو
مدعا یہ کہ شافعی مکی کی لیی بہی تمتع تجویز کرتی ہین لیکن اوسپر قربانی یا روزی واجب نہین
گردانتی ہین اور ہدایہ کی حواشی مین ہے کہ تمتع کو مشار الیہ کرنا حق ہے کیونکہ جو حکم مشار الیہ
ہوتا تو علی من لم یکن ہوتا نہ لمن لم یکن

فصل ہدی اور قلائد کی مشروعیت کا بیان ہے

قوله تعالى جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ **ت** اللہ نی کیا
ہی کعبہ یہ گہر بزرگی کا ٹہرا لوگونکی واسطی اور مہینا بزرگی کا اور قربانی بہجانی
اور گلی لٹکین والیان یہ اسواسطی کہ تم سمجہو کہ اللہ کو معلوم ہی جو کچہہ ہی آسمان اور زمین
مین اور اللہ ہر چیز سی واقف ہی **ف ۱** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ سے دلیل
ہی اوپر مشروعیت ہدی اور قلائد کی بخلاف اسکی جو ابتداء سورہ مین اسکا ذکر ہی
اور ہدی کا اطلاق بکری اور گای اور اونٹ پر ہوتا ہی اور بدنکا ہمارے نزدیک گای
اور اونٹ پر اطلاق ہوتا ہی اور شافعی کی نزدیک فقط اونٹ پر اور قلادہ گای
اور اونٹ کی لیی ہی بکری کو نہین **ف ۲** **قوله تعالى** وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ **ت** اور پڑہین اللہ کا نام کئی دن جو معلوم ہین ذبح

چوپاون مواشی کی جو اونسی دیئی ہین اونکو سو کہاؤ اوسمین سی اور کہلاؤ بُری
حال محتاج کو **ف** حضرت علی اور ابن عباس اور قتادہ کا قول ہی کہ ایام معلومات
ذی حج کا عشرہ ہی یہی ہی مذہب ابو حنیفہ کا یا ایام نحر ہین یہ مذہب ہی صاحبین کا
اور اونکی غیر کا پہر تقدیر اس مقام مین بعضون مراد وہ خاص عید کا دن ہی اگرچہ قربانی کی
تین دن ہوتی ہین اور ذکر سی احتمال ہی کہ اول صورتمین ذیحج کی ساتوین اور نوین کا
خطبہ مراد ہو اور دوسری صورتمین تکبیرات تشریق مراد ہی اور مقاتل کا قول ہی کہ
ذکر سی یہان مراد وہ تکبیر ہی کہ ذبح پر پڑہتی ہین اور بعضون نی ایام کی لفظ سی استدلال
کیا ہی کہ رات کو ذبح درست نہین ہی اور بہیمہ سی اونٹ گائی بہیڑ بکری مراد ہی اور
امر بالاکل اباحت کا ہی **ف ۲ فصل** ہدی کی بی عیب ہونیکا بیان ہی **قولہ تعالیٰ**

ذٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ط لَكُمْ
فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ **ت**

یہ سن چکی اور جو کوئی ادب رکہی اللہ کی نام لگی چیزونکا سو وہ دلکی پرہیزگاری سی ہی تمکو
چوپاون مین فائدی ہین ایک ٹہری وعدہ تک پہر اونکو پہنچنا اوس قدیم گہر تک **ف**
شعائر اللہ سی مراد ہدی ہی اور اونکی تعظیم یہ ہی کہ خوبصورت اور موٹی اور گران قیمت
ہون اسی سی فقہا فرماتی ہین کہ جانور اندہا اور دُبلا اور لنگڑا کہ مذبح تک نہ چلی اور ہاتہہ
پاون کا کٹا اور جسکا کان اور دم اور آنکہہ تہائی حصہ سی زیادہ جاتا رہا ہو جائز نہین کیونکہ
اضحیہ بہی ہدی کیطرح واجب التعظیم ہی لکم فیہا منافع الآیہ کی ظاہر سی معلوم ہوتا ہی کہ
نفع لینا ہدی کی دودہ اور نسل اور سواری سی جائز ہی اور واجب ہی کہ ہدایا حرم کعبہ مین
ذبح کئی جاوین سی شافعی نی ہدی سی انتفاع مطلقا جائز کہا ہی اور ہم کہتی ہین مجاہد کی قول

کہ اِسکے معنی یہ ہین کہ تمکو چوپایون مین فائدے ہین ایک وقت تک یعنی جبتک کہ اوسے ہدی نکرو جب ہدی کیا تو اوس سے انتفاع حرام ہے جب تک کہ اپنے مقام مین پہنچے یعنی کعبہ مین اسی سے حنفیہ کا مسئلہ ہے کہ ہدی کا دودھ اور نسل اور سواری حرام ہے پر جو چلنے سے عاجز ہو تو سواری جائز ہے اور دودھ جو ہدی کو ضرر ہو تو دوہ لینا جائز ہے پر فقرا کو تصدق کر دے یہ خلاصہ ہے تفسیر احمدیہ کا **قولہ تعالی**

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ **ف** اور کعبہ کی چڑہانیکے اونٹ ٹہرائے ہین ہمنے تمہارے واسطے نشانی اللہ کی نام کی تمہارا اوسمین بہلا ہے سو پڑہو اون پر نام اللہ کا قطار باندہ کر پھر جب گر پڑے اونکی کروٹ تو کہاؤ اوسمین سے اور کہلاؤ صبر سے بیٹھے کو اور بیقراری کرتے کو اسطرح تمہارے بس مین دیے وہ جانور شاید تم احسان مانو اللہ کو نہین پہنچتا اونکا گوشت اور لہو لیکن اوسکو پہنچتا ہے تمہارے دل کا ادب اسطرح اونکو بس مین دیا تمہارے کہ اللہ کی بڑائی پڑہو اسپر کہ تمکو راہ سوجہائی اور خوشی سنا نیکی والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہے کشاف سے کہ ہدی پر اسم اللہ کا ذکر کرنا یہ ہے کہ کہے نحر کی وقت اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللھم تقبل منک والیک **ف** لن ینال اللہ لحومہا کی تفسیر مین ابن ابی حاتم سے ہے کہ جاہل اونٹ کی گوشت اور خون سے کعبہ کو بہرتے تہے مسلمانون کو اللہ نے اوس سے منع فرمایا ابن سے پوچھا گیا کہ

اور جو عوام قربانیوں کی خون سی گھر بھرتی ہین بیجا ہی اور لتکبروا اللہ سی معلوم ہوا کہ تکبیر
کی ساتھ وقت ذبح کی تکبیر ملانا مستحب ہے اور بعضون نی کہا کہ ذبح کیوقت تسمیہ سیا تھہ جب
حل ہین ہیت ہو اللہ اکبر کہی جیسی احرام مین لبیک کہتی ہین **فصل** جنایات کا بیان ہے

قوله تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

ت اى ايمان والو نہ مارو شکار
جسوقت تم ہو احرام مین اور جو کوئی تم مین اوسکو مارے جان کر تو بدلا ہی اوس
مارے کی برابر مواشی مین سی دو ٹہراوین معتبر تمہارے کہ نیاز پہنچاوے کعبہ
تک یا گناہ کا اوتارہی کئی محتاج کا کہانا یا اوسکی برابر روزی کہ چکہی سزا اپنی کام
کی اللہ نی معاف کیا جو ہو چکا اور جو کوئی پہر کرے گا اوس سی بدلے گا اللہ
اور اللہ زبردست ہے بدلا لینی والا **ف** تقریر مسئلہ کی شیخین کی نزدیک
یون ہی کہ جو کسی شخص نی شکار مارا دو عادل اوسکی قیمت ٹہراوین اس طرح سی کہ
جو مقتل مین مقرر ہو اور جو مقتل مین اوسکی قیمت مقرر نہو تو اوس مکان کی کہ مقتل سے
بہت نزدیک ہی حسب قیمت دو عادلون نی ٹہرادی قاتل مختار ہی اوسی قیمت کے
چاہی ہدی مول لیکر مکہ مین ذبح کری کیونکہ اللہ نے کہا ہی بالغ الکعبة او چاہی غلہ
لیکر غربا کو تصدیق کر دی ہر ایک غریب کو جو گیہون ہو تو آدہا صاع اور جو خرمی یا جو
ہون تو ایک صاع دیوے اور چاہی ہر غریب کی کہانی کی عوض روزہ رکہی اور جو غلہ

غریبونکی کہانیسی برہ پڑی مثلا سوا تین صاع گیہون مول لئی اور چہہ غریبونکو تین
صاع دئی ایک یا دو جو برہ پڑا اوسکو تصدق کری یا اوسکی عوض روزہ کامل
رکہی اور محمدؒ اور شافعیؒ کی نزدیک جو شکار کا مثل ہو صورت مین تو وہی
مثل چاہئی مثلا شترمرغ کی جزا مین اونٹ اور گورخر کی جزا مین گائی اور ہرن
اور کفتار مین بکری اور خرگوش مین بزغالہ اور درازگوش مین بزغالہ چہارماہہ اور
فقط شافعی کی نزدیک کبوتر مین بکری اور جو مثل صورتمین نہین ہی جیسی گنجشک تو قیمت چاہئے
اور جب قیمت ہوئی تو ابی حنیفہ کی نزدیک کوئی اختیار جو قاتل کی لئی مذکور ہائے
اوسکی نزدیک کی واجب ہے اور قیمت کرنی والا ایک ہی کافی ہی پر دو اولی ہین
اور بعضون کی نزدیک دو واجب ہین اور سوائی مکہ کی ہدی کی ذبح نہین چاہئی کیونکہ
اللہ فرماتا ہی ھدیا بالغ الکعبۃ یہ کنایہ ذبح فی الحرم سی ہے کیونکہ عین کعبہ مین ذبح درست
نہین ہی اور کہانا کہلانا غیر مکہ مین بہی درست ہی ہماری نزدیک بخلاف شافعی کے
اور روزہ غیر مکہ مین بالاتفاق درست ہے اور جو اضحیہ مین درست ہے وہ ہدی مین بہی درست ہے
اور محمدؒ اور شافعیؒ کی نزدیک چہوٹی چوپایہ بہی ہدی مین درست ہین اور نص مقتضی ہی کہ جزا فقط
متعمد پر ہو یعنی اوس پر جو احرام کو یاد رکہتا ہی اور جانتا ہی کہ شکار مارنا اوس پر حرام ہے پر اکثر دین
خاطی پر بہی واجب کیا ہی مثل متعمد کی اور تعمد کی قید اس لئی ہی کہ فعل مین اصل وہی ہی خطا اوسکی
ملحق ہی اور دلیل ہی آیہ سی یو جہا جاتا ہی کہ فقط قاتل پر جزا ہی اور ہم کہتی ہین کہ جو
قاتل کو شکار بتلاوے یا اشارہ کری یا مدد کری اوس پر بہی واجب ہے اس دلیل سی کہ حضرت
نی ابی قتادہ کی اصحاب سے جس حال مین کہ محرم تہی فرمایا کیا تمنی اشارہ کیا یا تمنی مدد کیا
یا تمنی بتلا دیا اور شافعی کی نزدیک سوای قاتل کی اور پر واجب نہین ف ۲ فصل

فصل احصار کا بیان ہے **قوله تعالیٰ** فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ

ت پہر اگر روکی گئی تو جو میسر ہو قربانی بہیجو اور حجامت نکرو سرکی جبتک پہنچ نلی قربانی اپنی ٹہکانی پر پہر جو کوئی تم مین مریض ہو یا اوسکو دکہہ دیا اوسکی سرنی تو بدلا دیوے روزی یا خیرات یا ذبح کرنا **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ آیہ کی معنی یہ ہین کہ جو تم حج یا عمرہ شروع کرکعبہ کو چلی احرام باندہ اور پہر کسی مرض یا دشمن کی خوف سی روکی گئی اور چاہا تمنی کہ احرام سے نکلو تم پر واجب ہے جو میسر ہو اونٹ یا گائی یا بکری قربانی بہیجو اور احصار ہماری نزدیک عام ہی مرض ہو یا دشمن کی خوف سی یا غیر اوسکی سی اور شافعی اور مالک کی نزدیک خاص ہے کہ دشمن کی خوف سی ہو اس قرینہ سی کہ بعد اوسکی فاذا امنتم فرمایا اور ہماری دلیل ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو شکست اور لنگی پہنچی وہ حلال ہوگیا اوسپر حج سال آینہ کو ہی اس کلام سے شکست اور لنگی احصار مین داخل ہی اور فاذا امنتم سی جو تمسک کیا ہی وہ خود دال ہے عموم کو یعنی جب ہو تم مامون بیماری اور خوف دشمن سی اور احصار جسطرح حج سی ہوتا ہے ویساہی عمرہ سی بہی ہوتا اور مالک کی نزدیک عمرہ سی نہین ہوتا ہماری دلیل یہ ہے کہ حدیبیہ مین حضرت اور آپکی اصحاب روکی گئی تہی اور سب عمرہ سی تہی اور نفس نظم سی بہی معلوم ہوتا ہی کیونکہ پہلی حج اور عمرہ کا بیان کیا پہر احصار کا حکم فرمایا اور مشروط کیا قربانی حرم مین ذبح ہو جبتک حرم مین نپہنچ لی وہ حلال نہین ہوتا مقرر کری ایکدن ذبح کی لئی اور صاحبین کہتی ہین کہ جو حج سی روکا گیا تو قربانی کی دن ذبح مقرر ہے اور جو عمرہ سی روکا گیا تو کوئی دن مقرر نہین جو چاہی ٹہرا اوسی دن ذبح کی اور شافعی کہتی ہین کہ قربانی کا حرم مین ذبح مشروط نہین ہے

بیمار رہ گیا وہیں ذبح کرے کیونکہ حضرت حدیبیہ میں عمرہ کی قصد سے ورے آ رہے تھے
کسی شمن سے مکہ کو کوئی قربانی نہیں بھیجی وہیں ذبح کیا ہم کہتے ہیں کہ آیہ ہماری دلیل کافی ہے اور
جو بیمار ہو کہ حلق کی حاجت ہوئی یا اوسکے سر میں زخم ہو گیا یا جوئیں تو ہدی کا پہنچانا
منا میں حلال کی شرط نہیں ہے بلکہ ضرورۃ اوسکو رخصت ہے لیکن جو حلق کیا اس صورۃ میں فدیہ
چاہیے تین روزے یا چھ غریبوں کو کھلانا یا بکری ذبح کرنا کیونکہ نسک سے ذبح کو سفید مراد
عذر کی صورت میں ان تینوں میں اوسکو اختیار ہے اور جو بعذر حلق کیا جو تہائی سر کی حلق
میں دم چاہیے اوس سے کم میں صدقہ چاہیے ف ۲

کتاب النکاح

قوله تعالی وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا

ف اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش
آویں عورتیں دو دو تین تین چار چار پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ رکھو گے تو ایک ہی یا جو
اپنے ہاتھ کا مال ہے اسمیں لگتا ہے کہ ایک طرف نہ جھک پڑو **ف** موضح القرآن میں ہے
یعنی اگر جانو کہ یتیم لڑکی کو ہم نکاح کریں گے تو اوسکا حق ادا نکریں گے کیونکہ اوسکا کوئی
مانگنے والا نہیں تو اور عورتیں بہت ہیں کچھ کمی نہیں ایک مرد کو دو بھی تین بھی چار بھی روا
اس سے زیادہ جمع کرنا روا نہیں کیونکہ اتنے میں بھی انصاف کرنا مشکل ہے زیادہ میں کب ہو
سکتا ہے سو اسکا ذکر ہے جب کہ چار میں انصاف نہ ہو سکے تو ایک ہی بس ہے یا اپنی لونڈی
کفایت ہے مدارک میں ہے کہ ما طاب کے معنی ما حل کے ہیں اس لیے کہ جو عورتیں آیہ تحریم
میں ہیں وہ حرام ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ جہاں زنا کرنے میں بے باک تھے

اور ولایت یتامیٰ سی اندیشہ کرتی اللہ نی فرمایا کہ جو تمکو خوف جور یتامیٰ کا ہی تو زنا کو بھی
ڈرو اور حلال عورتین ہین اونسی نکاح کرو اور محرمات کی گرد نجاؤ اور بعضون نی
کہا ہی کہ خوف کرتی ہی یتیمونکی ولایت سی اور بہت عورتونکی نکاح سی پس ہر واز کہتی ہی پر
فرمایا کہ اگر ولایت یتیمون کی سی اندیشہ ہی تو کثرت نکاحونکی سی بہی ڈرو اور تفسیر
احمدیہ مین ہی کہ یتیم شرع مین اوسکو کہتی ہین کہ نابالغ ہو اور باپ مرگیا ہو مرد ہو یا عورت
زاہدیہ مین ہی کہ جائز ہی او ما ملکت ایمانکم کا معطوف ہونا ما طاب لکم پر اس
صورت مین نسا سی خاص حرائر مراد ہونگی اور ایمانکم کا خطاب غیر ملک یمین کی طرف
منصرف ہوگا اور مدعا یہ ہوگا کہ بعضی تزوج کرین بعضو نکی لونڈیونسی نہ اپنی لونڈیونسی
کیونکہ مولیٰ اور مملوکہ کی مابین نکاح نہین ہی بلکہ بی نکاح حلال ہین اب رد ہوگئی قطعاً شافعی
کی مذہب پر جو قائل ہین کہ لونڈی سی نکاح اوسوقت جائز ہی کہ حرہ کی طاقت نہو
اور رد کی وجہ یہ ہی کہ اللہ نی اختیار دیا خواہ حرہ سی نکاح کری خواہ لونڈی سی اور یہی رد ہی
اون پر جو قائل ہین کہ لونڈی سی نکاح بشرطیکہ مومنہ ہو درست ہی کتابیہ سی نہین درست
اس رد کی وجہ یہ ہی کہ او ما ملکت ایمانکم مطلق ہی قید ایمان کی اور جائز ہی او ما
ملکت کا معطوف ہونا النسا پر اس صورت مین یہ بیان ہی ما طاب کا معنی یہ ہونگی کہ نکاح کرو جو
تمکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار یہ عورتین خواہ حرہ خواہ لونڈیان ہون
غیر کی مملوکہ یہ بہی شافعی پر رد ہی جو قائل ہین کہ لونڈی ایک ہی درست ہی فقط حرہ
البتہ چار پر روا ہین **ف** اور دلیل مین ہی کہ ما طاب سی اشارۃً معلوم ہوا کہ قبل نکاح کی
دیکھنا جائز ہی کیونکہ خوش آنا دیکھنی پر موقوف ہی اور عورت جمیلہ سی نکاح کرنا مستحب ہی کیونکہ قریب
تر ہی عفت سی اور مثنیٰ اور ثلاث اور رباع ظاہر سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ غلام کو

بھی یہ نکاح مباح ہین ابن عربی نی کہا کہ غلام کو اسمین دخل نہین کیونکہ یہ خطاب اوسکو ہی
کہ جسکو ولایت اور ملک اور تولی اور توصی ہو یہ صفات حرہی مین ہین ف

فصل بیان مین ہی کہ نکاح کن لفظون سی منعقد ہوتا ہی **قولہ تعالی** زَوَّجْنَاكَهَا
ف ہمنی وہ بیبی تیری نکاح مین دی ف اکلیل مین ہی کہ اس اور شعیب کی قصہ سی
دلیل پکڑی گئی ہی کہ تزویج اور نکاح کی لفظ سی نکاح منعقد ہوتا ہی مگر یہ قول
شافعی کا ہی اور ہماری یہان بلفظ ہبہ وغیرہ بھی نکاح جائز ہی **قولہ تعالی**
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ
وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ
عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ
وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ف ای نبی
ہمنی حلال رکھین ہین تجکو تیری عورتین جنکی مہر تو دی چکا اور جو مال ہو تیرا ہاتھہ
کا جو ہاتھہ لگاوی تجکو اللہ اور تیری چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان اور تیری
ماموں کی بیٹیان اور خالاؤن کی بیٹیان جنہون نی وطن چھوڑا تیری ساتھہ اور جو
کوئی عورت ہو مسلمان اگر بخشی اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہی کہ اوسکو نکاح مین لی
نری تجہی کو سوای سب مسلمانونکی ف ایہ احللنا لک سی مفہوم ہوا کہ حضرت کو
جسقدر کہ بیبیان اور لونڈیان چاہتی حلال ہتین کیونکہ اللہ تعالی چار قسمین بیان کی ہین
ایک وہ عورتین کہ جنکو حضرت نی مہر دیا دوسری لونڈیان کہ جو لوٹ سی آئی ہون اور
تیسری ماموں اور چچا وغیرہ کی بیٹیان بشرطیکہ حضرت کی ساتھہ ہجرت کی ہو

اور چوتھی وہ عورت کہ جسنے اپنی نفس کو حضرت کو بخشا ان چارون قسمون مین قیدین
فرمائین کہ انکا بیان ضرور ہی ازواج کو اپنے اجور ہن سے مقید کیا یعنی
ان عورتون کا مہر معجل دیچکا ہو یہ بیان افضلیت کا ہے نہ شرط ہے حلت کے
مہر کو جلد دینا واجب نہین ہے پر اولی ہے سلف اور ما ملکت کو مقید کیا مما افاء
اللہ علیک سے یعنی لونڈیان لوٹ کی ہون یہ بہی افضلیت کا بیان ہے کیونکہ جو لونڈیان
خرید کی اور ہبہ کی اور ارث کی اور وصیت کی ہوون وہ بہی حلال ہین اور ماموؤن
اور چچا وغیرہ کی بیٹیونکو مقید فرمایا ہاجرن معک سے یہ بہی بیان افضلیت کا ہے کیونکہ
بغیر مہاجرت مع النبی صلعم کی بہی حلال ہین یا احتمال ہے کہ یہ قید حضرت کی لئی
خاص ہوئی جیسا کہ ام ہانی ابی طالب کی بیٹی نی کہا ہے کہ مجہسی حضرت نی خطبہ فرمایا
مینی عذر کیا پہر اللہ نی یہ آیۃ اوتاری مین حلال نہوئی کیونکہ مینی حضرت کی ساتہ
ہجرت نہین کی تہی مین ان مطلقہ مین سی ہی اور امرأۃ مؤمنۃ کو دو قید سے مقید کیا ایک ان
وہبت نفسہا للنبی دوسری ان اراد النبی ان یستنکحہا یہ دونو قیدین بیان
واقعی ہین نہ افضلیت کی لئی کیونکہ معنی یہ ہین کہ ہمنی حلال کہین تجکو وہ عورت مسلمان
کہ تجکو بخشی اپنی جان بغیر مہر اور بغیر شرطون نکاح کی یہ احلال سب حالون مین نہیں
ہی بلکہ جب پیغمبر کا ارادہ بہی ہو نرالی بخشنی عورت کے بدون ارادہ پیغمبر کی حلال
نہین اور یہ عورت واہبہ میمونہ بنت الحارث ہے یا خولہ بنت الحکم یا ام شریک یا
یا زینب بنت خزیمہ یا ام سہل شافعی ہبہ کی لفظ سی نکاح جائز نہین کہتی امت کی
لئی کیونکہ وہ خاص پیغمبر کی لئی ہی لقولہ تعالے خالصۃ لک اور ہمارے نزدیک جائز
اور دلیل یہ ہی کہ ہبہ نفس مین دو باتین ہین ایک تو نکاح بلفظ ہبہ ہونا دوسرے مہر کی

معافی ہونی اول مین سب مومن شریک ہین دوسری مین حضرت خاص ہین اور معنی
کی یہ ہین کہ نکاح بلا مہر خالص تیری لیئی جائز ہی اور تیری امت کو نہین یہ
عامہ کتب حنفیہ مین ہی پر صاحب توضیح منفرد ہی کہ معنی یہ ہین کہ حلال رہین
تجکو تیری عورتین خالص یعنی تیری غیر کو وہ حلال نہین ہین کیونکہ وہ امہات
المومنین ہین

فصل محرمات کا بیان قولہ تعالے وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ
مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَ
أَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي
حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ
وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
غَفُورًا رَحِيمًا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ **وقف** اور نکاح مین نہ لاو جن عورتون کو نکاح مین
لائی تمہاری باپ مگر جو آگی ہو چکا یہ بیحیائی ہی اور کام غضب کا
اور بری راہ ہی حرام ہوئی ہین تم پر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان
اور بہنین اور پہوپہیان اور خالائین اور بہائی کی بیٹیان اور
بہن کی اور جن ماؤن نی تمکو دودہ دیا اور دودہ کی بہنین اور تمہاری
عورتون کی مائین اور اونکی بیٹیان جو تمہاری پرورش مین ہین جن عورتون سے تمنی صحبت کی

زینب زید کی بی بی سی جب زید نی کہ حضرت نی اونکو بیٹا کیا تہا اونکو طلاق دی لیکن رضاعی
بیٹی اور پوتی کی جورو البتہ حرام ہی اگرچہ وہ اوسکی پشت سی نہین ہی جیسی ہدایہ اور بیضاوی اور مدارک
اور کشاف اور تفسیر احمدی مین ہے کہ عورتکی بیٹی کی جورو سی کہ دوسرے خاوند سی ہو ظاہر یہ ہی کہ نکاح
حلال ہی اور جب آیہ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا اوتری لوگون نی کہا کہ
مورث کی عورتون پر کرہا وارث نہونگی پر اونکی رغبت سی خطبہ کرکی نکاح کرین تو کرین کی بعد
اس سی اہی منع فرمایا کہ نکاح مین نہ لاؤ جن عورتونکو نکاح مین لائی تمہاری باپ نکاح سی مراد
وطی ہی اس سی معلوم ہوا کہ باپ کی سب موطوءہ حرام ہین منکوحہ ہون یا ملک یمین کی ہون یا مزنیہ
اسی پر ہین بہت مفسر اور بعضون نی کہا ہی کہ عقد نکاح مراد ہی اس سی شافعی باپ کی مزنیہ کو بیٹی پر
حرام نہین جانتی اور جو ممسوسہ باپ کی ہو یا ماسہ یا وہ عورت کہ جسکی فرج کو اسکی باپ نی شہوت سی
دیکہا ہو وہ بہی ہماری نزدیک حرام ہی پر شافعی کی نزدیک نہین اور الا ما قد سلف کے فرمانیکی وجہ
مدارک مین ہی کہ لوگ جاہلیت مین کیا کرتی تہی فقط باپکی عورتکی حرمت اور دو بہنون کی جمع کی
حرمت نہین جانتی تہی اس لیئی ان دونو مقامون مین یہ لفظ ارشاد فرمائی یعنی اگر سبب نادانی کی کسی نی اس منع پر
اقدام کیا تو مواخذہ نہین ہی اور الا ما ملکت ایمانکم سی یہ مراد ہی کہ سب دہالی عورتین حرام
ہین مگر وہ عورتین کہ تمہاری ملک یمین مین ہون اس نمط کہ دار الحرب سی بدون ازواج کی نکال لائی
ہون تو حلال ہین کیونکہ تباین دارین سی فرقت ہوئی پس لوٹ کی املاک مین سی استبرا کی بعد وطی
حلال ہی اور شافعی کی نزدیک جو دار الحرب سی پکڑ آوین وہ حلال ہین خواہ اونکی ازواج اونکی ساتھ
ہون یا نہون کیونکہ اونکی نزدیک وقت قید ہونیسی نکاح جاتا رہتا نہ دارین کی تباین اور تکمیل مین ہی
کہ لا تنکحوا ما نکح اباءکم سی معلوم ہوا کہ باپ اور دادونکی عورتین خواہ ماکی جانب سی خواہ
باپکی جانب سی خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی حرام ہین ابن الفرس نی کہا ہی کہ بناتکم مین جو لڑکی

موطوءه

زنا سے ہو وہ حل نہیں کیونکہ وہ شرعاً لڑکی نہیں ہے دلیل ورثہ نہ ملنے کی جسکے سبب میں آگے داخل ہے
اُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ کی تحت میں داخل ہوئی اور جسنے اوسکو حرام گردانا ہے وہ کہتا ہے
کہ وہ حقیقت میں بیٹی ہے احکام کی انتفا سے خارج نہیں ہوتی اور عمات اور خالات
میں وہ شامل ہیں کہ جسکو جد اور جدہ نے جنا ہو ماں کی طرف ہو یا باپ کی طرف سے اور بنات
الاخ اور بنات الاخت میں جسکو بھائی اور بہن نے جنا ہو داخل ہے اور امہات رضاعی میں
جو دودھ پلاوے انکی ماں کو اوسکی باپ کو دودھ پلاوے اور اوسکی مرضعہ کو دودھ پلاوے داخل ہے
اور حلیلہ ابن میں موطوٴہ اوسکی بھی داخل ہے اور ما ملکت کے عموم سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے
کہ انتقال ملک کا نکاح کو قطع کرتا ہے **قولہ تعالیٰ** وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ
غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ **ت** یعنی حلال ہوئیں قید والی عورتیں مسلمان
اور قید والی عورتیں پہلی کتاب والوں کی جب دو انکو مہر انکی قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو
اور نہ چھپی آشنائی کرنے کو **ف** تفسیر احمدی میں حسینی سے ہے کہ محصنات سے مراد عورتیں عفیفہ ہیں
یا حرہ پھر کیف یہ قید استحبابی کی لئی ہے کیونکہ مسلمان لونڈیا غیر عفیفہ اور کتابی لونڈیا غیر عفیفہ سے بھی نکاح درست
ہے اور مہر دینے کی بھی قید شرط صحت کے لئے نہیں ہے بلکہ اوسکی وجوب تاکید کی لئے ہے **قولہ تعالیٰ** وَمَنْ لَّمْ
یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ
الْمُؤْمِنٰتِ ط **ف** اور جو کوئی تم میں مقدور نہ رکھے اسکا کہ نکاح میں لاوے بیبیاں مسلمان
تو جو ہاتھ کا مال ہیں آپس کی تمہاری لونڈیاں مسلمان **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ محصنات سے
مراد حرائر ہیں اور طول سے زیادہ ہونا مال کا اور من فتیاتکم سے یہ مراد ہے کہ اور مسلمانوں کی لونڈیوں کو
نکاح میں لاوے کیونکہ لونڈی اور مالک میں نکاح نہیں ہے لونڈی اپنی بے نکاح حلال ہے **قولہ**

قوله تعالیٰ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكُمْ **ف** اور نکاح

نہ لاؤ شرک والی عورتیں جبتک ایمان نہ لاویں اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سی اگرچہ تمکو خوش آوی اور نکاح نہ کرو شرک والونکو جبتک ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سی اگرچہ تمکو خوش آوی **ف** موضح القرآن

کہ پہلی مسلمان اور کافر مین نسبت ناتا جاری تہا اس آیہ سی حرام ٹہرا اگر مرد نی یا عورت نی شرک کیا اونکا نکاح ٹوٹ گیا اور شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانی مثلاً کسیکو سمجھی کہ اوسکو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہی سو کر سکتا ہی یا ہمارا بہلا اور برا اوسکی اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کری مثلاً کسی چیز کو سجدہ کری یا اوس سی حاجت مانگی اوسکو مختار جانکر باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے اونکو مشرک نہین فرمایا اور تفسیر احمدی مین ہی کہ آیہ سی معلوم ہوا کہ مشرک عورتونسی مسلمان کو نکاح حرام ہے جبتک وہ ایمان نہ لاوین اور

ف ۲ اور ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا سی معلوم ہوا کہ مسلمان عورتونکا نکاح مشرک مردونسی جائز نہین حر ہو یا غلام اور اکلیل مین ہے کہ اس عموم آیہ سی یہودیہ اور نصرانیہ کا نکاح مسلمان سی حرام جانتی ہین اور **ولامة مومنة خیر من مشرکة** سی معلوم ہوا کہ باوجود حرہ مشرکہ کی لونڈیسی نکاح درست ہے کیونکہ جب مشرکہ حرام ہوئی تو گویا عدم کی ہی اور ولو اعجبتکم سی بوجہا گیا کہ نکاح مین دین تقدم ہی شرافت اور جمال پر اور ولا تنکحوا المشرکین سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ نکاح مین ولی کا اعتبار ہے اور ولعبد مومن خیر من مشرک معلوم ہوا کہ غلام کو حرہ سی نکاح روا ہے **قوله تعالیٰ**

اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ **ت** بدکار مرد نہین بیاہتا مگر عورت بدکار یا شریک والی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر بدکار مرد یا شریک والا اور یہ حرام ہوا ایمان والون پر **ف** موضح القرآن مین ہی کہ مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوی اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوی دو واسطی ایک یہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہی دوسرے یہ کہ ایک سی دوسری کو علت نہ لگ جاوی لیکن اگر کری تو درست ہے مگر مرد کو بدکار عورت درست نہین جب تک بدکاری کرتی رہی اور اگر توبہ کری تو درست ہے اور تفسیر احمدی مین ہے کہ لا ینکح مین دو قراءۃ ہین رفع اور جزم اول صورت مین ظاہر النفی اور معنی نہی اور دوسری صورت مین نہی یقینی ہی اس صورت مین یہ آیہ وانکحوا الایامی منکم سی منسوخ ہی کیونکہ ایامی شامل ہین بدکار اور پارسا کو یا اجماع سی منسوخ ہی کیونکہ عورت بدکار کا نکاح مرد پارسا سی یا برعکس مشروع ہی سکی موافق ہی ایک روایت سے **باب الولی**

قوله تعالیٰ فَانْکِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ **ت** سو اونکا نکاح کرو اونکی لوگونکی اذن سی **ف** مدارک مین ہی کہ اہل سی مراد مالک ہی جو لونڈیان بنفسہ عقد نکاح کرین تو درست نہین ہے کیونکہ اللہ نی مالک کی اذن کا اعتبار کیا نہ عقد کا اور غلام اور لونڈیکو بے حکم مولی کی شادی کرنی روا نہین آیہ ہماری دلیل ہی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ مدارک کا قول رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ لونڈیکو عقد کرنا درست نہین اور مالک پر جو قائل ہین کہ غلام کا نکاح مولی کی اذن پر موقوف نہین اس رد کی یہ وجہ ہی کہ لونڈیکا نکاح نص سے مولی کی اذن پر موقوف ہی اور غلام کا نکاح دلالۃ نص سی باب المہر

بَابُ المهر قوله تعالیٰ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ

أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً **ت** اور حلال ہوئین تمکو جو اونکی سوا ہین یون که طلب کرو اپنی مال کی بدلی قید مین لانی کو نه مستی نکالنی کو پہر جو کام مین لائی تم اون عورتون سی اونکو دو اونکا حق جو مقرر ہوئی **ف** موضح القرآن مین ہے کہ جو عورتین حرام فرمائین اونکی سوای سب حلال ہین چار شرط سی اول یه که طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب و قبول ہو دوسری یه که مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسری یه که قید مین لانی کی طرح ہو مستی کی نکالنی کو نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اس کی ہو جائے اور اسکی چہوڑی بغیر چہوٹی یعنی مدت ٹہرا کر نه آوے که چہٹنی بار بر تک اس سی متعہ حرام ٹہرا چوتہی شرط سوره مائده مین فرمائی اور یہان بی لونڈیون کی نکاح مین آگی فرمائی ہی که چہپی یاری نہو یعنی لوگ شاہد ہون کم سی کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت پہر فرمایا که جو عورت کام مین آئی اوسکا مہر پورا دینا پڑا کام مین آئی یعنی صحبت ہوئی یا خلوت ہوئی اب کسی طرح مہر نہین چہوٹتا اور جبتک کام مین نہین آئی تو اگر مرد چہوڑی تو آدہا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کری که نکاح ٹوٹ جائے تو سب مہر اوتر گیا اور تفسیر احمدی مین ہی که اسکی مفہوم بوجہا گیا که محرمات مذکورہ کی سوا اور حلال ہین حالانکه عورتین مشرکا اور غلام اپنی بی بی پر حرام ہے اسی سی النسا سی نسا مومنات اور رجل سی حل حرم رادلیتی ہین **سلا** اور جو چوتہی عورت کی عدت مین یا پانچوین عورت کرنی حرام ہی اور لونڈی حره پر یا اوسکی عدت مین اور عورت حامل قید آئی ہوئی اور وہ عورت که اوسکی حمل کا نسب ثابت ہو سو ذاته نہین حرام ہین بلکه عارضی ہین جب عارض جاتا رہی نکاح حلال ہی مثلا چوتہی عورت کی عدت تمام ہوئی یا حمل ہو چکا

اور محرمات رضاعی کی اور پھوپھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کی جمع کرنی کی حرمت
حدیث سی ثابت ہی اور تبتغوا باموالکم سی معلوم ہوا کہ نکاح بی مہر نہیں ہوتا
اور مہر واجب ہی گو مقرر نہوا ہو اور مال کی سوا اور چیز مہر کی صلاحیت نہین رکہتی اور
قلیل کو مہر نہین کہتی کیونکہ ایک دانہ عادت مین مال نہین ہی اور لفظ مِن کی جو منکن مین
ہی بعضی اوسکو تبعیضیہ کہتی اور بعضی بیانیہ پر ابتدائیہ ہونا اولی ہی اس صورت مین
دلیل ہی کہ مہر خلوت صحیحہ سی متاکد ہوتا ہی یہی ہی مذہب ہمارا اور قاضی نی کہا
کہ آیہ متعہ کی حق مین اوتری ہین اور اوسکا حکم رہا جب مکہ فتح ہوا یہ حکم منسوخ ہوا چنانچہ
مروی ہی حضرت نی متعہ مباح کیا تہا پہر صبح کو کہتی اوٹہی کہ ای آدمیون مینی تمکو متعہ کا
حکم دیا تہا خبردار رہو کہ اللہ نی اوسکو قیامت تک حرام کردیا اور کہتی ہین ایک وقت
معلوم تک نکاح کرنی کو کیونکہ اوسمین غرض ہی کہ عورت سی متمتع ہونا اور عورت کو
اپنی مال سی متمتع کرنا ابن عباس نی جائز رکہا تہا پہر رجوع کیا اوسکی حرمت کی طرف
اور کشف مین ہی کہ ان تبتغوا باموالکم مین دلیل ہی کہ جو کوئی لونڈی کو آزاد کرنا مہر کری
عورتکا تو درست نہین کیونکہ آیہ دلیل ہی کہ مہر مال ہو اور آزاد کرنا تسلیم مال نہین ہی اور دلیل
کہ جو شراب یا سور کو مہر مقرر کری تو مہر نہین ہوا **قولہ تعالی** قد علمنا ما فرضنا
علیہم فی ازواجہم وما ملکت ایمانہم **ف** ہمکو معلوم ہے
جو ٹہرا دیا ہمنی اون پر اونکی عورتون مین اور اونکی ہاتہ کی مال مین **ف**
تفسیر احمدیہ مین ہی کہ یہ رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ مہر اللہ کی نزدیک سی غیر
مقدر ہی اوسکا اندازہ زوج کی رای پر ہی اور رد کی وجہ یہ ہے
کہ حکم مہر کی باب مین ہی اور فرض تقدیر کو کہتی ہین ضمیر متکلم کی طرف اسناد کرنی سے

سی معلوم ہوا کہ وہ مقدار شرعی ہی اللہ کی نزدیک سی پھر اوس مفروض مجمل
کو حضرت نی بیان فرمایا کہ لا اقل من عشرۃ دراھم یعنی دس درم سی کم مہر نہین ہے
اس سی معلوم ہوا کہ زیادہ کرنا احسان ہی اور کمی منع ہی نہ جیسی کہ شافعی کہتی ہین
کہ جو بیع مین قیمت ہو سکی وہ نکاح مین مہر ہو سکتا ہی تہوڑا ہو یا بہت ف

قولہ تعالی قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ
هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ
عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ
مِنَ الصَّالِحِينَ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ
قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

ت کہا مین چاہتا ہون کہ بیاہ دون تجکو ایک بیٹی اپنی ان دونون مین سے
اسپر کہ تو میری نوکری کری آٹھ برس پھر اگر تو پوری کری دس تو تیری طرف سی
اور مین نہین چاہتا کہ تجھپر تکلیف ڈالون تو آگی پاویگا مجکو اگر اللہ نی چاہا
نیک بختون سی بولا یہ ہو چکا میری تیری بیچ جونسی مدت ان دونون مین
پوری کر دون سو زیادتی نہو مجھپر اور اللہ پر بہروسا اوسکا جو ہم کہتی ہین ف
تفسیر احمدی مین ہی کہ مشہور یہی ہی کہ تاجرنی سی بکری چرانا مراد ہے اس سی معلوم ہوا
کہ شعیب نی بکری چرانا اپنی لڑکیونکا مہر کیا تہا اور اللہ نی بغیر انکار کی اسکا ذکر
قرآن مین فرمایا لائق ہی کہ ہماری شریعت مین بہی جائز ہو پھر ہدایہ سی نقل کیا ہے
کہ جو حر ایک عورت سی شادی کری اسپر کہ ایک سال خدمت کری یا قرآن پڑہاوی
تو روا ہی اور یہ مذکور مہر نہوگا صاحبین کی نزدیک مہر مثل چاہیئی اور محمد کی نزدیک

خدمت کی قیمت ہی اور جو غلام اپنی مالک کی حکم سی ایک حرّہ سی شادی کری اس پر
کہ خدمت کری یا بکری چراوی تو نذکور مہر ہوگا بعد اسکی کہا ہی کہ اس قصہ سی جس طرح
شبانی کا مہر ہونا بوجھا جاتا ہی ویسی ہی باپ کو مہر لینا اور لفظ مستقبل سی نکاح
ہونا اور مہر اور منکوحہ کا مجہول ہونا بھی معلوم ہوتا ہی پر شبانی کی مہر ہونیکی
سوا اور یہ ہماری شریعت کی موافق نہیں ہی اور حسینی سی لکھا ہی کہ سوای بکری چرانیکی
اور منافع مہر نہیں ہو سکتی ہیں ہماری نزدیک بخلاف شافعی کی لیکن صاحب
کشاف نے حکم کیا کہ ابو حنیفہ کی نزدیک کسی وجہ میں شبانی مہر نہیں ہو سکتی ف ۲ فصل متعہ
بیان میں ہی **قولہ تعالی** لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْ
ھُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِیْضَۃً وَّمَتِّعُوْھُنَّ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ
قَدَرُہٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِیْضَۃً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
اِلَّا اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ وَاَنْ تَعْفُوْا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ **ت** گناہ نہیں ..... تم پر اگر طلاق دو عورتوں کو جبتک نہیں
کہ اون کو ہاتھ لگایا ہو یا مقرر کیا ہو اونکا کچھ حق اور اون کو خرچ دو
وسعت والی پر اوسکی موافق ہی اور تنگی والی پر اوسکی موافق جو خرچ
دستور ہی لازم ہی نیکی والوں کو اور اگر طلاق دو اونکو ہاتھ لگانی
سی پہلی اور ٹہرا چکی ہو اونکا حق تو لازم ہوا آدہا جو کچھ ٹہرایا تھا مگر یہ کہ درگذریں
عورتیں یا درگذر کرین جسکی ہاتھ گرہ ہی نکاح کی اور تم مرد درگذر کرو تو قریب ہی پرہیزگاری سی

اور نہ بھلا دو بڑائی رکھنی آپس مین تحقیق اللہ جو کرتی ہو سو دیکھتا ہی ف موضح القرآن مین لکھا ہے
کہ اگر نکاح کیوقت مہر کہنی مین نہ آیا تو بھی نکاح درست ہے مہر بھی ٹھہر رہیگا پھر اگر ہاتھ نہ
لگائی عورت کو طلاق دے تو مہر کچھہ لازم نہ آیا لیکن کچھہ خرچ دینا ضرور ہی خرچ کہا ایک
جوڑا پوشاک کا موافق اپنی حال کی اور اگر مہر ٹھہر چکا تہا پھر بن ہاتھ لگائی طلاق دے تو آدہا مہر لازم
ہوا مگر عورتین درگذرین کہ بالکل چھوڑ دین یا مرد درگذری جو مختار تہا کیونکہ اللہ نی
بڑائی دی ہی مرد کیطرف کو اوپر اوسکو مختار کیا نکاح رکھنی اور توڑنی کا لائق بڑائی رکھی فائدہ
چار صورتین ہو سکتی ہین یہان دو حکم فرمائی ایک یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تہا اور نہ ہاتھہ لگائی
طلاق دی دوسری یہ کہ مہر ٹھہرا تہا اور ہاتھہ لگانی سی پہلی طلاق دی اور دو صورتین باقی ہین
ایک یہ کہ مہر ٹھہرا تہا اور ہاتھہ لگا کر طلاق دیوے تو پورا مہر لازم ہی یہ سورہ نسا مین مذکور ہی
دوسری یہ کہ مہر نہ ٹھہرا تہا اور ہاتھہ لگا کر طلاق دے اسمین مہر مثل پورا دیا چاہئی یعنی جو اوس
عورت کی قوم مین رواج ہی اور جب خلوت ہو چکی تو گویا ہاتھہ لگایا ف ۲ اور تکمیل ایہ
حقا على المحسنين سے بعضون نی متعہ مستحب کیا اور بعضون نے واجب اور نصف ما
فرضتم سی معلوم ہوا کہ عورت بمجرد عقد کی مہر کی مالک ہوتی ہی اور جو عورت نصف
مفروض سی کچھہ خرید کری تو زوج کو اوس نصف مین رجوع نہ چاہیئی بلکہ دوسری نصف مین
اور الا ان یعفون سی معلوم ہوا کہ جو عورت اپنی نصف مفروض زوج کو بخشدے تو روا ہے اور
یعفو الذی بیدہ عقدة النكاح کو حضرت علی نی زوج کر تفسیر کی ہے یعنی یہ کہ جو زوج اپنا
نصف بخشدے تو روا ہے اور ابن عباس نی ولی کر تفسیر کی ہی اس صورت مین بعضون
نی دلیل پکڑی کہ جو ولی مہر عفو کری تو جائز ہی ولی عام جو ہو اور بعضون نی تخصیص
کی ہی باپ کی وان تعفوا اقرب للتقوى مین خطاب ہے ازواج کو اس سے معلوم ہوا کہ زوجکا

عفو زوجہ کی عفو سی اولی ہی آیہ مین دلیل ہی کہ مہر بخشنا جائز ہی عین ہو یا دین قبضہ ہو
ہو یا نہو **فصل** رقیق کی نکاح کا بیان ہی **قولہ تعالی** وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ
یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ **ف** اور بیاہ دو رانڈون کو
بیبی اندر اور جو نیک ہون تمہاری غلام اور لونڈیان اگر وہ ہون گی مفلس اللہ اونکو
غنی کریگا اپنی فضل سی اور اللہ سمائی والا ہی سب جانتا **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ ایامی
منقول ہی ایامی کا جمع ایم کی ایم کہتی ہین مرد بی عورت کو اور عورت بی مرد کو اور
انکحوا جب ایامی کے متعلق ہو تو خطاب اولیا کی طرف ہے اور جب والصالحین سی متعلق
ہو تو خطاب مالکون کی طرف ہے صاحب کشاف نی کہا ہی کہ یہ امر ندب کے لئی ہی اور جب عورت
ولی سی نکاح کی خواہان ہو تو وجوب کی لئی ہی **ف**

باب العدل

قولہ تعالی وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا
تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا کَالْمُعَلَّقَةِ **ف** اور تم ہرگز برابر نرکھہ سکو گی
عورتون کو اگرچہ اوسکا شوق کرو سو نری پہر بی نجاؤ کہ ڈال رکھو ایک کو جیسی ادہر
لٹکتی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ وان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ سی عدل کا شرط ہونا معلوم ہوا
اور اس آیہ سی یہ جانا گیا کہ محبت قلبی مین عدل شرط نہین ہے کیونکہ مدعا یہ ہے کہ جو بہت بیبیان رکھتا ہے وس کی عدل
نہین ہو سکتا کیونکہ عدل یہ ہے کہ کسی طرح ظاہرا اور باطنا ایک کو دوسری پر زیادتی نہو یہ دشوار ہے کیونکہ حضرت
بیبیون مین خرچ اور کپڑا اور گہر کا عدل کرتی اور فرماتی کہ ای خدا یہ عدل ہے مین
حقیقت مین کہ جو میری اختیار ہی اور جو اختیاری نہین ہی یعنی محبت قلب اوسپر مواخذہ نکر اس
لئی کہ آپ حضرت عائشہ کو سب سی زیادہ چاہتی اس سی معلوم ہوا کہ جہانتک ہوسکی عدل واجب ہی **ف**

ف تفسیر احمدی میں ہے کہ جاہلیت میں طلاق کی گنتی ایک نہ رہتی تھی جو کوئی دس طلاق دیتا تب بھی رجعت کر سکتا اور جب عدت ہو جاتی رجعت کرتا پھر طلاق دیتا پھر رجعت کرتا ایک عورت نے آکر عائشہ پاس شکوہ کیا کہ میرے زوج نے رجعت کی پھر طلاق دے پھر رجعت پھر طلاق دیتی خبر حضرت تک پہنچی تب یہ آیہ ارشاد ہوئی اسکی دو توجیہ ہیں ایک تو حسینی اور زاہدی اور بیضاوی اور تلویح میں ہے موافق مذہبوں کی کہ طلاق رجعی دو ہیں اذ انہیں عدت کی اندر رجعت ہے اور بعد دو کی طلاق بائنہ ہے یہ امر خبر کی صیغہ میں دوسری مختار ہے صاحب کشاف اور مدارک اور فخر الاسلام کے موافق مذہب ابوحنیفہ کی یعنی طلاق سی مراد طلاق شرعی طلاق رجعی و مطلق کہ طلاق مشروع ہے کہ دو طلقہ ہوں متفرق ایک دوسری کی بعد نہ یہ کہ اکھٹا ہوں ایک ہی بار اور مرتین سی تثنیہ نہیں مراد ہے تکرار مراد ہے جس طرح ثم ارجع البصر کرتین میں ہے اس لئی کہ دو طلقہ ایک ہی مرتبہ واقع کرنا خلاف سنت کی ہے اسی واسطے نہیں کہا اللہ نی مرتان فرمایا نہ اثنتان اب ضرور ہے کہ یہ امر ہو خبر کی صیغہ میں ورنہ کذب لازم آتا ہے اس لئی کہ دو طلقہ اکھٹا بھی کہی جاتی ہیں اور شافعی کی نزدیک دو یا تین طلقہ ارسال کرنا اکھٹا درست ہے **ف ۲** اور اکلیل میں ہے کہ امساک کی لفظ صریح رجعت ہے اور لفظ تسریح کی صریح طلاق اور فامساک بمعروف سے بعضوں نے دلیل پکڑی کہ رجعت وطی سے ہوتی ہے

قولہ تعالی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا **ف**

اور جب طلاق دیتے تھے عورتوں کو پہنچتی اپنی عدت تک تو رکھو ان کو دستور سی یا کر دو حضرت سے دستور سے اور مت بند کر رکھو انکی ستانیکو تا زیادتی کرو اور جو کوئی یہ کام کرے سو نے اپنا برا کیا

اور وہ او سکو طلاق نہ دی اور عدت نہ گذری ۱۲ از تفسیر احمدی

اور مت ٹہراو حکم اللہ کو ہنسی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ مفسرین نے رجعت کا بیان کیا ہے
اور اس آیہ سے غرض یہ ہی کہ جو تعریض آیہ وبعولتہن احق بردہن اور اس آیہ کی مابین ہی
ہی دور ہو جاوی اس لیی کہ اول آیہ سی معلوم ہوا کہ رجعت عدت مین چاہیی نہ اوسکی بعد
اور یہان فبلغن اجلہن فامسکوہن سی پایا جاتا ہے کہ بعد اوسکی بھی درست ہی اس لیی
مفسرون نے کہا کہ اجل سی آخر عدت مراد ہے نہ انقضا اوسکا کیونکہ اجل کا اطلاق مدت پر اور
آخر مدت دونو پر ہوتا ہی ظاہر ہوا کہ جب عورتین مطلقہ قریب ختم عدت کی پہنچین تو رجعت کرو
ف قولہ تعالیٰ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ **ف**
اور جب طلاق دی تمنی عورتونکو پھر پہنچ چکین اپنی عدت تک تو اب مت روکو اونکو کہ نکاح کر لین اپنی
خاوندون سی جب راضی ہو جاوین آپس مین موافق دستور کی **ف** تفسیر احمدی مین ہی
کہ یہان اجل سی مراد معنی حقیقی ہین یعنی تمام عدت اس قرینہ سی کہ نکاح نہین درست مگر
عدت کی بعد اور اس آیہ کی کئی توجیہ ہین ایک یہ کہ زوج اول سی نکاح مراد ہی اس لیی کہ فلا تعضلوا
ہن خطاب ہی اولیا کو یعنی اپنی ولیون کو نہ منع کرو کہ اپنی خاوندون سی نکاح کر لین کیونکہ
اس صورت مین شرط اور جزا کا ربط یون ٹہرا کہ فلا تعضلوہن مین خطاب ہی فلا تعضلوا
اولیاہن کی صحیح ہو اور ازواج کا اطلاق باعتبار ماکان کی ہی اور دوسری یہ کہ پہلی خاوند
کی سوا اور سی نکاح کرنا مراد ہی اس لیی کہ فلا تعضلوہن میں خطاب ازواج کو ہی یعنی طلاق
اور عدت کی بعد اونکو نہ روکو اور ازواج سی نکاح کرنیکو اس صورت مین ازواج کا اطلاق باعتبار
مآل کی ہی اور شرط اور جزا کی ربط مین تاویل نہین ہی اول مختار ہی مفسرون کا اسی سی اوسکو
مقدم کیا اس واسطی کہ شافعی کی نزدیک عورت کی عبارت سے نکاح نہین ہوتا بروا ہونیکی وجہ

ف اور ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا سی معلوم ہوا کہ طلاق اور عتاق اور نکاح کی الفاظ کو ہنسی [illegible] جائز نہین [illegible] من بی کہ تفسیر [illegible] الطلاق زیادہ کہنا حرام ہی ۱۲ تفسیر احمدی

میں ہی کہ خطاب اولیاؤں سی ہی اور یہ دلیل ہی کہ اپنی نفس کو عورت نکاح نہیں کر سکتی کیونکہ اگر ممکن
ہوتا تو ولی کی روکنی کی کیا وجہ تہی اور جو اسناد نکاح کی عورتونکی طرف ہی سو اس لئی
ہی کہ نکاح اونکی اذن پر موقوف ہی اور دوسری توجیہ صاحب مدارک کی مختار ہی اسی
سی اوسی کو مقدم کیا کیونکہ ہماری نزدیک عورت کی عبارت سی نکاح ہو جاتا ہی اور روا
ہونیکی وجہ یہ ہی کہ جب ازواج مخاطب ہوئی اور ولی کا روکنا معلوم ہوا تو عورتکی
عبارت سی نکاح ہونا درست ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ ازواج اور اولیا دونو قسم کو
خطاب ہی اور بعضون نی کہا کہ سب آدمیونکو خطاب ہی ان صورتوں میں ازواج سی مراد
ایک وسی معنی اول کی اونسی ہی اور میں کہتا ہوں کہ ازواج لاحق کو خطاب ہو سکتا ہی
اور مدعا یہ کہ ای ازواج لاحق عورتونکو روکو نہیں بعد جو طلاق دو تو مت روکو اونکو پہلی
ازواج سی نکاح کرنی کو **فصل** طلاق غلیظہ کا بیان ہی **قوله تعالیٰ** فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ
ت پہر اگر اوسکو طلاق دی تو اب حلال نہیں اوسکو وہ عورت اسکی بعد جبتک
نکاح نکری کسی خاوند سی اوسکی سوای پہر اگر وہ شخص اوسکو طلاق دیدے تب گناہ نہیں ان دونونکو
کہ پہر ملجاوین اگر خیال کرین کہ ٹہیک رکہین گی اللہ کی قاعدی **ف** تفسیر احمدی میں
کہ اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ یہ آیہ متصل ہی الطلاق مرتان سی یعنی جو ایک طلاق دیکر
یا دو تو رجعی ہی اور جو بعد اسکی تیسری دی تو غلیظہ ہی اور خلع کی طلاق دونو کی مابین
معترضہ تہی اوسکا ذکر ان دونو کی مابین اس لئی تہا کہ معلوم ہو کہ خلع بہی طلاق ہی اور صاحب
مدارک نی کہا کہ جو کوئی خدشہ کری کہ خلع ہمارے نزدیک طلاق ہی اور شافعی کی ایک قول میں بہی اس صورت

ف اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں بہلی طرح جیسی اور اگر تم ہو چاہتیاں اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلی گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہے اونکو جو تم مین نیکی پر ہین بڑا **ف** موضح القرآن مین ہے کہ حضرت کی ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہوون بعضون نے سوال کی حضرت نے قسم کہائی کہ ایک مہینے گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیہ اوتری حضرت گھر مین آئی اول حضرت عائشہ سی کہا اونہون نے اللہ ور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سبنی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ جب عورت مخیرہ اپنی زوج کو اختیار کرے تو مطلقہ نہین ہوتی حضرت عائشہ کی قول سی کہ حضرت نے ہمکو اختیار دیا ہمنے حضرتکو اختیار کیا اور حضرت نے اوسکو طلاق نہین جانا بخلاف زید اور حسن اور مالک اور حضرت علی کے ایک روایۃ کی کہ اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور جو اپنی نفس کو اختیار کرے ایک طلاق بائنہ ہوتی ہے اور ہماری اور شافعی کی نزدیک اگر اپنی زوج کو اختیار کرے نہین ہوتی مگر اوسی صورت مین کہ جب اپنی طلاق کو اختیار کرے ہمارے نزدیک بائنہ ہوگی اور شافعی کی نزدیک رجعی اور شیعہ کا ذکر دو وجہون سی نہین ہے یا وہ مدخولہ ہے تو مستحب ہے یا غیر مدخولہ ہے اور مہر مقرر نہین تو واجب ہے

فصل طلاق بدعی کا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ **ت** اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینی بدعت ہے اور اوس طہر مین بھی کہ جسمین وطی ہوئی ہو اس لیے کہ طلقوا هن لعدتهن کی معنی یہ ہین کہ اونکو طلاق دو جس حال مین کہ پیشی نکرین عدۃ کو یہ صورت نہین ہے مگر اوس طہر مین کہ وطی نہوئی ہو اس لیے کہ عدۃ کی مدت تین حیض ہین جو حیض مین طلاق دے تو عدت پوری نہین ہو سکتی کیونکہ اگر طلاق والی حیض کو عدہ مین گنین تو تین حیض سے کم ہی

عدت بیٹھی ہو

اور اگر نکلین تو تین حیض سی زیادہ ہی اور جو اوس طہر مین کہ وطی ہوئی طلاق دی تب بہی
عدت پوری نہین ہوئی کیونکہ مذہب ہی کہ مطلقہ اگر حاملہ ہی تو حمل کی عدت چاہیی اور جو
غیر حاملہ ہی تو اوس صورت مین معلقہ نہ معتدہ خاوندوالے اور اکلیل مین ہی بخاری اور
مسلم سی کہ فطلقوهن لعدتهن کی تفسیر حضرت نے اسطرح کی ہی کہ طلاق دی اوس طہر مین
کہ وطی نہوئی ہو اور مسلم سے کہ حضرت نے پڑہا ہی فطلقوهن قبل عدتهن اور ابن منذر نے
کہا کہ اللہ نی اس آیہ سی طلاق مباح کی

باب الرجعة قوله تعالی

وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا

ت اور اونکی خاوندون کو پہنچتا ہی پہیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہی صلح کرنی

ف یہ ٹکڑا ہی آیہ تربص کا کہ ضمیر راجع ہی مطلقات کیطرف اور ذالک کا مشار الیہ
ایام عدت ہی اور احق بردهن کی یہ معنی ہین کہ جن عورتونکو ازواج طلاق
رجعی دین اور پہر ایام عدۃ مین رجوع کرین اور عورتون کو رجعت سے انکار ہو
تو واجب ہے کہ ازواج کی قول کو عورتون کی قول پر اختیار کرین ازواج حق پر ہین
عورتون سی اور یہ مدعا ہی کہ عورتون کو رجعۃ مین حق ہی تفسیر احمدی مین ہے
کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی سی وطی حرام نہین ہوتی کیونکہ
اللہ نی طلاق دینی والے کو ازواج نام رکہا اگرچہ احتمال ہی کہ نام باعتبار ما
کان کی ہو اس صورت مین دہی شافعی پر جو قائل ہین کہ رجعۃ قول ہی سی ہوتی ہی
نہ وطی سی اور آیہ مطلق ہی اشہاد کی قید سی اس سی بوجہا گیا کہ رجعت مین
گواہ لانا واجب نہین ہی جیسا کہ مذہب مالک کا اور شافعی کا ہی ایک
قول مین غایۃ درجہ یہ کہ مستحب ہی

باب الایلاء قوله تعالی

یعنی قول الٰہی کی بار بار رجوع کرنی میں یعنی رجعت کی بیان مین

قولہ تعالیٰ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ت جو لوگ قسم کہا رکہتی ہین اپنی عورتونسی اونکو فرصت ہے چار مہینی پہر اگر مل گئی تو اللہ بخشنی والا مہربان ہے اگر ٹہرایا رخصت کرنا تو اللہ سنتا جانتا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جسنی قسم کہائی کہ اپنی عورت پاس نجاے تو چار مہینی مین جاوی اور قسم کی کفارہ دے نہین تو طلاق ٹہری **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ ایلا قسم کو کہتی ہین اوس مدت مین زوج کو زوجہ سی صحبت منع ہے **ف ۲** اور من نسائهم سی معلوم ہوا کہ لونڈیسی ایلا روا نہین کیونکہ نسا کا مملوکات پر اطلاق نہین اور صاحب ہدایہ نی تصریح کی کہ مطلقہ بائنہ سے ایلا نہین ہی کیونکہ وہ نسا نہین ہی اور مطلقہ رجعیہ سی ہی کیونکہ اوسمین زوجیۃ باقی جاتی ہی وہ نسا مین داخل ہی اور فان فاءوا مین ایلا کی حکم کا بیان ہے یعنی جو رجوع کری وہ قسم مین حانث ہی تو کفارہ دے اللہ بخشنی والا ہی **ف ۳** اور وان عزموا الطلاق سی یہ مراد ہے کہ جو ارادہ طلاق کا کری اور رجوع نہو تو مدت کی جاتی ہی طلاق بائنہ ہوتی ہی یہ ہماری نزدیک ہی اور شافعی کہتی ہین کہ فان فاءوا والہ عزموا الطلاق دونو متعلق ہین بعد مضی المدۃ کی یعنی چار مہینی کی بعد عورت پر واجب ہی کہ وطی کا یا طلاق کا مطالبہ کری جو وطی کیطرف رجوع کیا کفارہ واجب ہی اور جو ارادہ طلاق کا کیا تو طلاق ہے اور جو دونوسی باز رہی تو قاضی کو تفریق کر دینا واجب ہے یہ توجیہ گو ظاہر مین خوب ہی پر ہماری علما کو قراۃ فان فاءوا فیہن کہ عبد اللہ سی ہی تائید کرتی ہین اس صورت مین وان عزموا الطلاق معنی یون ہین

کہ جو اوس مدت مین رجوع نکری تو اوسکی گذرنی کی بعد طلاق ہے

باب الخلع

قوله تعالیٰ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ **ت** اور تمکو روا نہین کہ لیلو کچھہ اپنا دیا ہوا عورتوں کو مگر وہ کہ دونو ڈرین کہ نہ ٹہیک رکہین گی قاعدی اللہ کی پہر اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ نہ ٹہیک رکہین گی قاعدی اللہ کی تو گناہ دونو پر نہین جو بدلا دیکر چہوٹی عورت **ف** مدعا آیہ کا یہ ہی کہ جو تمنی مہر دیا اوسکا پہیر لینا کبہی تمکو روا نہین ہی مگر جب ڈر ہو کہ دونو مین موافقت نہوگی مثلا عورت بدخوئی یا ترک ادب کری یا ناحق خاوند ماری یا گالی دی اس صورت مین جو عورت کچھہ مال دیکر خاوند سی اپنی جان چہڑاوی تو گناہ نہین اسکو شرع مین خلع کہتی ہین اور خلع طلاق بائن ہوتی ہی اور شرط ہی کہ خلع کی لفظ مذکور ہو اسطرح کہ زوج کہی مینی تجہسی خلع کیا ہزار روپیہ پر اور زوجہ نی قبول کیا یا زوجہ کہی کہ تو اتنی پر مجہسی خلع کر اور اوسنی قبول کیا اور اگر یہ لفظ مذکور نہو تو خلع نہین ہی بلکہ طلاق علی المال ہی اور خلع حاجت کی وقت درست ہی اوسیر کہ مہر مین دی جاوین اور باقی اوسکی حکم فقہ مین مفصل ہین اور اختلاف ہی کہ خلع فسخ ہی یا طلاق شافعی کی قول قدیم مین اور ابن عمر اور ابن عباس کی قول مین فسخ ہی اور ہماری نزدیک اور شافعی کی قول جدید مین طلاق ہی اور خلاف کا ثمرہ یہ ہی کہ ہماری نزدیک خلع کی بعد طلاق ہوتی ہی اور شافعی کی نزدیک نہین اور اکلیل مین

مین ہی کہ فیما افتدت کی عموم سی دلیل ہی کہ جس چیز پر خلع کیا خواہ مہر کی مقدار ہو یا اوس سی زیادہ اور بعضون نی کہا کہ زائد نجاہی اور دلیل پکڑی ہی او نہی مفادات کو صریح خلع جانتا ہے اور کہا ہی کہ خلع فسخ ہی نہ طلاق کیونکہ طلاق دو بار مذکور ہوئی پہر خلع پہر فرمایا فان طلقہا معلوم ہوا کہ خلع غیر محسوب ہے ورنہ چار طلاق ہوتی اور یہ رد ہی و سیر جو بادشاہ کی نزدیک کی سوا خلع جائز نہین کہتا **باب الظہار**

قولہ تعالی وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا

اور جو ماکہہ بیٹھین اپنی عورتونکو پہر وہی کام چاہین جسکو کہا ہی تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلی اس سی کہ آپس مین ہاتہہ لگاوین اس سی تمکو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکہتا ہی جو کچہہ تم کرتی ہو پہر جو کوئی نہ پاوی تو روزہ دو مہینی کا لگتار پہلی اس سی کہ آپس مین چہوئین پہر جو کوئی نکر سکی تو کہانا دینا ہی ساٹہہ محتاج کا **ف** ومن نسائہم سی معلوم ہوا کہ لونڈی سی ظہار نہین ہوتی کیونکہ نسا کی معنی ازواج ہین اور لونڈی ازواج مین نہین ہی اور اوس عورت سی نہین ہوتی کہ جسکو بی اذن نکاح مین لایا اور ظہار کیا بعد اسکی اوسنی اجازت دی کیونکہ ظہار کیوقت جورو نتہی اس لئی کہ نکاح اذن پر موقوف تہا یعودون لما قالوا سی مراد ہی کہ توڑتی ہین اوس چیز کو جسکو ظہار مقتضی تہی قول ہی چارو امام کا پر توڑنی مین اختلاف ہے ابو حنیفہ سی روایت ہی کہ استمتاع کو مباح جاننی سی گو شہوت ہی سی ہو نقض ہوتا ہے اور شافعی کہتی ہین کہ جو عورت کو ظہار کی بعد اتنی دیر تک رکہا کہ اوس مین مفارقت ہو سکتی ہی وہ نقض ہی اور مالک کی نزدیک جماع کا ارادہ ہی اور حنبلی نزدیک جماع

اور رقبۃ یعنی بردہ عام ہی مومن ہو یا کافر کیونکہ وہ مطلق ہی اور وصف کی حق مین مطلق
اپنی اطلاق پر جاری ہی بنا ہی اور شافعی خاص کرتی ہین مومن کو کیونکہ قیاس کیا اوسکو
قتل کی کفارہ پر اور من قبل ان یتماسا سے معلوم ہوا کہ وطی اور بوسہ اور کنار کفارہ کی پیشتر
حرام ہی ہمارا مذہب ہی اور بعضی کہتے ہین کہ فقط وطی حرام ہے اور بوسہ وغیرہ نہین کیونکہ تماس مراد
جماع ہی اور رقبہ کی نپانی سی ملک کی نزدیک یہ مراد ہے کہ نہ بردہ پاوے اور نہ اسقدر قیمت کہ اوسکے
مول لی سکی جو بردہ پاوے آزاد کری گو خدمت کی حاجت رکہتا ہو اور جو بردہ نہو تو اگر
قیمت پاوی مول لیکر آزاد کری گو نفقہ کی حاجت ہے اور اگر قیمت بہی نہ پاوے تو روزہ رکہے
اور شافعی کہتی ہین کہ مراد یہ ہے کہ نہ پاوے بردہ یا اوسکی قیمت فاضل حاجت سے اصلی جو بردہ پایا
پر خدمت کی حاجت ہے یا قیمت پاوی پر نفقہ کی حاجت ہے اوسکو نہ چاہئی اور ہم
کہتی ہین کہ مراد یہ ہے کہ نہ پاوی بردہ بعینہ خواہ حاجت اصلی سی فاضل ہو یا نہو جو بردہ ہو
گو خدمت کی حاجت ہو آزاد کری یا قیمت ہو تو بردہ مول لیوے گو وہ قیمت حاجت
اصلی سی فاضل ہو بلکہ روزہ رکہے اس قول کی تائید ہی کہ بعد اسکی اللہ نے کفارہ کو کہانا کہلانی پر
رکہا اور کہانا کہلانا بدون غلہ کی نہین ہوتا اس سے معلوم ہوا بردہ نپاوے سی بعینہ مراد ہے نہ قیمت
اوسکی کیونکہ جو قیمت کا اعتبار ہوتا اور کہلانے والیکو قدرت مقدم ہے تو بجای طعام
شراء عبد فرماتا اور متتابعین سے معلوم ہوا کہ تتابع شرط ہے اور تتابع اوسی کہتی ہین کہ دو مہینی کی
مابین اوس وہ پانچ دن کہ جسمین روزہ نہین ہوتا نہو اور اونکی درمیان افطار نکری عذر یا بغیر
عذر سی لہذا جو بعذر افطار کیا تو بالاتفاق استیناف ہے اور جو بعذر کیا تو ہمارے نزدیک استیناف ہے
اور من قبل ان یتماسا کی یہ معنی ہین کہ روزہ جماع اور بوسہ وغیرہ پر مقدم ہے اور بعضون نے
فقط جماع پر مقدم کیا اور معلوم ہوا کہ روزہ میں مس بہی ہو کیونکہ دو مہینی کی روزی تقدم

علی المس شرط ہین **ف ۲** اور فمن لم یستطع کی یہ معنی ہین کہ اصل صوم کی طاقت نرکہی یا
اصل صوم پر قادر ہو پر بیماری سے یا بہت بڑہاپی سے تتابع کی طاقت نہین ہی تو واجب ہی کہ ساٹہہ مسکین
کو کہلاوی ہر ایک کو نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو یا سوکہی چہوہاری اور اطعام کی صورت مین ترک
کا ہونا ہماری نزدیک شرط نہین ہی کیونکہ وہ اس قید سی مطلق ہی اور مطلق اپنی اطلاق پر رہتا ہی گو
ایک حادثہ مین ہو اور شافعی کی نزدیک شرط ہے اور صاحب کشاف اور مدارک نی کہا ہی کہ جو مظاہر کفارہ سے
باز رہا عورت کو چاہیی کہ مدافعہ کری اور قاضی کو چاہیی کہ کفارہ کے لیی جبر کری اور قید او سکا کلیل
مین ہی کہ ان آیتون سی بہت مسئلہ معلوم ہوی ظہار کا حکم اور اوسکا کبیرہ ہونا اور خاص ہونا ظہار کا زوجات
پر اور کفارہ عود کی صورت مین اور مالک نی من نسائہم سی دلیل پکڑی ہی کہ سریہ سی ظہار ہوتی ہے
کیونکہ وہ نسا مین داخل ہی اور بعضون علماء نے آیہ سی دلیل پکڑی ہی کہ ظہار فقط اوسیوقت ہی
کہ ماں کی پیٹ سے تشبیہ دی اور فقط ماں کی ساتھہ تشبیہ دینی جدات اور محارم رضاعی کے ہو یا نسبی
اور بعضون نی کہا کہ زوجہ کی ظہار کو حکم نہین کیونکہ مرد کو خاص ہی اور والذین کی
عموم سی دلیل پکڑی گئی کہ عبد کی بہی ظہار ہوتی ہی اور رد ہی اوسپر جو مجرد ظہار کفارہ کو واجب
جانتا ہی عود کا اعتبار نہین کرتا

باب اللعان قولہ تعالی

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ **ف**

اور جو عیب لگاوین اپنی جورو کو اور شاہد نہون انکی پاس مگر اپنی جان تو ایسی شخص کی یہ
گواہی ہوی اللہ کی نام کی مقرر یہ شخص سچا ہی اور پانچوین بار یہ کہ اللہ کی پہٹکار ہو اوس شخص

اگر وہ ہو جھوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یعنی کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کی نام مقرر وہ شخص
جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کا غضب آوے اس عورت پر اگر وہ شخص سچا ہے ف تفسیر احمدی میں
ہے کہ یہ آیت لعان کے بیان میں ہے اور لعان کا حکم اسطرح ہے کہ جو ایک مرد اپنی جورو کو عیب لگایا
زنا کا تو اگر دونو شہادت کی اہل ہیں اور عورت لعان چاہتی ہے تو مرد پر واجب ہے کہ لعان
کرے اور جو منکر ہو تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا لعان کرے یا آپکو جھٹلاوے جب اپکو جھٹلاوے
تب قذف کی حد اوسپر جاری ہو اور جب لعان کا ارادہ کرے تو چار مرتبہ کہے کہ جو میں نے
عیب لگایا زنا کا اپنی عورت کو اوسمین قسم ہے خدا کی کہ سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ کہے
کہ خدا کی لعنت مجھ پر جو جھوٹا ہوں اس کہنے سے قذف کی حد اوسپر نہیں ہوتی پھر عورت کو
لعان کرنا ہے اور جو انکار کرے تو قید رہے اوسوقت تک کہ یا خاوند کو سچا جانے پھر
عورت پر زنا کی حد اوسپر ہوگی یا لعان کرے اور لعان میں چاہیے چار مرتبہ کہے کہ قسم ہے
خدا کی خاوند عیب لگاتا ہے مجھ میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ جو وہ سچا ہو مجھ پر غضب
اللہ کا ہے اس کہنے سے اوسپر حد زنا کی نہیں ہوتی پھر دونو کی درمیان فرقت ہو جاتی
ہے بمجرد دونو کے لعان کے زفر کے نزدیک اور شافعی کے نزدیک زوج کے لعان سے
اور یہ فرقت ان دونوں اور ابو یوسف اور حسن بن زیاد کے نزدیک فسخ ہے پھر عورت
مرد کو کبھی حلال نہیں ہوتی اور ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک قاضی کے جدا کرنے سے
فرقت ہوتی ہے یہ قاضی کی تفریق ایک طلاق بائنہ ہے پھر جو مرد نے آپکو جھٹلایا
تو حد مارا جاویگا اور عورت پر تہمت کی اور حد مارا گیا یا عورت نے
زنا کیا اور حد ماری گئی تو نکاح حلال ہے کیونکہ اب لعان کی اہل نہیں ہے
اور جو مرد عیب لگاوے اپنی عورت کو کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے قاضی تفریق کرے اور

اور لڑکی کا نسب اوسکی ماسی ملا وی بشرطیکہ لعان مین جس بچی کی تہمت کی ہی اوسکا
ذکر کی ہو اور کشاف مین ہی شافعی کا قول کہ مکہ مین مقام اور بیت اللہ کی درمیان لعان
چاہیی اور مدینہ مین منبر پر اور بیت المقدس مین مسجد کی اندر اور مشرک کو لعان تنہا مین
اور بیدینکو لعان مسجد و مین چاہیی مسجد الحرام کی سوا اور جو زوج اہل شہادت کا نہو یعنی غلام ہو
یا کافر یا محدود القذف لعان نہین ہوتا بلکہ مجرد قذف سے حد ہوتی ہی جو عورت اہل شہادت
نہو یعنی لونڈی ہی یا کافر یا محدود القذف یا لڑکی یا دیوانی یا بدکار تو زوج پر نہ لعان ہے نہ حد

ف اکلیل مین ہی اور ویدرؤ عنہا العذاب سی معلوم ہوا کہ مرد کی لعان سے
عورت پر زنا کی حد واجب ہوتی ہی اور عورتکو ہوسکتا ہی کہ حد کو دفع کرے اس کہنے سے
یعنی اشہد باللہ الخ کی اور اسمین ہی اشہد کو احلف وغیرہ سی بدلنا اور غضب کے عوض
لعنت لانا جیسا کہ اوپر گذرا ہی نچاہیی اور بعضون نی استدلال کی ہی کہ عورت کے لعان سے
مرد کی لعان مقدم نچاہیی

باب العدة قوله تعالى

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ أَرْحَامِهِنَّ

ف اور طلاق والی عورتین انتظار کریں اپنی تئین تین حیض تک اور انکو حلال نہین
کہ چھپا رکہین جو پیدا کیا اللہ نے انکی پیٹ مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ مطلقہ وہ مطلقہ مراد ہین
کہ حرّہ ہون اور حیض انکو آتا ہو اور مدخولہ ہون کیونکہ لونڈی کی عدت فقط دو حیض ہین اور جنکو حیض
نہین آتا یعنی صغیرہ یا آیسہ انکی عدت تین مہینے ہین اور جو مدخولہ نہون انپر عدت نہین ہے یہ آیۃ
اگرچہ مطلقات کی حق مین ہے پر صاحب ہدایہ نی جو فرقت کہ بغیر طلاق کی ہوئی ہی اوسکو بھی مطلقات مین شامل
کیا ہی عدت کی حق مین اور عدت سی غرض یہ ہے کہ رحم کی براءت معلوم ہو یہ حیض ہی سے ہوتی ہے اور لفظ ثلث کی
خاص ہی تین کی لئے کمی بیشی اسمین نہین اور طلاق فی مشروع ہی طہر مین جو ایک فی طہر مین طلاق د

تو اگر اس طہر کو عدہ مین حساب کرین جیسی کہ شافعی کرتی ہین تو عدۃ کچھ اوپر دو قرء ہوے
ہی اور اگر حساب نکرین تو کچھ اوپر تین ہین ہی دونو صورتمین خاص کا عمل جاتا ہی وجہ سے قرء
حیض مراد لین اور طلاق مین طہر مین تو عدت تین حیض رہتی ہی نہ کم نہ زیادہ تکمیل مین
کو اس سی معلوم ہوا کہ مطلقہ اگر خواہ رجعی سی ہو یا بائنہ سی بشرط دخول کی عدت
واجب ہی اور مستحاضہ جو داخل ہی حدیث ابو الغرس نے کہا کہ میری نزدیک لا
یحل لہن الایۃ عام ہی سب اشخاص فرج کو بکارت ہو یا ثیوبہ یا عیب ہو کیونکہ سب لوگون کی
ارحام مین السدتی ہید الباقضل بیوہ کی عدت کا بیان ہی **قولہ تعالی**
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ
فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ **ف**
اور جو لوگ مرجاوین تم مین اور چہوڑ جاوین عورتین وہ انتظار کروا وین اپنی تئین چار
مہینی اور دس دن پہر جب پہنچ چکین اپنی عدتکو تو تم پر نہین گناہ جو وہ اپنی حق مین کرین
موافق دستور کی اور اللہ کو تمہاری کام کی خبر ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کتاب
حصول سی کہ آیۃ اولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن مقتضی ہی کہ عدت حاملہ کی
وضع حمل سی ہی بیوہ ہو یا مطلقہ اور یہ مقتضی ہی کہ بیوہ کی عدت چار مہینی دس دن ہے
خواہ حاملہ ہو خواہ غیر حاملہ اور جو حاملہ کہ غیر بیوہ کی ہی اوسکی عدت وضع تک ہوا
اور بیوہ غیر حاملہ کی عدت چار مہینی دس دن پر حاملہ بیوہ کی باب مین تو آیتین متعارض ہین
ابن مسعود کا مذہب ہے یہ کہ سورۂ طلاق کی آیہ بعد آیہ سورہ بقر کی اوتری تو جس صورتمین
بیوہ حاملہ ہو تو عدت اوسکی وضع تک ہی اس سی تو سمجہا گیا کہ یہ آیہ منسوخ ہی یہ طلاق ہے

بقدر شمول دو اٰیتوں کی اور علیؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو عدتوں میں سے جو بہت دور ہووے
چاہیے تھا وضع حمل چار مہینے اور دس راتوں کی بیشتر ہے تو عدت چار مہینے دس راتیں چاہیے
اور جو بعید ہے تو وضع حمل عدت ہے تا دو نوں آیتوں کا عمل ہو اور عموم لفظ مقتضی ہے
کہ حرہ اور امت کی عدت برابر ہے پر لونڈی غیر حامل کی دو مہینے پانچ راتیں دن ہونگی
اور ہدایہ سے ہے کہ عمرؓ فرماتی ہین کہ جو عورت نے وضع کیا اور خاوند جنازہ پر ہے عدت
ہو چکی اوسکی اور کی ساتھ شادی درست ہے اور یہ مدت اس لئے ہے کہ لڑکا چار مہینے میں
پورا ہوتا ہے جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے اور دس دن زیادہ ہوئی تو لڑکا ظاہر ہوا اور
مسلمہ اور کتابیہ اس حد میں ہماری نزدیک برابر ہے اور جیسی یہ آیہ طلاق کی آیسی بقدر
شمول دو آیتوں کی منسوخ ہے ایسی ہی آیہ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ
لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج کی منسوخ ہے کیونکہ یہ مقتضی ہے کہ ایک سال
پوری عدت تھا اور نفقہ اوسکی لئی وصیت و اجب ہے سال کی عدت اربعۃ اشھر وعشرا سی منسوخ
ہوئی گو تلاوت میں مقدم ہے پر نزول میں موخر اور نفقہ کی وصیت آیہ میراث سی کہ عورتکو
چوتھائی حصہ ہے جب شوہر کی ولد نہوا اور آٹھواں حصہ ہے جب لڑکا ہوا و منسوخ ہے ہماری نزدیک
ثابت نہین ہی

۲ قولہ تعالیٰ

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۝ ف

اور گناہ نہین تم پر جو پردہ میں کہو پیغام نکاح کا عورت کو یا چھپا رکھو اپنے دل مین معلوم ہی
اللہ کو کہ تم البتہ اونکا ذکر کروگی لیکن ونسے نکاح کا قرار نکرو اونسی چھپ کر مگر یہی کہ کہو ایک بات

ف اللہ کا حکم پہنچ چکی جبتک نکاح کی گرہ باندہو اور نہ ہی رواج جسکا
تفسیر احمدیہ میں ہے کہ اختلاف ہے کہ یہ حکم ہر معتدہ کو یعنی یا خاص ہی بیوہ کو فقہا کی کلام سے عام
معلوم ہوتا ہے اور تو علاوہ ہن سر اینن جو لفظ سر کی ہے اوس سے ہی مراد جماع ہے مطلقہ کہ عدت میں
نکہو کہ میں تجا در ہوں جماع پر یا کامل ہوں مرد میں یا مراد اوس سے نکاح ہی مطلقہ
کہ عدت میں صریح نکاح کا مذکور نکرو اور قول معروف سے تعریض مراد ہے اور تعریض اوسی کہتے ہیں
کہ ایسی بات کہیں کہ دوسری بات پر دلالت کرے جیسے کہے کہ تیری ساتہہ شادی کا ارادہ
رکہتا ہوں اور ابن عباس سے ہی قول معروف یہ ہے کہ وعدو موافق ہوں اسیر کہ
دوسری سے نکاح نکریں **قولہ تعالی** وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
أَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ
فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ مِنْ
مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ **ف** جو تم میں مرجاویں اور چہوڑ جاویں
عورتیں وصیت کر دیں اپنی عورتوں کی واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا پہر اگر
وہ نکل جاویں تو گناہ نہیں تم پر جو کچھہ کریں اپنی حق میں دستور کی بات اور اللہ زبردست
ہی حکمت والا **ف** موضح القرآن میں ہی کہ یہ حکم جب تہا کہ مردے کی اختیار پر رکہا تہا
وارثوں کو دلوانا اب جو سب کی حصہ اللہ صاحب نے ٹہرا دیے عورتکا بہی ٹہرا دیا
اب مردیکا دلوانا موقوف ہوا اور تفسیر احمدیہ میں ہے کہ اس آیۃ میں پہلی بیان معتدہ
کی نفقہ کا دوسرا بیان ہے اوسکی سکنی کا اور ابتدا اسلام میں ایسے ہی تہا پہر عدت کا حکم
آیۃ یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر وعشرا سے اور سال کی نفقہ کا حکم ترکہ سے
منسوخ ہوا اب بیوہ کو عدت میں نہ نفقہ ہی اور نہ سکنی اس سے جائز ہے کہ انکو یا تہوڑے انکو

رانکو نفقہ کی تلاش مین نہ دی گہر سی نکلی اور راستا کہو دہین ہی بخلاف مطلقہ کی کہ
نہ اُنکین اوسکا نفقہ زوج پر واجب ہے اوسکو گہر سی نکلنا بالکل حرام ہی **ف**

فصل غیر مدخولہ کی عدت نہو نیکا بیان ہے **قولہ تعالیٰ** یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ
فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيْلًا **ف** ای ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتونکو پہر اونکو چہوڑ
دو پہلی اس سی کہ ہاتہ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹہنا کہ گنتی پوری کرو
سو اونکو دو کچہہ فائدہ اور رخصت کرو بہلی طرح سی **ف** تفسیر احمدی مین ہے
کہ نکاح لغت مین وطی کو کہتی ہین پر قرآن مین اکثر مقام پر جہان واقع ہی عقد مراد ہے
تصریح ہی کشاف وغیرہ مین اور حکم عام ہے مومنہ ہو یا کتابیہ پر مومنات کی تخصیص
بالذکر ہی اس لئی کہ مومن کو مومنہ سی نکاح اولیٰ ہی اور یہ سی پوچہا گیا کہ نکاح
بعد توقف کرکی طلاق دی مساس نہین کیا تو عدت نہین اور مساس شافعی کی نزدیک
فقط مباشرت کو کہتی ہین اس لئی کہ انکی نزدیک خلوت صحیحہ سی عدت واجب نہو گی اور ہمارے
نزدیک عام ہی جو خلوت صحیحہ کی بعد طلاق ہو گر مباشرت نہو عدت واجب ہے اور متعہ
اُسکو کہتی ہین اور اصطلاح مین کرتی اور اوڑہنی اور چادر کو کہتی ہین اس آیت کو جو
معنی مصطلح مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہے کہ جسکا مہر مقرر نہوا اس صورت مین امر
وجوب کی لئی ہی اور جو معنی لغوی مراد ہون تو غیر مدخولہ سی وہ مراد ہی کہ جسکا
مہر مقرر ہو یعنی فائدہ دو انکو نصف مہر کا اور مردون کی طرف عدت کی اسناد
سی معلوم ہوا کہ عدت حق اونہین کا ہی **فصل** آئسہ اور حاملہ کی عدتکا بیان ہی

قوله تعالیٰ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ **ف** اور جو عورتیں ناامید ہوئی حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ رہگیا تو اونکی عدت ہی تین مہینے اور ایسی ہی جنکو حیض نہین آیا اور جنکے پیٹ مین بچہ ہی اونکی عدت یہ کہ جن دین پیٹ کا بچہ **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیۃ مین تین قسم پر عورتونکی عدت کا بیان آیا ہے وہ کہ جنکو حیض ٹہر گئی ہی آئسہ اونکی سن مین خلاف ہی بعضی پچپن اور بعضی ساٹہہ کہتی ہین اور صحیح یہ ہی کہ جون تب ہوسکی اوسکا بلوغ ہوتا اور دوسرا وہ کہ بچپن کی سبب حیض نہ آیا ہو یہ شامل ہی دو صورتونکو ایک یہ کہ وہ بالغہ نہو دوسرے یہ کہ بالغہ ہو سن بلوغ مین حیض نہ آیا ان صورتون مین عدت تین مہینے ہی اور من نسائکم پوچہا گیا کہ یہ حکم حرہ کا ہی جو لونڈی ہو خواہ آئسہ یا صغیرہ اوسکی عدت ڈیڑہ مہینا ہی کیونکہ لونڈیکا حق آدہا حرہ کی حق سی اور یہان تحری ہوسکتی ہی تو اوسیر عمل ہوا اور تیسری حاملہ اوسکی یہ عدت ہے کہ بچہ پیدا ہو وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی مطلقہ ہو یا بیوہ کیونکہ یہ آیۃ والذین یتوفون منکم الایہ کی بعد اوتری اور زاہدی مین ہی کہ مطلقہ کی عدت خاص ہی اوسی کو جو مدخولہ ہو اور بیوہ کی عدت عام ہی حیض والی ہو یا آئسہ یا صغیرہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور حامل کی عدت عام تر ہی خواہ حائض ہو یا صغیرہ یا آئسہ یا مدخولہ یا غیر مدخولہ اور مطلقہ ہو یا بیوہ

ف باب النسب والحضانۃ

قوله تعالیٰ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ **ف** پکارو لے پالکونکو اونکی باپ کا کرکے یہی پورا انصاف ہی اللہ کی ہان **ف** تفسیر احمدی مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ متبنیٰ حقیقت مین بیٹا نہین ہی تو اوسکی عورت حرام نہین

نہین ہوتی اور اوسکا نفقہ واجب نہین اور ترکہ نہین ملتا جو اس زمانہ مین کوئی کسیکو
بیٹا کر قائم مقام اپنا کر وارث کرتا ہی یہ حقیقت مین ارث کا طریق نہین ہی بلکہ ہبہ
کا طریق ہی جو کسینی دعوی کیا کہ مثلاً زید میرا بیٹا ہی اور زید مجہول النسب ہی ہی
اور اس سی چھوٹا تو نسب ثابت ہوگا اور جو مجہول النسب ہو یا چھوٹا ہو تو نسب ثابت نہین
ہوتا اور جو ایک غلام کو کہ چھوٹا ہے کہا کہ میرا بیٹا وہ بالاتفاق آزاد ہوتا ہے اور جو بڑا ہے تو امام حنیفہ
کی نزدیک آزاد ہے اور صاحبین کی نزدیک نہین **قوله تعالی** وَعَلَی الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ **ف** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا دستور پر **ف**
تفسیر احمدیہ مین ہی کہ اس سی معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف ثابت ہوتا ہے **قوله تعالی**
وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ **ف** اور لڑکی والیان دودہ پلاوین اپنی لڑکون
ف اکلیل مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ ماں زیادہ تر ہی حضانت کی لئی کیونکہ جس
طرح کی کو مرضعہ کی حاجت ہوتی ہے ویسی ہی حضانت والی کی **باب النفقة**
والكسوة قوله تعالی وَعَلَی الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ
وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ **ف** اور لڑکی والی پر ہی کہانا اور پہنا اونکا
موافق دستور کی تکلیف نہین کسی شخص کو مگر جو اوسکی گنجائش ہی نہ ضرر دیا جاوے ماں اپنی اولاد
کا نہ لڑکی والا اپنی اولاد کا اور وارث پر بہی یہی ذمہ ہی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہے کہ جو
نفقہ اور کسوت عورت کا مرد پر اس راہ سی ہی کہ وہ اوسکی زوجہ ہی تو والدات سی عام
مراد ہی مطلقہ معتدہ ہو یا غیر مطلقہ اس صورت مین بیان ہی کہ زوجہ کا نفقہ اور کسوت
مرد پر واجب ہی بغیر اسراف اور کمی کی **ف** اور فخر الاسلام بزدوی نی اشارۃ النص

بحث مین ذکر کیا ہی کہ علی المولود لہ مین اشارہ ہی کہ لڑکی آل مین باپ کو اختیار ہی اور لڑکی کا نفقہ فقط باپ پر ہی کوئی اور شریک نہین اور اشارہ ہی کہ جو لڑکا غنی ہو اور باپ محتاج تو باپ کا نفقہ لڑکی پر خاص ہی اور رزقھن وکسوتھن مین اشارہ ہی کہ رضاع کی مزدوری مین ہماش اور تولنی کی حاجت نہین جیسا کہ ابو حنیفہ نی کہا ہی اور لا تضار والدۃ بولدھا سی یہ مراد ہی کہ لڑکی کی ما رزق اور کسوۃ زوج کی مقدور کی زیادہ نہ طلب کری یا جب لڑکا اوس سی مالوف ہو تو زوج سی نکہی کر اور ردا نہ مقرر کرا دے لڑکی کا باپ اوسکی ما کو ضرر دی رزق اور کسوۃ کی کمی سی یا جب لڑکا ما سے آلوف ہو تو اوس ماکو نہ چھوڑا دی اور وعلی الوارث مثل ذلک سی یہ مراد ہی کہ جسطرح باپ پر مرضعہ کا رزق اور کسوت واجب ہی ویسی ہی وارث پر ف **قولہ تعالی** فات ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ت سو دی ناتے والونکا حق اور محتاجونکو اور راہ کی مسافر کو ف تفسیر احمدی مین ہی کشاف اور مدارک سی کہ اس دلیل سی ذوی الارحام کا نفقہ واجب ہی جیسا کہ ہمارا مذہب ہی **قولہ تعالی** وصاحبھما فی الدنیا معروفا ت اور ساتھ دی اونکا دنیا مین دستور سی ف تفسیر احمدی مین ہی یہ آیہ ہی کہ ماباپ دادی دادا کا نفقہ جب فقیر ہون واجب ہی گو کافر ہون کیونکہ یہ آیۃ اون ماباپ کی حق مین اوتری جو کافر تھی اور بہتر نہین ہی کہ آپ ناز و نعمت مین ہو اور ماباپ بھوک سی مرین اور دادی دادا ماباپ کے حکم مین ہین اور اسی آیہ سی دلیل ہی کہ جو بیٹا باپ کو مشرک دیکھی تو وہی پہلی ہی مار ڈالی اور جو باپ اوسکی مارنیکا قصد کری اور اوسکو کوئی بچا نہ ہو تو باپ کا مارنا مضایقہ نہین کیونکہ بیٹا اوسکو دفع کرتا ہی نہ قاصد فصل مطلقہ کی نفقہ وغیرہ کا بیان **قولہ تعالی** اسکنوھن من حیث سکنتم

كم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى
يضعن حملهن فان ارضعن لكم فاتوهن اجورهن واتمروا بينكم بمعروف
وان تعاسرتم فسترضع له اخرى لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر
عليه رزقه فلينفق مما اتاه الله لا يكلف الله نفسا الا ما اتاها سيجعل
الله بعد عسر يسرا ف گہر دو اونکو رہنی کو جہاں سے آپ رہتی ہو اپنی مقدور کے اور ایذا
نہ چاہو اونکی تا تنگ پکڑو اونکو اور اگر رکہتی ہوں پیٹ میں بچہ تو اونپر خرچ کرو جبتک جنین
پیٹ کا بچہ پہر اگر وہ دودہ پلاوین تمہاری خاطر تو دو اونکو اونکی نیگ اور سکہلاؤ آپسمین نیکی اور
اگر آپسمین ضد کرو تو دودہ دیگی اوسکی خاطر اور کوئی عورت چاہیے خرچ کری کشایش والا
اپنی کشائش سی اور جسکو میپی ہی اوسکی روزی تو خرچ کری جیسا دیا اوسکو اللہ اللہ کسی
ذمہ نہین کہتا مگر اوتنا جتنا اوسکو دیا اب کریگا اللہ سختی کے پیچہی آسانی ف تفسیر احمدی مین
کہ اسکنوہن من حیث سکنتم سی مطلقہ معتدہ کا سکنی واجب ہوا اور بحر الاسلام فی
کہا ہی کہ بعضوں نی کہا ہی کہ من وجدکم سی معلوم ہوا کہ مطلقہ معتدہ کا سکنی اور نفقہ دونو
واجب ہین اور ہماری نزدیک جو مطلقہ رجعی ہو یا بائنہ اوسکا نفقہ واجب ہے واسطے للمطلقات
متاع بالمعروف کی دلیل کے ف ۲ اور فان ارضعن سی معلوم ہوا کہ جو مطلقہ بعد وضع
حمل کی لڑکیکو اجرت سی دودہ پلاوی تو روا ہی اور لینفق ذو سعة من سعته سی شافعی نے دلیل
پکڑی ہی کہ نفقہ زوج کی حسب حال چاہیے یہی قول کرخی کا ہی اور ہماری نزدیک زوجہ کی حسب حال کے
یہ مختار خصاف کا اور اسپی فتوی ہی کیونکہ حضرت نے ابو سفیان کی عورت یعنی ہندہ سی فرمایا کہ اپنی
زوج کی مال سی اوسقدر لی کہ تجکو اور تیری لڑکوںکو کفایت کرے اور بعض کی معنی یہ ہین کہ فی الحال
بقدر اپنی وسعت کے خرچ کری اور باقی اوسکی ذمہ قرض ہا و ان تعاسرتم الخ سی معلوم ہوا

جو لڑکی کی ما اجرت عرف سی زیادہ مانگی تو اجنبیہ اوس سی احق ہی اور آیہ مین دلیل ہی لڑکی کو
نوکر رکہنا درست ہی ف ۳ اور دلیل مین ہی کہ اسکنوھن لکھ سی معلوم ہوا کہ گہر دینا زوج
کو حسب حال اوسکی چاہیئی اور وان کن اولات حمل عموم سی دلیل پکڑی ہی کہ نفقہ حامل
نفقہ واجب کیا ہی اور فان ارضعن لکم مین دلیل ہی کہ جو ما موافق عرف ارضاع کی اجرت مانگی
تو باپ پر واجب ہی کہ اجرت اوسکو دی اور نئی بلوائی اور دلیل ہی کہ اجرت کام کی بعد ہوتی ہی اور
وان تعاسرتم دلیل ہی کہ جب ما کی سوا اور دودہ پلانی والی ملی اور لڑکا اوسکی پستان قبول کری
تو ما پر جبر نہین

کتاب العتاق

قوله تعالى وما كان لمؤمن ولا مؤمنة إذا قضى الله ورسوله أمرا أن يكون لهم الخيرة من أمرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبينا وإذ تقول للذي أنعم الله عليه وأنعمت عليه أمسك عليك زوجك واتق الله وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله أحق أن تخشاه فلما قضى زيد منها وطرا زوجناكها لكي لا يكون على المؤمنين حرج في أزواج أدعيائهم إذا قضوا منهن وطرا وكان أمر الله مفعولا ت

اور کام نہین کسی ایمان دار مرد کا نہ عورت کا جب ٹہرا دی اللہ اور اوسکا رسول کچہہ کام کہ انکو رہی
اپنی کام کا اور جو کوئی بیحکم چلا اللہ اور اوسکی رسول کی سو راہ بہولا صریح چوک کر اور جب
تو کہنی لگا اوس شخص کو کہ جسپر اللہ نی احسان کیا اور تو نی اپنی پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ اور تو
چہپاتا تہا اپنی دل مین ایک چیز جو اللہ اوسکو کہولا چاہتا ہی اور تو ڈرتا تہا لوگونسی اور اللہ
زیادہ چاہیئی ڈرنا تجکو پہر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سی اپنی غرض تہمی وہ تیرے نکاح
دی تا نرہی سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینی کا جورونسی اپنی لی پالکون کی جب

تمام کرین اوسنی اپنی غرض اور ہی اللہ کا حکم کرنا **ف ۲** تفسیر احمدی مین ہی کہ مقصود یہ ہے
کہ اس آیہ ہی عتاق کا مشروع اور مندوب ہونا معلوم ہوا کیونکہ اللہ نی اوسکو نعمت فرمایا
[illegible] اکلیل مین ہی کہ اسکو سی معلوم ہوا
کہ اسہ حکم مین مثل حضرت کی ہی سوا اوسکی کہ حکم مخصوص ہو حضرت پر **قولہ تعالی**
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ
قَانِتُوْنَ **ف** اور کہتی ہین اللہ رکہتا ہی اولاد وہ سب سی نرالا ہے بلکہ اوسکا مال ہے
جو کچھ ہی آسمان اور زمین مین سب اوسکی ادب سی ہین **ف** یہ آیہ ردہی یہود پر جو کہتی
کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہی اور نصاری پر جو کہتی عیسی اللہ کا بیٹا ہی اور عرب کی مشرکون پر
جو کہتی کہ فرشتی اللہ کی لڑکیان ہین قاضی بیضاوی کہا اس آیہ سی فقہا نی دلیل پکڑی ہے
کہ جو باپ مالک ہوئی کا تو بیٹا باپ پر آزاد ہوتا ہے کیونکہ اللہ نی ولد کی نفی فرمائی ہی ملک
کی اثبات سی یہ مقتضی ہی کہ ملک اور ولادہ مین تنافی ہی اور فقہا مین اس مسلہ کی دلیل
حضرت کی قول سی مشہور ہی کہ فرمایا جو کوئی محرم قرابت کا مالک ہوا وہ اوسپر حرام ہوتا ہے
ہمارے علمائی عتق کی علت ملک مع القرابۃ المحرمہ کو کہا ہی اس صورت مین محرم غیر قرابت
جیسی رضاعی یا قریب غیر محرم جیسی چچا کا بیٹا اس حکم سی باہر ہی اور ولادہ اور اخوہ
اور عمومہ کی قرابتی حال پر باقی ہی اور شافعی جزئیہ کو علت جانتی ہین اس صورتمین
بیٹا باپ پر آزاد ہوگا اور باپ بیٹی پر کیونکہ انمین جزئیہ ہی نہ بہائی بہائی پر کیونکہ
انمین جزئیہ نہین ہی **کتاب الایمان قولہ تعالی** وَلَا تَجْعَلُوا
اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُ

بما کسبت قلوبکم واللہ غفور حلیم ت اور نہ

ٹھہراؤ اللہ کو ہٹ کہنے اپنی قسمیں کہانے کا کہ سلوک نکرو اور پرہیزگاری اور صلح درمیان

لوگون کی اور اللہ سنتا ہی جانتا ہی نہیں پکڑتا تمکو اللہ ناکاری قسمون پر تمہاری

لیکن پکڑتا ہی اوس کام پر جو کرتی ہین دل تمہاری اور اللہ بخشتا ہی تحمل والا

ف موضح القرآن مین ہی کہ خدا کی قسم اچھی کام چھوڑنی پر نہ کھاوی مثلا ماں باپ

سی نہ بولونگا یا اس فقیر کو نہ دونگا اور اگر کہا بیٹھی تو قسم توڑی اور کفارہ دوی

اور تکمیل مین ہی کہ لا تجعلوا اللہ عرضۃ سی یہ مراد ہی کہ قسم بہت نہ کہاوی یعنی ہر

بات مین قسم کہانیکی عادت نکری جیسا کہ اس زمانہ مین عادت ہی ف قولہ تعالی

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان

فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم

او کسوتہم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ذلک

کفارۃ ایمانکم اذا حلفتم واحفظوا ایمانکم ت نہین پکڑتا

تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسمون پر لیکن پکڑتا ہی جو قسم تمنی گرہ باندہی سو اوسکا

اوتار کھلانا دس محتاج کو بیچ کا کہانا جو دیتی ہو اپنی گھر والون کو یا ان کو

کپڑا دینا یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جسکو پیدا نہو تو روزہ تین دن کا یہ

اوتار ہی تمہاری قسمون کا جب قسم کہا بیٹھو اور تہامتی رہو اپنی قسمیں ف

موضح القرآن مین ہی کہ جس بات پر قصد کر قسم کہائی آیندہ کو پھر اوسکی خلاف

ہوا تو تین بات مین ایک کری جو چاہی یا دس محتاج کو کھلانا یعنی ہر ایک کو اناج

دو سیر گیہون یا چار سیر جو یا ان کو کپڑا دینا جسمین بدن کم کہلا رہی یا ایک

جیسی لکڑی کی ہو وہ حلال ہی اور جو خود بخود بلی آفت مری وہ حلال نہیں ہی جیسی طافی اور دوسری یہ کہ لوہی پر حلی کا اطلاق ہوتا ہے جو کسینی قسم کہائی کہ زیور نہ پہنی گا پہر موتی کی لڑی غیر مرصع پہنی تو حانث ہوگا صاحبین کا یہی قول ہی ابو حنیفہ کی نزدیک حانث نہو گا اور فتوی صاحبین کی قول پر ہے **قوله تعالى** فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ **ف** اون دونو میں میوہ ہین اور خرمی اور انار **ف** تفسیر احمدی میں ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ فاکہ میں نخل اور رمان نہیں کیونکہ دونو کو فاکہ پر معطوف کیا اور عطف مقتضی ہی کہ معطوف اور معطوف علیہ میں مغائرت ہو جو کوئی قسم کہائی کہ نہ کہائیگا فاکہ پہر نخل اور رمان کہایا ابو حنیفہ کی نزدیک حانث نہوگا پر صاحبین کی نزدیک ہوگا کیونکہ عطف دونو کا فاکہ پر فضل کی لئی ہی جیسی وملائکتہ وجبرائیل ومیکال ابو حنیفہ کی قول میں راز ہے کہ فاکہ اوسکو کہتی ہین جس سی تنعم حاصل ہو اور غذا کو کافی نہو تا ہو اور دوا کی صلاحیت نہ رکہتا ہو اور یہ اوس سے زائد ہی کیونکہ خرمی غذا کو کافی ہوتی ہین اور انار دوا ہوتی ہے **کتاب**

الحدود والتعزیرات

قوله تعالى وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ **ت** اور جو کوئی بدکاری کری تمہاری عورتوں میں تو شاہد لاؤ اون پر چار مرد اپنی پہر اگر وہ گواہی دیوین تو اونکو بند رکہو گہروں میں جبتک پہر لیوی اونکو موت یا کری اللہ اونکی کچہہ راہ اور جو دو کرنی والی کرین تم میں یہی کام تو اونکو ستاؤ پہر اگر توبہ کرین اور سنوار پکڑین تو اونکا خیال چہوڑو

اور کہا حسن بصری نی مٹاتا ہی جو کچہہ کہ چاہتا ہی یعنی جو شخص کہ آئی اجل اوسکی
لیجاتا ہی اوسکو یعنی دنیا سی اور رہنی دیتا ہی اوسکو کہ نہین آئی ہی اجل اوسکی
اوسکی وقت مقرر تک اور مروی ہی سعید بن جبیر سی کہ کہا اونہون نی مٹاتا ہی
جو چاہتا ہی گناہون سی بندونکی پس بخشدیتا ہی اون کو اور رہنی دیتا ہی
جنکو کہ چاہتا ہی پس نہین بخشتا ہی اونکو اور کہا عکرمہ رضہ نی کہ محو کردیتا ہی اسد
تعالی جو گناہ کہ چاہتا ہی توبہ کی ساتہہ اور ثابت رکہتا ہی بدلی گناہون کی
نیکیان جیسا کہ فرمایا اوس تبارک و تعالی نی فاولئک یبدل الله
سیئاتهم حسنات سو وہ لوگ ہین کہ بدل دیتا ہی اسد برائیان اونکی
بہلائیون سی اور کہا سدی نی کہ مٹا دیتا ہی اسد یعنی چاند کو اور ثابت کرتا ہی
جو چاہتا ہی یعنی سورج کو اسکا بیان ہی یہ آیت قرآن کی فمحونا آیة الیل
وجعلنا آیة النهار مبصرة پہر مٹا دی ہمنی نشانی رات کی اور بنادی
ہمنی نشانی دن کی روشن اور کہا ربیع نی کہ یہ ارواح کی مقدمہ مین ہی
کہ روک رکہتا ہی اونکو اسد تعالی نیند کی وقت پہر جس شخص کی مارڈالنی کا ارادہ
کرتا ہی مٹا دیتا ہی پہر رکہہ چہوڑتا ہی اونکو اور جس شخص کی باقی رکہنی کا ارادہ کرتا ہی

کردیتا ہی
برائیون کی
بہلائیان
جو چاہتا ہی
سورہ بنی اسرائیل
یعنی کو
مارڈالنی کا

ثابت رکھتا ہی اوسکو اور پہیر دیتا ہی اوسکو اوسکی صاحب کے طرف بیان اسکا یہ قول
اللہ تعالی کا ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیۃ وعندہ
ام الکتاب اور اوسکی پاس اصل کتاب ہے اور وہ لوح محفوظ ہے جو نہ بدلی
جاوی اور نہ تغیر کیجاوی ہی کہا عکرمہ نی ابن عباس رض سی نقل کرکی کہ وہ دو
کتابین ہین ایک کتاب ہے سوا ام الکتاب کے اوسمین محو اور اثبات کرتا ہی
اوسکو جو چاہتا ہی اور دوسری ام الکتاب ہے جس سے کچھہ تغیر اور تبدل
نہین کیا جاتا ہی اور عطا رح نی ابن عباس سی نقل کیا کہ کہا تحقیق اللہ تعالی
کی واسطی ایک لوح محفوظ ہی موتی سپید کے درازی اوسکی پانسو برسکی راہ کے
قدر ہی اوسکی دو دفتیان ہین یاقوت سرخ کا اللہ تعالی کو اوسمین ہر روز تین سو
ساٹھہ بار نظر ہوتی ہی مٹاتا ہی جو چاہتا ہی اور رکھتا ہی جو چاہتا ہی اور اوسکی
پاس اصل کتاب ہے اور پوچھا ابن عباس رض نی کعب سے کہ ام الکتاب کیا ہے
فرمایا علم اللہ کا ہی اوس چیز کو کہ وہ پیدا کرنی والا ہی اور جو پیدا کرچکا ہی
عمل کرنی والی ہین یعنی معلومات خدا تعالی کے مخلوقات ہین سے ۱۲

اللہ توبہ قبول کرتا ہی مہربان ف یعنی آیہ منسوخ نہین ہی کہ یہ حکم زنا کا فرمایا کہ شاید مسلمان
شاید چاہتین پہر ابہی حد نازل نفرمائی عدہ رکہا آخر حد نازل ہوئی سورۂ نور مین اور اگر دو مرد فعل بد
کرین اونکا حکم بہی وسا ہی مجمل ایذا دینی فرمائی اور اگر توبہ کرین تو ایذا نہ دو پہر حد زنا نازل ہوئی تو اوسکی حد جدا
نفرمائی اسمین علما کو اختلاف رہا کہ وہی حد ہی اوسکی لئی یا شمشیر سی قتل کرنا یا پہر اور طور مدارک
مین ہی ابن عباس سی کہ سبیل سی یہ مراد ہی کہ بکر کو سو درہ ہون اور ثیب کو پتہر مارنی اس لئی
کہ حضرت نے فرمایا سیکہ لو مجہسی اللہ نی اونکی راہ کی ہی جو دو نو بکر ہون تو سو درہ مارنا اور سال
بہر گہر سی نکال دینا اور جو دو نو ثیب ہون تو سو درہ لگانا اور پتہر مارنا اور فاذوہما سی مراد ہی
کہ اونسی کہو تمکو شرم نہین آتی تم خدا سی نہین ڈرتی اور بعضی نی کہا کہ زنا کی حد پہلی دیت
اور سی پہر قید پہر درہ لگانا یا پہر پتہر مارنا اس صورت مین ترتیب نزول کی خلاف ہی ترتیب تلاوت کی
اور حاصل یہ ہی کہ جو دو نو محصن ہون تو پتہر مارنی کی سوا اور نہین ہی اور جو دو نو غیر محصن
ہون تو درہ لگانی کی سوا اور نہین اور جو ایک محصن ہو اور دوسرا غیر محصن تو محصن کو پتہر
مارنی اور غیر محصن کو درہ لگانی اور ابن بحر نی کہا ہی کہ پہلی آیہ سحاق والی عورتون
کی حق مین ہی دوسری بد فعل مردون کی حق مین اور پہر نور کی یعنی الزانیۃ والزانی فاجلدوا
کل واحد منہما مائۃ جلدۃ زانی اور زانیہ کی حق مین ہی ابی حنیفہ
دلیل ہی اس پر کہ لواطۃ مین تعزیر چاہیی نہ حد اور مجاہد نی کہا ہی کہ
اذی کی آیہ لواطۃ کی حق مین ہی ف۲ اور فاذوہما کی بیان مین ہی کہ
زانی کو اذیت دینی نعلین مارنی اور شرم دلانی سی پہر منسوخ ہوئی آیہ جلد سی اور
آیہ مین شرط ہی کہ چار مرد گواہ ہون زنا کی اون سی کم کی گواہی یا عورتونکی قبول نہین
اور مالک نی حسن بنانکو اومنکو سی دلیل پکڑی ہی کہ زانی کو زنا کی حد نہین ہی

اور ایک قوم نے کہا ہے کہ دونو آیتیں حکم میں پہلی سحاق کی حق میں دوسری لواطہ کے حق میں اس صورت میں معلوم ہوا کہ سحاق میں تعزیر واجب ہے اور چار گواہ شرط نہیں اور قید کرنے یا مارنے اور شرم دلانے اور جھڑکی کو تعزیر کہتے ہیں **قوله تعالی**

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

ت بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے سو چوٹ مچھی اور نہ آوے تمکو اون پر ترس اللہ کی حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور دیکھیں اونکا مارنا کوئی لوگ مسلمان **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ حکم اون زانیوں کا ہے جو غیر محصن ہوں اور صاحب ہدایہ نے کہا ہے کہ یہ آیہ محصن کی حق میں منسوخ ہے اور اوسکی غیر کی حق میں باقی ہے اور زانی محصن کی حد آیہ الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم میں ہے پھر اس آیہ کی تلاوت منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور ہمارے نزدیک محصن وہ ہے جو حر مسلمان مکلف ہو نکاح صحیح سے وطی کی ہو گو ایک ہی بار ہو جو حر نہو یا عاقل یا بالغ نہو یا وطی نکاح صحیح سے نکیا ہو وہ غیر محصن ہے اس آیہ کی حکم میں داخل ہے **ف ۲** اور شافعی کے غلام کی حق میں تین قول ہیں ایک کہ حر کی طرح سال بھر نکالا جاوے دوسرے یہ کہ چھ مہینے نکالا رہے تیسرے یہ کہ نہ نکالا جاوے جیسے کہ ابو حنیفہ کا قول ہے اور جلد میں شرط ہے کہ اوسط ہو اور اوس کوڑے کا ہو کہ جسمیں گرہ نہو اور مرد کو سوا ازار کے سب کپڑے نکال کر کھڑا کر کے لگاویں مارے ان میں متفرق بدن پر مگر

سر پر اور منہہ پر اور فرج میں مارین اور عورتونکو بٹھلا کر مارین اوسکی کپڑی نکالین سوای پوستین
اور حشو کی اور سو درّہ لگانا حرّ اور حرّہ کی حق مین ہی غلام اور لونڈیکو پچاس چاہیئی **ف**
اور دلیل مین یہی کہ اسکی عموم سی دلیل پکڑی ہی کہ جب کیا ہی سو درہ غلام پر اور ذمی پر اور محصن
اور عکرمہ اور احمد نی علی سی اخراج کیا کہ ایک محصنہ کو اونکی حضور مین لائی پہلی پنجشنبہ کو درّہ لگائی
پہر جمعہ کو سنگسار کیا اور فرمایا کہ کتاب اللہ سی درہ لگائی او سنت رسول اللہ سی پتھر مارے
اور آیہ مین ردّ ہی اوسپر جو کہتا ہی کہ غلام اگر حرہ سی زنا کری تو سنگسار ہو ور اگر لونڈی سی کری
تو درّہ لگین اور جو کہتا ہی کہ جب دیوانہ عاقل سی زنا کری یا چہوٹا لڑکا جوان سی یا برعکس تو نہ دونکو حد پڑے
اور جو کہتا ہی کہ اگر حربیہ سی یا مسلمہ سی دار الحرب مین زنا کری تو حد نہین اور لا تاخذکم
بہما رأفة مین آمادہ کرنا ہی اقامت حدود پر اور یہ کہ عفو جائز نہین ہی اور لیشہد سی معلوم
ہوا کہ مستحب ہی ہونا جماعت کا جلد کی لئی اقل یہ ہی کہ چار ہون جسطرح زنا کی گواہ اور بعضون نے
دس کہی ہین اور بعضون نی تین اور بعضون نے دو **فصل حدِّ قذف کا بیان ہے** **قوله تعالیٰ**
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۤءَ فَاجْلِدُوْهُمْ
ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ط
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ت**
اور جو لوگ عیب لگاتی ہین قید والیونکو پہر نہ لائی چار مرد شاہد تو مارو اونکو اسّی
درّی اور نہ مانو اونکی کوئی گواہی کبہی اور وہی لوگ ہین بےحکم مگر جنہون نی توبہ کی اس
پیچہی اور سنوار پکڑی تو اللہ بخشتا ہی مہربان **ف** یہ آیہ حسان بن ثابت کی شان مین
نازل ہوئی جسوقت کہ حضرت عائشہ کی تہمت سی توبہ کی اگرچہ نص سے قذف مطلق بوجہا جاتا ہی پر قذف زنا
مراد ہی اس لئی کہ زنا کی حکم کی بعد مذکور ہی اور خاص زنا کی گواہ بہی معتبر ہوئی اور مقذوفا کو

احصان سی عفت ہے اور احصان اصل مین پاک ہونیکو کہتی ہین اور محصنہ سی مراد وہ حرہ مسلمہ مکلفہ عفیفہ زنا سی ہو اور جو مرد محصن کو قذف کری اوسکا بہی حکم یہی ہی اور محصنات کی تخصیص اس لئی ہی کہ ایسی ہی موقع مین نازل ہوئی یا اس لئی کہ عورتکا قذف بہت برا ہے **ف** اور اکلیل مین کہ آیہ کی مفہوم سی معلوم ہوا کہ جو عورتین زنا مین مشہور ہون اونکی قذف حد نہین ہے اور کہ گواہ چاہین جمع ہو کر گواہی دین یا متفرق

کتاب السرقہ قولہ تعالی

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ **ت** اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت تو کاٹ ڈالو اونکی ہاتہہ سزا اونکی کمائی کی تنبیہ اللہ کیطرف سی اور اللہ زور آور ہی حکمت والا پہر جسنی توبہ کی اپنی تقصیر سی اور سنوار پکڑی تو اللہ اوسکو معاف کرتا ہی بیشک اللہ بخشنی والا مہربان ہے **ف** مدارک مین کہا ہے کاٹنی سی داہنا ہاتہہ مراد ہی کیونکہ عبداللہ بن مسعود کی قراۃ ایمانہما ہی بجای ایدیہما کی اور چوری کی حکم کو مرد سی ابتدا کی اس لئی کہ یہ جرأت سی متعلق ہی اور جرأت مردمین اکثر ہی اور زنا کی حکم کو عورت سی ابتدا کی اس لئی کہ یہ شہوت سی ہوتی ہی اور شہوت عورتمین زیادہ ہی اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ چور کا ہاتہہ کاٹنا واجب ہے اور مسروق یعنی چوری کی چیز جو موجود ہے تو پہیرنا واجب ہی اور جو جاتی رہی تو ضمان نہین جب ہی ہماری نزدیک بخلاف شافعی کی کیونکہ قطع اور ضمان ہماری نزدیک جمع نہین ہوتی کو قطع ورد جمع ہو اور چوری مین چہپاکی لینا رکن ہی اور شرط یہ ہی کہ مال ملک کا ہو کہا یا ہو انصاب سمیت اور نصاب اسکی شافعی کی نزدیک چوتہائی دینار ہی اور مالک کی نزدیک تین درم اور ہمارے نزدیک دس درم جو چہپاکی نہ لیا یا علانیہ لیا یا مال غیر محفوظ چرایا یا ملک کا نہ چرایا یا دس درم سی کم چرایا تو ہاتہہ کاٹنا واجب نہین اور ہاتہہ ساتہہ کلائی کی

اسکی بھی تخریج کیھی ہین کہ تہا سی قطع چاہیئی اور جمہور کہتی ہین کہ ہاتہہ ہندوستک کا نام ہی تصریح کی ہی صاحب کشاف اور بیضاوی نی پہلی جو یہ ہین اپنا ہاتہہ کاٹا جائی ہندوستسی پہر دوسری مین بائیان پانو پہر تیسری مین قطع نہین بلکہ قید ہی جبتک کہ توبہ کری اور شافعی کہتی ہین کہ تیسری مین بائیان ہاتہہ کاٹا جائی اور چوتہی مین اپنا پاون اور اصول فقہ مین خفی کی بحث مین ہی کہ طرار اور نباش کی حق مین یہ آیت خفی ہی اس لئے کہ جب چور کا حکم معلوم ہوا طرار اور نباش کی حکم کی حاجت ہے کیونکہ یہ دو تو سارق کی مانند ہین اور صورت مین مخفی رہی پہر جو نظر کیا جاتا کہ نباش کا خفی ہوتا اس لئی ہی کہ اسمین سرقہ کی معنی کم ہین کیونکہ مال غیر محفوظ لیتا ہے اس لئی اوسپر قطع واجب نہین ہی اور طرار کا خفی ہونا اس لئی ہی کہ اوسمین سرقہ کی معنی زیادہ ہین کیونکہ بیدار مین غفلت سے لیتا ہی

باب قطاع الطریق

قوله تعالى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ت یہی سزا ہی اونکی جو لڑائی کرتی ہین اللہ سی اور اوسکی رسول سی اور دوڑتی ہین ملک مین فساد کرنیکو کہ اونکو قتل کری یا سولی چڑہائی یا کاٹی اونکی ہاتہہ اور پاون مقابل کا یا دور کری اوس ملک سی اونکی رسوائی ہی دنیا مین اور اونکو آخرت مین بڑی مار ہی مگر جنہون نی توبہ کی تمہاری ہاتہہ پڑنی سی پہلی تو جان لو کہ اللہ بخشنی والا مہربان ہے ف موضح القرآن مین ہی کہ جو کوئی حاکم مخالف ہو کر ملک کو غارت کری وہ ہاتہہ لگی تو سولی پر چڑہا کر ماری یا قتل کری یا ہاتہہ

اور بابان بانون کاٹی یا قید مین ڈال رکھی جیسی خطا ہو ویسی سزا دی

فصل جہاد کی فرض کفایہ ہونی کی بیان مین قولہ تعالی

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ؁ ف اور ایسی تو نہیں مسلمان کہ سارے کوچ مین نکلیں سو کیون نہین نکلی ہر فرقہ مین سی اونکی ایک حصہ تا سمجھ پیدا کرین دین مین اور تا خبر پہنچاوین اپنی قوم کو جب پھر آوین اونکی طرف شاید وہ بچتی رہین ؁ ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت مین توجیہ ہین ایک کہ اگر مراد فرقہ ہون اور لیتفقہوا و لینذروا و اذا رجعوا کی ضمیرین طائفہ کیطرف راجع ہون تو معنی یہ ہون کہ سب مسلمانونکو علم کی لئی نکلنا چاہئی ہر ایک جماعت کثیرہ سی تہوڑی نکلکر فقہ حاصل کرین اور اپنی قوم باقی کو ڈراوین اور ہدایت کرین اس صورت مین معلوم ہوا کہ علم پڑہنا فرض کفایہ ہی اور خبر واحد پر عمل چاہئی کیونکہ ایک طائفہ کی انذار کو مفید عمل فرمایا اور طائفہ نام ایک یا دو یا سوا کا ہی اور دوسری یہ کہ ضمیرین راجع ہون فرقی کیطرف اور قوم سی مراد فرقہ ہو تو معنی یون ہون کہ سب مسلمانونکو جہاد کی لئی نکلنا چاہئی ہر جماعت کثیرہ سی تہوڑی لوگ نکلین تا کہ جماعت کثیر کہ باقی ہی علم پڑہین اور اون لوگونکو جو جہاد کو گئی ہین جب جہاد سی پہرین ہدایت کرین اس صورت مین معلوم ہوا کہ جہاد ہر ایک فرض نہین ہی بلکہ فرض کفایہ ہی الکلیل مین ہی اس سی معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہی اور علم پڑہنا اور جاہلونکو سکہانا بہی فرض کفایہ ہی اور علم کی لئی نکلنا درست ہی اور فقہ مین قاضی کو تقلید چاہئی

ف ۳ قولہ تعالی

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ

حَیْثُ اَخْرَجُوْکُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتّٰی یُقَاتِلُوْکُمْ فِیْهِ فَاِنْ قَاتَلُوْکُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ کَذٰلِكَ جَزَاءُ الْکَافِرِیْنَ
فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ع اور لڑو اللہ کی راہ مین اونسی جو
لڑتی ہین تم سی اور زیادتی مت کرو اللہ نہین چاہتا زیادتی کرنی والونکو اور مار ڈالو انکو
جس جگہہ پاؤ اور نکال دو انکو جہان سی انہون نی تمکو نکالا اور دین سی بچلانا مارنی سی زیادہ ہے
اور نہ لڑو انسی مسجد الحرام پاس جبتک وہ نہ لڑین تمسی اوس جگہہ پھر اگر وہ لڑین تو انکو مارو
یہی سزا ہے منکرونکی پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ بخشنی والا مہربان ہے ف جہاد کی قسمین بہت سی ہین اور
قرآن مین ہین بعضی ناسخ اور بعضی منسوخ پر اون آیتونکی تفسیر منظور ہے کہ جنسی مسئلہ علیحدہ نکلتی ہین کچھہ
اس سورہ مین ہین اور کچھہ سورہ براءة مین الذین یقاتلونکم کی کئی معنی ہین ایک یہ کہ لڑو
جو لڑتی ہین تمسی اور جو باز رہتی ہین اونسی نہ لڑو اس صورت مین منسوخ ہی آیہ وقاتلوا المشرکین
کافة سی اور بعضون نی کہا ہی کہ جہاد کی لئی پہلی یہی آیت آئی ہی جو لڑتا اوس سی حضرت لڑتی
اور جو باز رہتا اوس سی باز رہتی دوسری یہ کہ لڑو اون سی جو لڑائی اور دشمنی ظاہر
کرین اور جو نہین جیسی بچی اور بڈھی لڑکی اور عورتین اور راہب اونسی نہ لڑو تیسری یہ کہ سب کافرونسی لڑو
کیونکہ مسلمانکی لڑائی کا ارادہ رکھتی اور ولا تعتدوا کی یہ معنی ہین کہ جن لوگونسی قتال منع ہی
اونسی نکرو یا مثلہ نکرو کیونکہ آخر اسلام مین حرام ہوا یا جن لوگونسی تمنی عہد کیا اونسی لڑو
یا پہلی ہی قتال نکرو بلکہ پہلی اسلام بتلاؤ جو انکار کرین تو جزیہ لو جو اس سی بھی انکار کرین تو تم لڑو پہلی
دو صورتونمین اب بھی حکم باقی ہی منسوخ اور ولا تقاتلوهم عند المسجد الحرام سی یہ مراد ہے
کہ ابتدا تمکو قتال وہان منع ہی پر جو کفار ابتدا کرین تو مضایقہ نہین اور عند لفظ سی بوجھا
گیا کہ سارا حرم اس حکم مین شامل ہی اور حیث ثقفتموهم سی اگرچہ یون جانا جاتا ہے کہ سب مکانونمین

فقتل مباح ہی پر لا تقتلوھم عند المسجد الحرام سی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مین بجا نسی تک او
صورتین مین کہ کفار ابتدا کرین یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدی اور مدارک کا **قوله تعالی**
وقاتلوھم حتی لا تکون فتنة ویکون الدین لله فان انتھوا فلا عدوان
الا علی الظالمین الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص
فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا الله
واعلموا ان الله مع المتقین وانفقوا فی سبیل الله ولا تلقوا بایدیکم الی
التھلکة واحسنوا ان الله یحب المحسنین **ت** اور لڑو اونسی
جبتک نہ باقی رہی فساد اور حکم رہی الله کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بی
انصافون پر حرمت کا مہینا مقابل حرمت کی مہینی کی اور ادب رکھنی مین بدلا ہے پھر جسنی تم پر زیادہ
کی تم اوسپر زیادتی کرو جیسی اوسنی زیادتی کی اور ڈرتی رہو الله سی اور جان رکھو کہ الله ساتھ ہے
پرہیزگارونکی اور خرچ کرو الله کی راہ مین اور نہ ڈالو اپنی جانکو ہلاک مین اور نیکی کرو الله چاہتا ہے
نیکی والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ ابتدا اسلام مین حضرت پر فقط تبلیغ
حکم تہا اور عفو کا جہاد پر مامور نتہی اس مضمون کی آیتین موافق کلام زاہد کی ستر کی قریب
ہین اور موافق اتقان کی ایک سو چوبیس کہ یہ سب فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم
سی منسوخ ہوئین پہر جہاد واجب ہوا مگر اشہر حرم مین منع رہا پہر قاتلوا المشرکین کافة
شہر حرام کی حرمت منسوخ ہوئی اور حل اور حرم کی عموم کی نہی ہے جو آیتین کہ وجوب قتال مین
منسوخ ہین یا قتل کی عموم مین یا مخصوص ہین آیہ حتی یعطوا الجزیة یا منسوخ ہین فاعل کی
اطلاق کی حق مین لیس علی الاعمی حرج الآیة اور ولیس علی الضعفاء
اور وما کان المؤمنون لینفروا الآیة جو ایک آیہ معنی ناسخ ہو اور دوسری معنی منسوخ

مگر قتال در حرم میں جائز

منسوخ کچہ منافقہ نہین **ف** **فصل** جہاد کی فرض ہونیکا بیان **قولہ تعالیٰ**

یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَى الْقِتَالِ إِن یَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ یَغْلِبُوا مِائَتَیْنِ وَإِن یَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ یَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِینَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُونَ ۞ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِیكُمْ ضَعْفًا فَإِن یَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَغْلِبُوا مِائَتَیْنِ وَإِن یَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ یَغْلِبُوا أَلْفَیْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِینَ **ف**

ای نبی شوق دلا مسلمانونکو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون ہزار کافرون پر اسواسطی کہ وہ لوگ سمجہ نہین رکہتی اب بوجہ ہلکا کیا اللہ نی تم پر اور جانا کہ تم مین سستی ہی سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین ہزار شخص غالب ہون دو ہزار پر اللہ کے حکم سی اور اللہ ساتہ ہی ثابت رہنی والونکی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ اول مسلمان یقین مین کامل تہی اول پر حکم ہوا تہا کہ اپنی دس برابر کافرون پر جہاد کرین پیچہی مسلمان ایک قدم کم تہی تب یہی حکم ہوا کہ دو برابر دونون پر جہاد کرین یہی حکم اب بہی باقی ہی لیکن اگر دو سی زیادہ پر حملہ کرین تو بڑا اجر ہی حضرت کی وقت مین تین ہزار مسلمان اسی ہزار سی لڑی ہی **ف۲** اور کلیل تین کی آیۃ سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر ہماری مثل ہون اوسوقت تک اونسی بہاگنا حرام ہی **قولہ تعالیٰ**

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِینَ حَیْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِیلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِیمٌ **ت**

پہر جب گذر جاوین مہینی پناہ کی تو مار مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گہیرو اور بیٹہو ہر جگہ اونکی تاک مین

نہ مریضون پر نہ اونپر جنکو پیدا نہین جو خرچ کرین دل سی صاف ہون اللہ اور رسول کی ساتھ نہین نیکی والون پر الزام کی راہ واللہ غفور رحیم **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اس آیہ سی معلوم ہوا کہ جو معذورین ہین ونپر جہاد نہین ہے اور اس آیہ مین مرضی ضعفا کے مقابل واقع ہی شاید کہ ضعفا سی شیخ فانی مراد ہے اور مرضی مین اندہا اور لنگڑا اور بیمار شامل ہے بخلاف دوسری مقام کے یعنی لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج الآیہ اسی لئی اس مین جمع کا صیغہ ہے اور دوسرے مین مفرد **قولہ تعالی** لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ **ف** اندہی پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑی کو تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف **ف** موضح القرآن مین ہی یعنی جہاد ان لوگون معذور پر فرض نہین **قولہ تعالی** وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ **ت** اور سرانجام کرو انکی لڑائی کو جو پیدا کر سکو زور اور گہوڑی پالنے اس سی ہاک پڑی اللہ کی دشمنون پر اور تمہاری دشمنون پر اور ایک لوگ پر سوا انکی جنکو تم نہین جانتی اللہ انکو جانتا ہے اور جو خرچ کرو اللہ کی راہ مین پورا ملیگا تمکو اور تمہارا حق نرہیگا اور اگر وہ جہوکی صلح کو تو تو بہی جہک اوسطرف اور بہروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہی سنتا جانتا **ف** ان جنحوا للسلم الآیۃ معلوم ہوا کہ جب امام مسلمانون کی مصلحت کی خبر بینی اونکی کسی گروہ سی صلح کری تو روا ہی ابن عباس سی ہی کہ یہ آیہ منسوخ ہے قاتلوا الذین لا یومنون الآیہ اور مجاہد سی ہی کہ فاقتلوا المشرکین کی آیہ سی منسوخ ہی اور صحیح یہ ہی کہ لڑائی اور صلح امام کی رای پر موقوف ہے یہ خلاصہ ہی تفسیر احمدی و اکلیل کا **فصل** کا فرونکی لڑائی اور

درخت کاٹنی کا بیان ہی **قولہ تعالی** مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ
يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ۝ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ **ف** جو کاٹ
ڈالا تمنی کہجور کا پیڑ یا رہنی دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کی حکم سی اور تا رسوا کری نافرمانی
حکمونکو اور جو ہاتہہ لگایا اللہ نی اپنی رسول کو انسی سو تمنی نہین دوڑائی اوس پر
گہوڑی نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہی اپنی رسولونکو جسپر چاہی اور اللہ سب چیز کر سکتا ہی
ف ف یہہ موضح القرآن مین ہی کہ یہی فرق رکہا غنیمت مین اور فی مین جو مال لڑائی سی
ہاتہہ لگا وہ غنیمت ہی پانچوان حصہ اللہ کی نیاز اور چار حصہ لشکر کو بانٹنا اور جو بغیر جنگ ہاتہہ
لگا وہ سارا دخل ہو خزانی مسلمانون جو کام ضرور ہوا اوسپر خرچ ہو اور اکلیل مین ہی
کہ وما افاء اللہ سی بعضون نی دلیل کی ہی کہ جو مال کافرونسی بغیر لڑائی اور بغیر گہوڑی اور اونٹ
دوڑانی ملی وہ فی ہی اور جو لڑائی سی ملی وہ غنیمت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دونو ایک
ہی ہین **قولہ تعالی** يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
وَتَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ **ف** ای ایمان والو چوری نکرو
اللہ سی اور رسول سی یا چوری کرو آپسمین کی اماںتومین جانکر **ف** تفسیر احمدی مین ہی بعضون سی
کہ اللہ اور رسول سی خیانت یہ ہی کہ فرائض اور سنت کو معطل کری یا غنیمت مین چوری
کری اس سی معلوم ہوا کہ غنیمت مین غلول حرام ہی اور اماںتونکی خیانت عام ہی عاریت مین
یا ودیعت مین یا مضاربت یا شرکت یا اجارہ یا وکالت وغیرہ مین **قولہ تعالی** مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ

پہر بدا عشر کے بیچے یا چہوڑ دی بیچ جتنک کہ رکہہ دی لڑائی اپنا ف یعنے بضا میں
کہ اس سی معلوم ہوا کہ امام کی اختیار میں ہی کافرونکو قید کرنیکی بعد احسان کے چہوڑ دینا یا چہوڑ دینے
لیکن ہماری نزدیک ثابت ہی کیونکہ مردمکلف حتے ہوا امام کو اختیار ہی یا بلا احسان
کری چہوڑ دے یا غلام کری اور ابو حنیفہ کی نزدیک منسوخ ہے یا بدر کی لڑائی پر مخصوص ہی کیونکہ اونکی
نزدیک فقط یا انکا یا غلام کرنا جائز ہے اور تفسیر احمدی میں ہی کشاف اور مدارک سی کہ احسان سی مراد
کہ مار ڈالنا نہیں غلام کر لو یا جزیہ مقرر کر دالو اور چہڑانی سی یہ مراد ہی کہ بدلی چہوڑو انکی عوض
مال میں بلکہ مسلمان قیدی کہ انکی ہان ہیں چہڑا دیں بعوض **فصل** لوٹ بانٹنی کا بیان ہے

قولہ تعالی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ **ف** اور جان رکہو جو غنیمت لاؤ کچہ چیز سو اللہ کی واسطی اوسمیں سی پانچواں حصہ اور رسول اور قرابت والی کو اور یتیم کی اور محتاج کی اور مسافر کی **ف** ذوالقربی بالاتفاق یہ مراد ہے کہ حضرت کی قرابتی ہیں اور جو مال کافرونسی لڑکر لیوین غنیمت ہی اتفاق ہی کہ اوسمیں پانچ حصہ ہون چار حصہ لشکر کو تقسیم کری سوار کو دو حصہ اور پیادہ کو ایک اور پانچوین حصہ میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہی کہ چہہ حصہ ہوں اوسمیں ایک حصہ اللہ کا دوسرا پیغمبر کا تیسرا حضرت کی قرابت والونکا چوتہا یتیم کا پانچواں محتاج کا چہٹا مسافر کا کیونکہ ظاہر آیت سی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا حصہ ابو العالیہ کی نزدیک کعبہ میں صرف ہو یا بیت المال میں جاوے اور جمہور نے کہا ہی کہ اللہ کا ذکر تبرک کا واسطے ہے اور قرینہ یہ ہے کہ اللہ کی لفظ پر متعدد ہی بخلاف اور معطوفات کی اور پیغمبر کی حصہ میں انکی وفات کی بعد علما کا اختلاف ہے شافعی کہتی ہیں کہ مسلمانوں کی کام میں صرف ہو اور بعضوں نے کہا ہی اماموں کی صرف میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ باقی چار قسم پر صرف ہو ابو حنیفہ کہتی ہیں کہ حضرت کا اور حضرت کی ذوی القربی کا حصہ انکی وفات سی [illegible] ہوگیا

خمس میں فقط تین حصہ چاہییں ایک یتیموں کا دوسرا محتاجوں کو تیسرا مسافر کو خلاصہ
موضح القرآن اور تفسیر احمدی کا **قوله تعالى** ما افاء الله على رسوله من اهل القرى
فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل كي لا يكون
دولة بين الاغنياء منكم وما اتيكم الرسول فخذوه وما نهيكم
عنه فانتهوا واتقوا الله ان الله شديد العقاب للفقراء المهاجرين الذين
اخرجوا من ديارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون
الله ورسوله اولئك هم الصادقون **ت** جو ہاتھ لگا دیا اللہ نے رسول کو
بستیوں کے لوگوں سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والوں کے اور بن باپ کے لڑکوں کے اور محتاجوں
اور مسافر کے تا نہ آوے لینے دینے میں دولتمندوں کے تم میں سے اور جو دیوے تمکو رسول لے لو اور جس
سے منع کرے چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کی مار سخت ہے واسطے ان مفلسوں وطن چھوڑنے والوں
کے جو نکالے آئے ہیں اپنے گہروں سے اور مالوں سے ڈھونڈتے آئے ہیں اللہ کا فضل اور اسکی رضامندی اور مدد
کرتے ہیں اللہ کی اور اسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہیں سچے **ف** ہمارے فقہا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ فی اور غنیمت
حکم میں ایک ہی ہے کچھ فرق نہیں ہے اور اسی سے استدلال ہے جو لیتا ہے کہ فی سبیل مقاتلین کو کچھ نہ دی بلکہ پانچ خمس ہیں ان ایک
خمس ذوی القربی اور یتیم اور مسکین اور مسافر کو دیں اور باقی حضرت کے لیے تھا مسلمانوں کے
صرف کو **قوله تعالى** يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول
ت پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا **ف** موضح القرآن میں ہے
کہ جنگ میں بعضے آگے بڑہے اور بعضے پشت پر رہے جب غنیمت جمع کی ہوئی تو لڑنے والوں نے کہا حق ہمارا ہے کہ فتح ہمنے کی
اور پشتی والوں نے کہا تم ہماری پشتی کے لیے دونوں کو خاموش کیا کہ فتح اللہ کی مدد سے ہے زور سے
نہیں جاتا سو مال کا اللہ ہے اور نائب اوسکا رسول **قوله تعالى** ما كان لاهل المدينة ومن حولهم

مِنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ **ف** نہ چاہیے مدینے والونکو اور جو اونکے گرد گنوار ہین
کہ رہجاوین رسول اللہ کے ساتھ سے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو چاہین بادہ اوسکی جان سے یہ اسواسطے کہ نہین
پیاس پہنچتی ہے نہ محنت اور نہ بہوک اللہ کی راہ مین اور نہ پاؤن بہرتے ہین کہیں جس سے خفا ہوون کافر
تفسیر احمدیہ مین ہے کشاف سے کہ ولا یطؤن موطیا ابو حنیفہ کی دلیل ہے کہ جو کوئی مددگار
لڑائی کی بعد لشکر مین ملا وہ بہی غنیمت مین شریک ہے کیونکہ دار الحرب مین مسلمانونکا پاؤن بہرنا تحتّب
کافرون کا ہے **ف** فصل استیمان کا بیان **قولہ تعالیٰ** وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَعْلَمُوْنَ **ف** اور اگر کوئی مشرک تجہسے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دے جبتک وہ سن لے کلام اللہ کا
پہر پہنچا دے اوسکو جہان وہ نڈر ہو یہ اسواسطے کہ وہ لوگ علم نہین رکہتے **ف** موضح القرآن مین ہے
کہ اتنی امان کا مضائقہ نہین کہ کچہہ پوچہا سنا چاہے وہ سنکے پہر بہی جہان وہ نڈر ہوون وہانتک پہنچا
دینا بعد اسکے سب کافرونکے برابر ہے اور تفسیر احمدیہ مین ہے مدارک سے کہ آیہ مین دلیل ہے کہ مستامن
کو اذیت نہ دے اور کشاف سے ہے کہ یہ حکم ثابت ہے ہر وقت مین اور سدی اور ضحاک سے ہے کہ فاقتلوا
المشرکین سے منسوخ ہے **ف** فصل جزیہ کا بیان **قولہ تعالیٰ** قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ
دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ
ف لڑو اون لوگونسے جو یقین نہین رکہتے اللہ پر نہ پچہلے دن پر نہ حرام جانتے جو حرام کیا
اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا جو ہے کتاب والون مین جبتک دیوین جزیہ سب ایک ہاتہہ

اور وہ بی قدر ہوں **ف** موضح القرآن میں ہے کہ پہلی حکم ہوا کہ مشرکوں سی لڑو اور ملک سی
نکالو اب حکم ہوا اہل کتاب سی لڑائی کا کہ تبی بن حق سی منکر ہین اور اللہ کو اور آخرت کو جیسا چاہیے
نہین مانتی لیکن ان سے جزیہ قبول کیا بشرطیکہ ادنی اعلی سب ذلیل ہوں جزیہ دیا کرین باقی عرب کی
مشرک سی جزیہ ہرگز قبول نہین اور جہان کی مشرک سی حنفی یا جزیہ قبول ہی جزیہ ہر برس فی نفر
پانچ یا دس آنی یا سوا روپیہ موافق حال کی اور ذلیل رہنا یہ کہ سوار نہین لباس میں راہ چلنی میں
ہتھیار باندھنی میں مسلمان کی برابری نکرین اور تفسیر احمدی اور اکلیل میں ہے کہ عن ید جو متعلق
جزیہ دینی والی سی تو مراد ہی عن ید الی ید نقدا لا نسیۃ یعنی نقد دینگے و عن نعمۃ او عن القدرۃ
یعنی جو قادر ہو وہ دیوی اور مفلس نہ دی اور احسن کا قول ہی ہی یا عن ید خاصۃ یعنی اپنی ہاتھہ سی
دی غیر کی ہاتھہ نہ بھیجی اس سی بعضون نی استدلال کی ہی کہ مسلم کو جزیہ دینی میں وکیل
کرنا نچاہیے اور حربی کا جزیہ کی لئی ضامن ہو اور اپنی اوپر اوترائی نکری اور وھم صاغرون
سی یہ مطلب ہے کہ ذلیل ہو کر دین اور ذلیل کی صورت یہ ہے کہ دینی والا پیادہ آوی اور لینی والا بیٹھا
ہو یا کھڑا ہو وہ سر جھکا کر اور پیٹ جھکا کر ترازو میں کہتی لینی والا اوسکی داڑھی پکڑ کی تھم
پیھی لیوی اور جو متعلق ہو لینی والی سی تو مدعا یہ کہ وہ جزیہ دین اور مسلمان قہر اور غلبہ سی لین

ف باب المرتد قولہ تعالی

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ **ت** تو کہہ دی کافرونکو
اگر باز آوین تو معاف ہو انکو جو ہو چکا اور اگر پھر وہی کرین کی تو پڑ چکی ہی راہ اگلون کی **ف**
تفسیر احمدی میں ہی لکھا ہی کہ اس سی ابو حنیفہ نی دلیل پکڑی ہی کہ مرتد جب اسلام لاوی تو جو عبادت
مرتد ہونی کی حال میں یا اوسکی پیشتر اوس سی چھوٹی ہی اوسپر اوسکی قضا لازم نہین ہی کیونکہ
جب کفار کو اسلام کی بعد گناہونکی مغفرت ہے تو مرتد بہی کہ وہ بی کافر ہی اسلام کی بعد جو گناہ کئی

حاصل ... نہیں پایا اور روزہ رکھا اور شریعت کے احکام ترک کئے تو بیکی مغفرت ہے اور اکلیل میں ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ جب اسلام لایا تو جو نماز اور زکوٰۃ اور روزہ نہیں کیا یا مال یا نفس تلف
کیا تو اوسپر قضا لازم نہیں **باب البغاۃ قولہ تعالیٰ** وَاِنْ طَائِفَتَانِ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا
الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ
اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ **ف** اور اگر دو فرقہ مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں
تو ملاپ کرا دو پھر اگر چڑھ جاوے ایک اونمیں دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے
جبتک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرا دو اونمیں برابر انصاف سے بیشک اللہ کو
خوش آتے ہیں انصاف والے **ف** موضح القرآن میں ہے کہ یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں
تو انصاف سے صلح کرا دو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہے جنگ کا جو مسلمانوں آپس میں لڑیں اور احمدیہ تفسیر
میں ہے کہ یہ آیت دلیل ہے کہ باغی ہے تو واجب ہے مقاتلہ اور باغی وہ ہے جو امام حق کی اطاعت سے نکل جاوے **ف**
کتاب اللقطہ قولہ تعالیٰ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ **ف** اور ڈالو اوسکو اوس کنوئیں کے گم نام کونے میں کہ اوٹھا لیجاوے اوسکو کوئی مسافر **ف**
اکلیل میں ہے کہ یہ آیت لقطہ کے احکام میں اصل ہے **کتاب الشرکۃ قولہ تعالیٰ**
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ **ف** اور اکثر شریک زیادتی کرتے
ہیں ایک دوسرے پر **ف** اکلیل میں ہے کہ اس سے استدلال ہے شرکت کے جواز پر **کتاب البیوع**
قولہ تعالیٰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ **ف** اے ایمان والو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق مگر یہ کہ سودا ہو
خوشی سے **ف** تفسیر احمدیہ میں مدارک سے ہے کہ یہ آیت دلیل ہے کہ بیع بالتعاطی درست ہے اور اکلیل میں اس سے جواز بیع کا ...

درست ہے یا نہین جو زیادہ مشہور ہی وہ بعضونکا مذہب یہی ہی وہ نظام الملت والدین نی کہا کہ حر کی بیع کسیطرح درست نہین مخمصہ غیر مخمصہ مین جیسی مخمصہ مین سکی بیع جائز ہی اوس سی ابو حنیفہ اور مجتہدین سی مراد نہین

قولہ تعالیٰ وَلَن يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا **ت** اور ہرگز نہ دیگا اللہ کافرونکو مسلمانون پر راہ **ف** اکلیل مین کہا اس سی دلیل ہی کہ کافر کو عبد مسلم خرید کرنا نجاہیئی الخ

ف۲ باب الربوا قولہ تعالیٰ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ **ت** جو لوگ کہاتی ہین سود نہ اوٹہین گی قیامتکو مگر جسطرح اوٹہتا ہے جسکی حواس کہو دئی جن نی لپٹ کر یہ سطر کہ اونہون نی کہا سود اکرنا بہی ویسا ہی جیسی سودا لینا اور اللہ نی حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پہر جسکو پہنچی نصیحت اپنی رب کی اور باز آیا تو اوسکا ہی جو آگی ہو چکا اور اوسکا حکم اللہ کی اختیار اور جو کوئی پہر کری وہی ہین دوزخ کی لوگ وہ اوسی مین رہ پڑینگی **ف۳** تفسیر احمدی مین ہی کہ انما البیع مثل الربوا اصل مین انما الربوا مثل البیع تہا مگر چونکہ اونکی اعتقاد مین ربوا کی حلت ایسی تہی کہ اوسکو اصل ٹہرا کر بیع کی حلت اوسپر قیاس کی اور بیع مالکو ماننی لینی کو کہتی ہین اور ربوا زیادتکو اور بیع بدلہ اور زیادتکی لینی شرع مین ہی اس صورت مین بیع مجمل ہوئی کیونکہ معنی اوس مین جمع ہوئی شبہہ ہوا کہ کون سی زیادت حرام ہی حدیث مین اسکا بیان ہوا کہ گیہونکو گیہون سی اور جو کو جو سی اور خرمی کو خرمی سی اور نمکو نمک سی اور سونیکو سونی سی اور چاندیکو چاندی سی ایک دوسری کی برابر ہاتہون ہاتہہ اور زیادہ لوینی پہر اسکی سوا مین شبہہ ہوا کہ وہان کیا حکم ہی اس لئی کہ ان چیزون مین جو ربا حرام ہے اوسکی علت کیا ہی ان چیزونکی مقابلہ سی معلوم ہوا کہ جنس کا ایک ہونا اور کیل ہونا یا موزون ہونا معلوم ہوا

علت یہی جب احد البدلین میں جنس ایک ہی ہو اور کیل یا وزن جسمیں ہو کمی بیشی پایا جاوے اور ہاتھوں ہاتھ نہو تب بھی حرام ہے تو چاول اور جو اور گیہوں میں بھی حرام ہے کیونکہ جنس وحدت اور قدر پائی جاتی ہی **قوله تعالی** يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ **ف** اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود اگر تمکو یقین ہے پھر اگر نہیں کرتے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اسکے رسول سے اور اگر توبہ کرتے ہو تو تمکو پہنچتے ہیں اصل مال تمہارے نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر اور اگر ہووے تنگی والا تو فرصت دینی چاہیے جبتک کشائش پاوے اور اگر خیرات کرو تو تمہارا بھلا ہے اگر تمکو سمجھ ہے **ف** موضح القرآن میں ہے یعنی اگلا سود لیا ہو تمہارے اصل مال میں حساب کرتے تو تم پر ظلم ہے اور منع کے بعد اگلا چڑھا سود تم مانگو تو تمہارا ظلم اور جب یہ کہا کہ سود موقوف ہو گیا الکو مفلس تقاضا کرتے یہ نہ چاہیے بلکہ فرصت دو اگر توفیق ہو تو بخش دو اور تفسیر احمدی میں ہے کہ وان تبتم کا یہ مطلب ہے کہ جو سود لینے سے اور اسکی حلت کے اعتقاد سے توبہ کی تو اصل مال ہیں تم نہ ظلم کرو کہ زیادہ اوس سے مانگو اور نہ وہ ظلم کریں کہ اصل مال میں کم کریں اور اگر فقط سود لینے سے توبہ کی تو اصل مال میں رہی ان کا فیصلہ ہے اور اگر حلت اعتقاد سے بھی توبہ کی تو سب اصل مال تمکو نملے بلکہ وہ غنیمت ہو جاوے ایسے ہی سیری دلیلمیں مخطور ہے

قوله تعالی فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝ وَأَخْذِهِمُ الرِّبَوا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ **ف** سو یہود کے گناہوں سے حرام کیں اونپر کتنی پاک چیزیں جو اونکو حلال تھیں اور اس سے کہ اٹکتے تھے اللہ کی راہ سے بہت اور اونکے سود لینے پر حالانکہ اوس سے منع ہو چکا تھا **ف** اور قد نہوا عنہ سے معلوم ہوا کہ سود کھانا سب دینوں میں حرام ہے

مساوی ناکا بہی حکم ہے بخلاف شراب اور سور کے کیونکہ شراب اونکے حق میں ایسی ہے جیسی ہمارے
حق میں سرکہ اور سور ایسی جیسی ہمارے حق میں بکری

باب بیع السلم

قولہ تعالیٰ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا تَدَایَنتُم بِدَیْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ
وَلْیَكْتُب بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا یَأْبَ كَاتِبٌ أَن یَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ
فَلْیَكْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِی عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْئًا فَإِن كَانَ
الَّذِی عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیهًا أَوْ ضَعِیفًا أَوْ لَا یَسْتَطِیعُ أَن یُمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهُ بِالْعَدْلِ
وَاسْتَشْهِدُوا شَهِیدَیْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ یَكُونَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ
مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ
وَلَا یَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِیرًا أَوْ كَبِیرًا إِلَىٰ
أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَن
تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیرُونَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَ
أَشْهِدُوا إِذَا تَبَایَعْتُمْ وَلَا یُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِیدٌ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ
فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَیُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیمٌ ت اے ایمان والو جب

معاملہ کرو ادہار کے کسی عرصہ مقرر تک تو اوسکو لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ لکھ دے تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا
انصاف سے اور نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا اس سے کہ لکھ دیوے جیسا سکھایا اوسکو اللہ نے سو وہ لکھ دیا کرے اور بتاوے جسپر حق
ہے اور ڈرے اللہ سے جو رب ہے اوسکا اور نقص نکرے اوس میں سے کچھ پھر اگر جس شخص پر حق ہے نادان عقل
یا ضعیف ہے یا آپ نہیں بتا سکتا تو بتاوے اوسکا اختیار والا انصاف سے اور شاہد کر دو شاہد اپنے
مردوں میں سے اگر نہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں جنکو پسند کرتے ہو شاہدوں میں کہ بھول جاوے ایک اونمیں سے تو یاد دلادے
اوسکو دوسری اور انکار نکریں شاہد جسوقت بلائے جاویں اور کاہلی نکرو اوسکی لکھنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اوسکی

وعدہ تک اسمین خوب انصاف ہے اللہ کی ہان اور درست ہی گواہی اور لگتا ہی کہ تمکو شبہہ
پڑی مگر ایسا کہ سودا ہو روبرو کا پہیر بدل کرتی ہو آپسمین تو گناہ نہین تمپر کہ نہ لکہو اوسکو اور
شاہد کرلو جب سودا کرو اور نقصان نکری لکہنی والا نہ شاہد اور اگر ایسا کرو تو یہ گناہ کی
بات ہی تمہارا اندر اور ڈرتی رہو اللہ سے اور تمکو سکہاتا ہے اللہ اور اللہ سب چیز سے واقف ہے ف
تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیہ ظاہر مین اگرچہ عام ہے ہر دین کو بیع ہو یا سلم مگر ابن عباس سی یہی کہ سلم
مراد ہی ف۲ صاحب مدارک نی کہا ہی کہ اجل مسمی دلیل ہی کہ سلم مین اجل شرط ہے پر اجل سی
معلوم ہوتا ہے کہ اجل کی شرطیہ پر دلیل نہین ہو سکتی کیونکہ آیہ سی مفہوم ہی کہ کتابت دین مؤجل مین ہے
اس سی یہ نہ سمجہا گیا کہ سلم بلا اجل کی نہین اسی سی صاحب ہدایہ نی اجل کی شرطیہ پر حدیث سی
دلیل پکڑی ہی نہ اس آیت سی اور جمہور مفسرون نی کہا ہی کہ فاکتبوہ کا امر ندب کی لئی ہی نہ وجوب کے لئی اور لیکتب
بینکم بالعدل سی معلوم ہوا کہ کاتب لکہنی مین کمی و بیشی نکری اور اس سی دلیل ہے کہ کاتب فقیہ شرائط در
کار نامہ ہو تو لکہا ہوا اوسکا شرع مین درست ہوے اور یہ امر ہی معاملہ والونکو سوای فقیہ متدین اور سی لکہانا
بایہ کہ کاتب وہی لکہی جو دونون متفق علیہ ہی اور ولا یاب کاتب سے بعضون نی کہا ہی کہ
فرض کفایہ مراد ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ فرض عین ہی بشرط فراغت کاتب کی اور بعضون نے
کہا کہ پہلی فرض تہا پہر ولا یضار کاتب و لا شہید سے منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا کہ امر ندب کے
لئی ہی اور ولیملل الذی علیہ الحق سے معلوم ہوا کہ کاتب کو غیر ہو متعاقدین کی بیان کرنا حق
دینا ہی جو مدیون علیہ کہ بیع سلم مین مثلا بائع ہے اوسکو چاہئی اور معلوم ہوا کہ جو مدیون علیہ سفیہ یعنی
ناقص العقل یا ضعیف یعنی لڑکا یا شیخ فانی ہو یا لکنت سی یا لغت نہ جاننی سی یا نادانی سی اون کی طاقت نہو تو
اوسکا بیان کرا ور فرجل و امراتان سے معلوم ہوا کہ دو عورتین ایک مرد کی قائم مقام مطلقاً
نہین ہوتین اس سی جایز ہے تو انکا دو مردونکی قائم مقام ہونا درست نہین بلکہ فقط عورتونکی گوا

بغیر مردونکی روا نہین ہی مگر جس مقدمہ مین کہ مردونکو اطلاع نہو جیسی ولادت یا بکارت یا عورتونکی
عیب کہ یہان ایک عورت کی بہی گواہی ہماری نزدیک درست ہے اور شافعی کی نزدیک ان مسائل
مین چار عورتونکی گواہی چاہئی اور ومن رجالکم سی معلوم ہوا کہ شہادت مین اسلام شرط ہے کیونکہ
خطاب اہل اسلام سے ہے اور ممن ترضون سے بوجہا گیا کہ شہود کی عدالت شرط ہے کیونکہ جو عادل ہی وہی پسندیدہ
ہی اور حسنی مین ہی کہ من رجالکم سی یہ مراد ہے کہ حر اور بالغ ہو اس سی معلوم ہوا کہ حریت اور
بلوغ بہی شہادت مین شرط ہے اور ولا یاب الشہداء کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کنارہ نکرین گواہی
دینی مین گواہ ہونیکی بعد جسوقت بلائی جاوین قاضی پاس اس صورت مین امر وجوب کے لئی ہی دوسرا
یہ کہ کنارہ نکرین جب بلائی جاوین گواہ ہونیکو اس صورت مین امر ندب کی لئی ہی یا منسوخ ہی ولا یضار
کاتب ولا شہید سے اور ولا تسأموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا کی دو توجیہ ہین ایک یہ کہ
تسأموا سے مراد ملال ہی اور ضمیر دین یا حق کیطرف راجع ہی اس مین دلیل ہی کہ دین سلم درست ہے [illegible]
دین یا حق مین اطلاق صغیر اور کبیر کا قلیل اور کثیر کا مسلم فیہ کی جہت سے ہی اور کتابت سے غرض یہ
کہ دونو مستدانیونکا نام اور راس المال اور مسلم فیہ کا مقدار اور جنس اور نوع اور صفت اور وقت اور
مکان مسلم فیہ کا لکہا جاوے اور صغیرہ اور کبیرہ کا اطلاق درعی مین ہی اور قلیل اور کثیر کا اطلاق غیر
درعی مین اور الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ تدیرونہا بینکم مین استثنا ہی امر بالکتابہ سی
تجارۃ حاضرۃ سے بیع عام مراد ہے سلم ہو یا غیر اوسکی اور تدیرونہا کی قید سے وہ بیع نکل گئی کہ جسمین ثمن
یا مبیع موجل ہو یا مجلس مین حاضر نہو یا غیر مقبوض ہو اور جو بیع کہ اوسمین دونو بدل مقبوض ہون
باقی رہی حاصل یہ کہ جب مجلس مین بدلین حاضر ہون تو کتابت نہونی کی رخصت ہے ف ۲ اور ولیہ
بالعدل دلیل ہی اسپر کہ ذمی اور فاسق کو ولی ہونا روا نہین پر غلام اور عورت کا ہونا درست ہے
کیونکہ عدالت سے ہوا اور شرط نہین اور من رجالکم کی عموم سے دلیل پکڑی ہی بعضون نے غلام اور لڑکی اور اندہ

ولمن جاء به حمل بعیر وانا به زعیم **ت** بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ اور جو کوئی وہ لاوے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور مین اوسکا ضامن **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ جب یوسف کے بھائی آئے اور ارادہ وطن کا کیا حضرت یوسف کے خادموں نے اونکی بھائی کی کجاوہ مین پیمانہ ڈال دیا جب سب مصر سے نکلے تب پکارنے والے نے پکارا اور کہا جو کوئی لاوے ماپ بادشاہ کا اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا ہے اور مین اوسکا زعیم یعنی کفیل ہوں اس مین پکارنے والے نے اجل بعیر کا ضامن ہوا اور اوسکو شرط پر معلق فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ کفالت کو شرط معلق کرنا اور لفظ زعیم سے اوسکا منعقد ہونا درست ہے

کتاب الشہادۃ

قوله تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بھما فلا تتبعوا الھوی ان تعدلوا **ت** اے ایمان والو قائم رہو انصاف پر گواہی دو اللہ کی طرف اگرچہ نقصان ہو اپنا یا ماں باپ کا یا قرابت والوں کا اگر کوئی محظوظ ہے یا محتاج ہے تو اللہ اونکا خیرخواہ ہے تم سے زیادہ سو تم جی کی چاہ پر نہ جاؤ انصاف کرنے مین **ف** موضح القرآن مین ہے کہ یعنی گواہی مین محظوظ کا خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس نہ کھاؤ اور قرابت نہ دیکھو جو حق ہو سو کہو اور اگر پیچ کر کہا یعنی زبان سے کہ سننے کو شبہہ پڑا یا تمام قصہ نہ کہا بلکہ کام کی بات رکھ لی یہ بھی گناہ مین داخل ہے **ف ٢** اور تفسیر احمدی مین ہے کہ آیہ سے دلیل ہے کہ اقرار اپنے اوپر اور والدین اور اقربین کے ضرر پر شہادت دینی درست ہے پر نفع پر ولادت کی رشتہ مین نہین درست جیسے باپ کی گواہی بیٹے پر یا بالعکس اور غیر ولاد مین روا جیسے بھائی کی گواہی بھائی پر اور شہداء علی اللہ سے معلوم ہوا کہ گواہی خالص ہو اللہ کی لیے ریا اور سمعہ یا اپنی ذات کی نفع کی لیے نہو اس دلیل ہے کہ شریک کی گواہی شرکت کی مال مین اجیر کی مستاجر کی لیے یا شاگرد کی استاد کی لیے یا مثل اسکی نہین روا ہے

قوله تعالیٰ ولا یملک الذین یدعون من دونه الشفاعة

قرابت ہو کسی ور ہم نہیں چھپاتی اللہ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پہر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئی گناہ
تو دو اور کہڑی ہوں اونکی جاگہ جنکا حق دبا گیا ہے اونمین جو بہت نزدیک ہیں پہر قسم کہاوین اللہ کی
کہ ہماری گواہی تحقیق ہی اونکی گواہی سے اور ہم نی زیادتی نہیں کی نہیں تو ہم بی انصاف ہیں اسمین لگتا ہی کہ شہادت
ادا کریں راہ پر یا ڈریں کہ الٹی پڑیگی قسم ہماری اونکی قسم کی بعد اور ڈرو اللہ سی اور سن رکہو
اور اللہ نہیں راہ دیتا بحکم لوگونکو **ف** موضح القرآن میں ہی کہ جو مسلمان مرتے وقت کسیکو
اپنی مال کا کام حوالی کری تو بہتر ہی کہ دو مسلمان معتبر کو کری پہر اگر وارثونکو شبہہ پڑی کہ ان
شخصون نی کچہہ مال چھپایا اور وارث دعوی کریں اور شاہد نہیں تو وہ شخص قسم کہاوین کہ
ہمنی نہیں چھپایا اگر سفر میں لگا مرنی وہاں مسلمان پیدا نہووی تو کافر بہی روا ہیں اور قسم دین بعد عصر
اوسوقت کی دعا نیک اور بد زیادہ قبول ہے شاید ڈر کر جہوٹی قسم نکہاوین پہر اگر اونکی بات جہوٹی نکلی
تو وارث قسم کہاوین یہ اسواسطی کہ وہ قسم میں دغا نکرین جانیں کہ آخر ہماری قسم اولٹی پڑیگی
فائدہ اس جگہہ شہادت فرمایا اظہار کو مدعی اظہار کری یا مدعا علیہ جیسی اقرار کو کہتی ہیں اپنی جان پر شہادت دے
ف۲ تفسیر احمدی میں ہے کہ آیتوں سی دلیل ہی کہ منکر پر قسم چاہی لفظ اللہ کے اور مغلظ
چاہی اور زاہدی سے ہی کہ آیہ میں دلیل ہی کہ شاہد سے قسم لیجاوے یہ مذہب علی کا ہی ہمارے نزدیک منسوخ
ہی خلاصہ یہ کہ شہادت سے اگر حلف مراد ہے تو بہتر ہی اور اگر معنی حقیقی مراد ہیں تو من منکم سی اقارب اور
من غیرکم سے اجانب اگر مراد ہیں تو ظاہر ہی اگر منکم سی اہل ملت اور من غیرکم سی مسلم مراد ہے تو منسوخ
ہی اور یقسمان باللہ اگر وصی کی قسم مراد ہے تو منسوخ نہیں اور اگر گواہونکی قسم مراد ہی جیساکہ
امام بزدوی کی رای ہی تو منسوخ ہی و ذلک ادنی ان یاتوا الآیہ کا یہ مطلب ہے
کہ گواہ یا وصی کی قسم اس لیی ہی کہ گواہ اوجہی حق سی ہیں خاص خدا کی لیئی اس خوف سی کہ جہوٹی ہونگی تو مدعی پر قسم
ہوگی اس سخن نی دلیل پکڑی کہ مدعی پر قسم روا ہوتی ہی جیساکہ شافعی کا مذہب ہے ہم اسی کہتی ہیں کہ

کہ یہاں نہ واہونا قسم کا مدعی پر اس جہت سی ہی کہ جب وارثون نی نصرانیون پر خیانت کا دعوی کیا مدعی ہی اور نصرانیون نی قسم کہائی پہر جب جہوٹی ہوئے خرید کا دعوی کیا تو وارثون نے انکار کیا اس صورت مین وارث مدعا علیہ ہوئی و منکر اور مدعی علیہ منکر پر قسم ہے

کتاب الدعوی قوله تعالی وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ **ت** اوسکو تدبیر اور فیصلہ کرنا **ف** اکلیل مین ہی قتادہ سے کہ فصل الخطاب سی یہ مراد ہے کہ مدعی کی دو گواہ ہون یا مدعا علیہ پر سوگند

کتاب الصلح قوله تعالی وَالصُّلْحُ خَيْرٌ **ت** اور صلح خوب چیز ہے **ف** یہ آیہ عام ہے صلح کی لئی خواہ صلح مع الاقرار ہو خواہ مع السکوت یا مع الانکار اور شافعی کی نزدیک صلح مع السکوت والانکار روا نہین اور عموم آیہ دلیل کرتا ہی کہ انکار مجہول پر صلح جائز ہی جائز ہے ایسا ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین

کتاب الاجارة قوله تعالی قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ **ت** بولی اون مین سی ایک ای باپ اوسکو نوکر رکھہ لی **ف** اکلیل مین ہے کہ اس آیہ سی مشروعیت اجارہ کی معلوم ہوئی

کتاب الوکالت قوله تعالی فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ **ت** اب بہیجو اپنی مین سی ایک کو یہ روپیہ لیکر اپنا اس شہر کو **ف** یہ آیہ اصل ہی وکالت و نیابت کی مشروعیت پر ایسی ہی ہی تفسیر احمدی اور اکلیل مین

کتاب المکاتب قوله تعالی وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ **ت** جو لوگ چاہین لکہا تمہارے ہاتہہ کی مال مین تو اونکو لکہا دیدو اگر سمجہو اونمین کچہہ نیکی اور دو اونکو اللہ کے مال سی جو تمکو دیا ہی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ جسکا غلام یا لونڈی کہی مین اپنی مدمین اپنا دون تو مجکو آزاد کر یہ اقرار لکہو لین اوسکو کتابت کہتی ہین جو اسمین نیکی دیکہی تو لکہہ دیتی یہ کہ آزاد ہو کر قید سی چہوٹکے چوری یا کار بد نکریگا اور دولتمندونکو فرمایا کہ ایسی غلام یا لونڈیکو مال سی مدد کرو تا آزاد ہوین خواہ مال زکوة سی خواہ خیرات سے

كتاب الاكراه قوله تعالى مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ
اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ف جو کوئی منکر ہوا اللہ سے یقین لائے پیچھے مگر وہ جس پر زبردستی
کی اور اوسکا دل برقرار ہے ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو ان پر غضب ہے اللہ کا
اور انکو بڑی مار ہے ف تفسیر احمدی میں ہے کہ آیہ میں دلیل ہے کہ زبردستی کیوقت کلمہ کفر کا زبان پر جاری
کرنا بشرطیکہ دل ایمان پر برقرار رہے تو رخصت ہے اور عزیمت یہ ہے کہ اسپر صبر کرے اور کفر کا کلمہ نہ کہے
شہید ہو اور دلیل ہے کہ جو دل میں ایمان نہو اور کفر کا کلمہ زبانسے کہے کافر ہو گیا یا بغیر اکراہ کے کلمہ
کفر کا کہا تب بھی کافر ہوا اور دلیل ہے کہ ایمان تصدیق ہے اور اقرار کا نام تصدیق بشرطیکہ محتمل نہیں اور اقرار
محتمل ہے ف کتاب الحجر قوله تعالى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ
الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ف
اور مت پکڑاؤ بے عقلوں کو اپنے مال جو بنایا ہے اللہ نے تمہارے گذران اور انکو اوس میں کھلاؤ اور پہناؤ
اور کہو انکو معقول بات ف موضح القرآن میں ہے کہ لڑکا بے عقل ہے اوسکا مال اوسکے ہاتھ نہ دو
اوسکا خرچ اوس میں چلاؤ جب بالغ ہو اور عقل پیدا کرے تب مال حوالے کرو لیکن بات معقول کہو
یعنی تسلی کرو کہ مال تیرا ہی ہے ہمارا نہیں ہم تیری خیرخواہی کرتے ہیں اور تفسیر احمدی میں ہے کہ آیہ سے
مفہوم ہوا کہ سفیہ کو جو عاقل بالغ ہو اوسکے مال کو اوسکو دینا روا نہیں ہے اور یہ
اتفاق ہے امام اعظم اور صاحبین کا پر حجر یعنی تصرف قولی کی منع ہونی
میں اختلاف ہے امام صاحب نے صغیر اور غلام مجنون پر فقط حجر جائز رکھا ہے اور
صاحبین نے بالغ سفیہ پر بھی ف قوله تعالى وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا
النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْ

تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ
وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا
عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ف اور سدہاتی رہو یتیموں کو جبتک پہنچیں نکاح
کی عمر کو پہر اگر دیکھو ونمیں ہوشیاری تو حوالی کرو اونکی مال اور کہا نجاؤ اونکا مال اڑا کر اور جلدی کر
کہ یہ بڑی نہ ہو جاویں اور جو کوئی محظوظ ہی تو چاہیے بچتا رہے اور جو کوئی محتاج ہے تو کہاوے
موافق دستور کی پہر جب اونکو حوالی کرو اونکی مال تو شاہد کر لو اوپر اور اللہ بس ہے حساب
سمجھنے والا ف موضح القرآن میں ہی کہ یتیم کا مال اپنی خرچ میں لاوے اگر دستکار کہنے والا محتاج
ہو تو خدمت کی موافق لے رہا ہے لیوے اور جس وقت باپ مری تو بحایت کی روبرو یتیم کا مال امانت دار کو
سونپیں جب یتیم بالغ ہو تو اوسکی موافق حوالی کری جو خرچ ہوا وہ کہا اور اوس وقت شاہد ونکو
دکہا دی اور تفسیر احمدیہ میں ہی کہ اس آیت میں یتیموں کو تین باتیں ہیں ایک ابتلا دوسرے بلوغ تیسرے ایناس رشد
یعنی سمجھا ہوشیار ہونا ۲ ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جب بالغ ہوا اور ہوشیار اومیں نہیں ہے تب بہی مال حوالی
کریں اور جو نہ ہو تو پچیس برس تک انتظار کریں بعد اوسکی حوالی کریں خواہ ہوشیاری دیکھیں خواہ نہ دیکہیں کیونکہ
حوالی نکرنا محض ادب سیکھنی کی لئے تہا ظاہر ہی اس عمر کی بعد ادب نہیں سیکھ سکتا ہی کیونکہ پچیس
برس میں آدمی جد ہو سکتا ہے اسطرح پر کہ اقل مدت بلوغ کی بارہ برس ہیں اور اقل مدت حمل کی چہہ مہینے
اس میں باپ ہو سکتا ہے پہر اسی مدت کو دونی کریں تو جد ہو سکتا ہی بعد اسکی مال کی ... فائدہ نہیں اور رشدًا
کی تنوین تخصیص کی لئے ہی مراد اوس سے رشد مخصوص ہے یعنی تصرف اور تجارت کا رشد یا تقلیل
کی لئے ہی مراد اوس سے ایک نوع رشد کی ہمیں دلیل ہی ابو حنیفہ کی اوپر کہ پچیس برس کی بعد یتیموں کو
مال حوالی ہو کیونکہ اسقدر مدت قائم مقام ایک نوع رشد کی ہی اور حنیفہ کی نزدیک اسبات پر کہ جو فاسق
اپنی مال کا مصلح ہو وہ مجبور نہیں ہی فسق اصلی ہو خواہ طاری کیونکہ اومیں ایک نوع کا رشد

یا رشد مخصوص پایا جاتا ہے بخلاف شافعی کی کہ وہ فاسق کو محجور کہتی ہین تا اوسکی فسق پر حجر ہو

فصل البلوغ قوله تعالى

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا

ت اور جب پہونچین لڑکی تم مین عقل کی حد کو تو اوسی پر واذن لین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ تخصیص احتلام کی بلوغ مین اس لئی ہی کہ احتلام پہ بلوغ کا مدار زیادہ ہی اگرچہ اور بہی مدار ہی اور برس کی صورت مین اختلاف ہے ابو حنیفہ کہتی ہین کہ لڑکی کی لئی اٹھارہ برس اور لڑکیکو سترہ اور علما کی نزدیک دونو کی مین پندرہ برس ہین اور اقل مدت بلوغ کی لڑکی کو بارہ اور لڑکی کو نو برس

کتاب الغصب قوله تعالى

ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ت پہر اوٹہا کہڑا کیا اوسکو ایک نئی صورت مین ف تفسیر احمدی مین ہی کہ ابو حنیفہ اسی دلیل پکڑی ہی اس پر کہ جو کوئی کسیکا بیضہ غصب کر کی پہر بیضہ سی بچہ ہوئی اوسکی پاس تو بیضہ کا ضمان لیوی اور بچہ اوسکو نہ پہیرن کیونکہ بچی کی اور خلقت ہی بیضہ کی سوا

کتاب القسمة قوله تعالى

وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ

ت اور سنادی اونکو کہ پانیکا بانٹنا ہی انمین ہر بار پہ پہنچنا ہی ف تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیة سی مہایات اور قسمت کا جائز ہونا معلوم ہوا اور کتب فقہ مین فرق ہی کہ قسمت عین مین ہوتی ہی اور مہایات منفعت مین مہایات کی صورت یہ کہ ایک چیز مین دو شریک منتفع ہون نوبت نوبت یعنی ایکدن زید کو اور ایکدن عمر کو اور قسمت کی یہ صورت ہے کہ شریک اپنا حصہ اوس چیز مین صحیح کر لی

کتاب الذبائح قوله تعالى

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ت ای ایمان والو کہاؤ ستہری چیزین جو روزی دی ہمنی

اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی بندگی ہو ہی حرام کیا ہی تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا او
جس پر نام پکارا اللہ کی سوا اُسکا پہر جو کوئی پہنسا ہو بھوک میں نہ کرتا ہی نہ زیادتی تو اوسپر نہیں گناہ
اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۵ میتہ اونکو کہتی ہیں کہ جو حلال جانور بدون ذبح کی مر گیا ہو
یا زندہ جانور سے عضو جدا ہوا ہو کیونکہ یہ بہی میتہ میں ہے اور حرمت سے کہانیکا حرام ہونا مراد ہے
کیونکہ بعد اکل طیبات کے حکم کی یہ آیۃ ارشاد ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز سے دباغت کیا یا لو
سے یا ہڈی یا پہی یا پشم سے نفع لینا حرام نہیں ہے اور امام مالک چمڑے سے انتفاع لینا باوجود
دباغت کی حرام جانتے ہیں اور امام شافعی چمڑے کے سوا اور انتفاع حرام جانتے ہیں اور حرمت سے
حرمت تصرف مطلقاً مراد لیتے ہیں جو خاص ہی دلیل سے اوسکا تصرف حلال ہے جیسے چرم مدبوغ میں
۱۶ اور خون سے خون مسفوح مراد ہے جیسے ان کا ہو ہر دو مردہ یعنی مچہلی اور ٹڈی اور دو خون یعنی تلی او کلیجی
کہ حدیث حلال ہیں اور سور اوسکی حرام مطلق ہی اس سے انتفاع مطلقاً روا نہیں مگر اوسکی بال سے البتہ خرز کی
لئے نفع روا ہے اور گوشت کا ذکر اس مقام میں اس لئے ہی کہ مقصود بالاکل ہے اور جو مضطر ہو اوسکی
لئے ان سبکی رخصت ہے ابو حنیفہ کی نزدیک اگرچہ سفر معصیت ہو اور اوسکی لئے رخصت ہے جیسے مسافر کو مضائقہ نہیں
۱۷ افطار کی رخصت ہے اس لئے غیر باغ سے مراد ہے کہ لذت اور شہوت کی باغی ہو یا اس طرح پر کہ آپ ہی کہا دوسرے
مضطر کو نہ دیا مثلاً کہ وہ دوسرا مر جاوے اور ولا عاد سے یہ مراد ہے کہ مقدار حاجت سے نہ بڑہے اور شافعی
اور احمد نزدیک سفر معصیت میں نہیں مباح اس لئے کہ غیر باغ سے یہ مراد ہے کہ امام پر خروج نکری اور غیر
عاد سے یہ کہ عدوان نکری یعنی قطع طریق وغیرہ نکری اور اضطرار بھوک کا یا پیاس کا اس طرح ہو
کہ مرنیکا ڈر ہو اور صحیح مذہب یہ ہے کہ تین دن پر موقوف نہیں اور بعضوں نے فقہ سے یہ مسئلہ کہا ہے شافعی کا ایک قول
یہ ہی اور ابو یوسف سے بہی روایت ہے کہ اضطرار میں رخصت کہانیکی ہی پر اصل حرمت نہیں جاتی جیسے کفر کی اکراہ
اور غیر کی مال کی کہانی پر جو صبر کرے اور نہ کہاوے مر جاوے تو گنہگار نہ ہوگا کیونکہ فرمایا ان اللہ غفور رحیم

اور مطلق مغفرت دلیل ہے قیام حرمت پر اور اکثر حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ حرمت جاتی رہتی ہے جو صبر
کرے اور بچانے سے مر جاوے تو گنہگار ہے کیونکہ اور مقام میں فرمایا وقد فصل لکم ما حرم علیکم
الا ما اضطررتم الیہ یہاں اضطرار کو استثنا کیا اور کلام مقید باستثنا میں ورا مستثنی کی مراد
ہوتی ہے یعنی حرمت اختیار میں ثابت ہے نہ اضطرار میں اور ان اللہ غفور رحیم میں جو اطلاق مغفرت کا ہے
اس لئے ہے کہ جو مخمصہ میں مبتلا ہوتا ہے اوسکو رعایت قدر حاجت کی دشوار ہوتی ہے شاید قدر حاجت سے
زیادہ کہا دے تو اللہ غفور رحیم ہے ایسی ہی اتنی دوری کی لغزشیں ہیں جو ہو جاتی ہیں **ف ۲** اور وما اہل بہ
لغیر اللہ کا بیان تفسیر احمدی میں لکہا اس لئے کہ اوس میں بیان شافی نہیں ہے اوسکا بیان رئیس المفسرین
والمحدثین تاج الفقہاء والمتکلمین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کی کلام کہ اوسکو عالم سعدی فاضل
جلیل مروج دین خاتم المحققین مولانا واوستادنا محمد حسین قدس سرہ نے اپنے جواب استفتا میں نقل فرمایا ہے
لکہا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو اگلے مفسروں نے مثل بیضاوی وغیرہ کے ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی رافع
الصوت بہ عند ذبحہ کہے ہیں اوسکی وجہ یہ ہے کہ نزول آیہ کے زمانہ میں مشرکوں کی ایسی ہی عادت تہی
وہ کفر میں راسخ تہے جب کوئی جانور کسی کے نام پر ذبح کرتے تو ذبح کے وقت بہی اوسکا نام لیتے تہے
بخلاف مسلمان مشرکوں کے کہ وہ کفر اور اسلام میں خلط کرتے ہیں ظاہر میں تو ذبح کے وقت نام خدا
کا لیتے ہیں مقصود اوس سے تقرب بغیر خدا چاہتے ہیں اس مقدمہ میں جو عادت عرب کے مشرکوں کی تہی وہ
صریح کفر ہے اور جو عادت مسلمان مشرکوں کی ہے وہ فقط ظاہر میں صورت اسلام کی ہے اور
عرب کے مشرکوں کا اعتقاد یہ تہا کہ ذبح کا طریق ایسی ہی ہے بغیر اللہ ہو یا باللہ اور ایسی اس زمانہ کی
عادت ہے کہ مشہور کرتے ہیں کہ فلانا شخص سید احمد کبیر کے لئے گائے ذبح کرتا ہے پہر چاہے وقت ذبح کے اللہ کا نام
لیں یا نہ لیں اور ہدایہ میں ہے کہ جو اللہ کے ساتہ اور کسی چیز کو ذکر کریں مثلا ذبح کے وقت
اللہم تقبل من فلان کہیں تو مکروہ ہے اوسکی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ دوسرے کا ذکر موصول

ہو بغیر معطوف مثلاً کہی بسم اللہ محمد الرسول اللہ تو ذبیحہ مکروہ ہی کیونکہ شرکت پائی نہیں جاتی
ورنہ حرام ہوتا چونکہ صورۃً قرآن ہی اس لئی مکروہ ہی دوسری یہ کہ موصول ہو بعطف جیسے
کہی بسم اللہ و اسم فلان یا کہی بسم اللہ و فلان یا کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ بکسر دال اس صورت میں
ذبیحہ حرام ہے تیسری یہ کہ صورتاً و معنیً مفصول ہو مثلاً قبل التسمیہ کی یا قبل ذبیحہ کی لٹانی کے
یا بعد ذبح کی کہی اللہم تقبل من فلان اس صورتین روا ہی کیونکہ حضرت نے بعد ذبح کی فرمائی
اللہم تقبل ہذہ عن امۃ محمد ممن شہد لک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ اور تیسری یہ
کہ ذکر خالص مجرد ہو کیونکہ ابن مسعود نے کہا کہ مجرد لو نام اللہ یہ کلام صاحب ہدایہ کا صریح ہے کہ جو قصد تقرب
بغیر اللہ کا رکھی تو ذبیحہ حرام ہے خواہ بطریق استقلال کے ہو یا بطریق شرکت کی ہاں جو یہ قصد نہو اور خدا
کا نام مجرد لی تو اگر دوسرے کا ذکر موصول ہو بغیر عطف تو مکروہ ہی جیسی کہی بسم اللہ محمد رسول اللہ
اور جو موصول ہو بعطف تو حرام ہے اور جو مفصول ہو نہ مکروہ ہی نہ حرام مثلاً کہی بسم اللہ پہر ٹھہر جاوے
اور کہی محمد رسول اللہ بلا قصد تقرب بغیر اللہ خلاصہ کہ یہ کلام صاحب ہدایہ کا اوس مسئلہ میں ہے
کہ دوسرے کی ذکر سے تقرب بغیر اللہ کا قصد نہو اور ہمارا کلام اوس مسئلہ میں ہی کہ تقرب بغیر اللہ کا
قصد ہو جس ذبیحہ میں یہ ہو وہ حرام ہے اور جو تفریع تفسیر احمدی میں ہدایہ کی کلام کہ اولیاء اللہ کو
جو گائیں رکھی ہیں وہ حلال طیب ہی کیونکہ ذبح کے وقت اللہ کی غیر کا نام اوس پر نہیں لیا جاتا عوام
نذر کرتی ہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب ہدایہ کی قول سے غفلت ہوئی کیونکہ اوسکا کلام یہ ہی کہ جو
دوسرے کا ذکر مفصول ہو صورتاً و معنیً میں تو ذبیحہ روا ہے اور بقرہ منذورہ میں انفصال
معنوی نہیں پایا جاتا ہی کیونکہ وہ نذر ہی اولیاء اللہ کی وقت ذبح تک اوسکا انفصال نہیں ہوتا
اور قاعدہ فقہ کا ہی آخر عمل تک نیت باقی رہتی ہی یہاں تک کلام خاتم المحدثین کا خلاصہ ہے

قولہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ

وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

ف حرام ہوا تم پر مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور جس جانور پر نام پکارا اللہ سوای کا اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا سینگ مارنے سے اور جسکو کھایا پھاڑنے والے نے مگر جو تمنے ذبح کر لیا اور جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈال کر یہ گناہ کا کام ہے آج ناامید ہوئے کافر تمہارے دین سے سو ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو آج میں پورا دے چکا تم کو دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین مسلمانی

ف موضح القرآن میں ہے کہ مواشی میں سے یہ چیزیں حرام فرمائیں سور اور جس چیز کا لہو ہو اور آپ مر گیا کسیطرح بغیر ذبح کی اور جو خدا کے سوا کسی نام پر ذبح کیا یا جو کسی تھان کی تعظیم پر ذبح کیا جیسے تھانے خدا کے اور بانٹا کرنا پانسوں سے کافروں کا ایک جوا تھا کہ شرط بد کر ایک جانور دس شخص نے خریدا اور ذبح کیا اور دس پانسے تھے کسی پر لکھا تھا آدھا کسی پر پاؤ کم زیادہ کوئی خالی پھر پانسے لگے تو جسکے نام پر جو پانسا آیا وہی حصہ اوسکو ملا یا خالی نکل گیا شرط بدنی تمام حرام ہے یہ بات اوسمیں داخل ہے

فائدہ اور تفسیر احمدی میں ہے کہ اس آیہ میں گیارہ چیزوں کا بیان ہے پہلی چار کا بیان سورۂ بقرہ کی تفسیر میں ہو چکا اب سات کا بیان ہے یہ کہ منخنقة وہ ہے جو گلا گھونٹنے سے مر جاوے اور موقوذة وہ کہ لکڑی یا پتھر کی چوٹ لگنے سے مر جاوے اس سے معلوم ہوا کہ لوہا یا جو قائم مقام اوسکی ہے ذبح میں شرط ہے اور متردیة وہ کہ اوپر سے گر پڑے یا کوئے میں گر کر مر جاوے اور نطیحة وہ کہ اور جانور کے سینگ کی چوٹ سے مر جاوے اور ما اکل السبع وہ مراد کہ ایک جانور کو کسی درندے نے کچھ کھا لیا پھر وہ جانور مر گیا اس سے یوجھا گیا کہ جو شکاری جانور شکار کی اعضا کو کھا لیوے وہ حلال نہیں اور الا ما ذکیتم

جو استثنا ہی وہ انہین پانچون کی طرف راجع ہی جو اوپر آیا ہی کہ سب یہ کسی حال مین حلال نہین مگر جو زندہ ملین
اور ذبح ہون تو البتہ حلال ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ استثنا فقط وما اکل السبع کی طرف راجع
ہی اس صورت مین نطیحہ وغیرہ مردہ کیطرح ہر حال مین حرام ہین ذبح سی بہی حلال نہین ہوتی ہین
جو ہمنی کہا ہی ورا سیطرف اشارہ ہی صاحب ہدایہ کا بہی اور ما ذبح علی النصب سی مطلب
بیان اوسکا یہ کہ کعبہ کی گرد بہت پتہر کہڑی کی تہی اونپر لوگ ذبح کرتی اور اون ذبح کو قربت
اسکی سمجہتی اللہ تعالی نی حرام فرمایا ایسا ہی ہی مدارک اور کشاف مین اور وان تستقسموا با
لازلام محرمات مین داخل ہوتی ہین اور بیان اوسکا یہ کہ عرب کے لوگ جب کسی چیز کا مثلا سفر یا
سوداگری یا نکاح وغیرہ کا ارادہ کرتی تین قدح کیطرف متوجہ ہوتی ایک مین لکہا تہا کہ میری رب نی
حکم دیا دوسری مین تہا کہ میری رب نی منع کیا تیسری مین تہا کہ غافل ہو پہلا نکلتا تو اپنی حاجت روا
کرتی اور جو دوسرا نکلتا تو باز رہتی اور جو تیسرا نکلتا تو پہر اعادہ کرتی اللہ تعالی نی اسی بہی حرام فرمایا
اس لئی کہ جو یہ اللہ مراد ہے تو افترا اللہ پر ہوئی کا اور جو بت مراد ہین تو شرک ہی ٢٩
اکلیل مین ہی کہ جانور بندوق کی گولی سی مر جاے وہ بہی موقوذہ مین ہی اور جس شکار
کی تیر لگا اور زمین مین گر گیا وہ متردیہ مین داخل ہی اور جو کتی کو شکار کی لئی چہوڑا
اور اوسنی شکار کو پکڑ کی کچہہ کہا لیا وہ ما اکل السبع مین ہی اور حضرت علی سی
ہی کہ جو ان سب مین اسقدر روح ہو کہ ذبح کر سکتی ہین اور وہ ہاتہہ پانو ہلاتا ہی
تو اوسکا کہانا روا ہی اور وان تستقسموا بالازلام سی دلیل پکڑتی ہین کہ جوا اور نجوم اور
رمل اور جو اوسکی مشابہ ہی حرام ہے اور بعضون نی جو احکام مین کہ قرعہ ہوتا ہی
اوسکو بہی حرام کہا یہ مردود قول ہی **قوله تعالی** یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ
اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ **ت** تجھسے پوچھتے ہیں کہ اونکو کیا حلال ہے تو کہہ تمکو حلال ہیں ستھری
چیزیں اور جو سدہاؤ شکاری جانور دوڑانیکو کہ اونکو سکہاتی ہو جیسا کہ اللہ نے تمکو سکہایا
سو کہاؤ اوسمیں سے جو رکھ چھوڑیں تمہارے واسطے اور اللہ کا نام لو اوس پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ
شتاب لینے والا ہے حساب **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ طیبات سے ذبح مراد ہیں اور ما علمتم سے معلوم
ہوا کہ جو شکاری جانور سدہایا ہوا ہو اوسکا شکار حلال ہے اور حاصل یہ ہے مسلمانوں کے اس سے معلوم
ہوا کہ جو مجوسی یا بت پرست شکاری جانور چھوڑے تو شکار ... حرام ہے اور جوارح سے شکار
جو پائے مراد ہیں جیسے کتا یا چیتا یا عقاب اور جو ذی ناب ہو یا شکاری چڑیا جیسے چرغ اور
باز اور شاہین اور جو ذی مخلب ہو اور مذہب ابو حنیفہ کا ہے کہ جوارح جراحت سے
مشتق ہے اس صورت میں جراحت شرط ہے حلت کی اور مکلبین کی لفظ نے یہ فائدہ دیا
کہ جو جانور شکاری کو سکہلاوے اوسکو دخل بہت چاہیے تعلیم اور تادیب میں اور اس مقام میں معلوم ہوا
کہ جو شکاری جانور سدہایا ہوا نہو تو اوسکا شکار کہانا حلال نہیں ہے اور کتے کا سدہایا یہ ہے کہ اوسکی
آواز سے شکار کہانا چھوڑ دے اور باز کا یہ کہ سدہانے والیکی بلانے سے یا چھڑکنے سے پھر آوے اور فکلوا
مما امسکن علیکم کے یہ معنی ہیں کہ کہاؤ تم وہ شکار کہ جوارح تمہارے پاس اوسکو سالم لاوے اور نہ
اوس سے نکہایا ہو اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اوسمیں سے کہایا تو اوس شکار کا کہانا روا نہیں ہے
خواہ کتے وغیرہ کا لایا ہوا ہو خواہ باز وغیرہ کا یہ مذہب ہے اکثر فقہا کا اور بعضوں کے نزدیک سالم
لانا شرط نہیں ہے اور ہمارے نزدیک سباع بہایم میں شرط ہے نہ سباع طیور میں کیونکہ ایسی تادیب ضرب
ہوتی ہے اور طیور میں بسبب جثہ چھوٹے کی ضرب متعذر ہے بخلاف سباع بہایم اور واذکروا اسم
اللہ کی ضمیر ما علمتم کیطرف راجع ہے یعنی بسم اللہ کہو جب شکار پر انکو چھوڑو یا مما امسکن کیطرف

کیطرف بدعا یہ کہ بسم اللہ کہو اونپر جب تمہاری پاس شکار آوی اور ارادہ ذبح کا کرو خلاصہ آیہ کا یہ ہے
کہ جو کسی نی کتی یا چرخ کو کسی شکار کی لئی چہوڑا وہ شکار کئی شرطون سی حلال ہی ایک یہ کہ وہ شکاری مسلمان
یا کتابی کا سدہایا ہوا ہو دوسری یہ کہ مجروح بہی کری تیسری یہ کہ اونکی چہوڑتی وقت بسم اللہ کہی تہی چوتہی
کہ جو شکار اونکی پاس بچ لاوی تو پہر اوسکو ذبح کری اور جو زندہ نہ آوی تو چہوڑتی وقت اونکی بسم اللہ کافی ہے
اور جانور شکاری سدہایا نہو یا شکار مجروح نہو یا چہوڑتی وقت بسم اللہ نکہی یا اوس پاس شکار زندہ
آیا اوسی بی ذبح نکیا یا سدہا کتی کی شریک ہوا دوسرا کتا غیر سدہایا یا وہ کتا کہ اوسپر بسم اللہ نہین
کہی یا مجوسی کا کتا تو حرام ہوگا ایسی ہی تیر اندازیکا شکار اور اکلیل مین ہی کہ اس آیہ سی طیبات کا مباح
ہونا اور خبائث کا حرام ہونا معلوم ہوا اور یوجہا گیا کہ حیوان کو سکہانا اور اوسکو مصلحت کی لئی
زد و کوب کرنی روا ہی اور صید کا پکڑنا مباح ہے اور واذکروا اسم اللہ مین فقط ذکر نام خدا کا حکم ہے
اور اوسی پر مقتصر ہی اس سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ خدا کی نام کی ساتہہ درود کا نہی کرنا ہو **قوله تعالی**
اليوم احل لكم الطيبات وطعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم وطعامكم حل لهم
آج حلال ہوئین تمکو سب چیزین ستہری اور کتاب والونکا کہانا تمکو حلال ہی اور تمہارا کہانا اونکو حلال ہی
ف تفسیر احمدی مین ہی کہ طعام سی مراد ذبایح ہی اس قسم سی کہ ذبایح بعد کو ہی اس سی معلوم ہوا کہ مسلمان
اور کتابی کا ذبایح روا ہی اور بت پرست و مجوس کا ذبایح نہین روا اور یہ شرط نہین کہ ذابح مرد ہو بلکہ
ہر مسلمان اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہی گو ذبیحہ بالڑکا یا دیوانہ بشرطیکہ یہ دونو بسم اللہ کا ضبط رکہتی ہون
اور جانتی ہون یسی جو ان لوگونکی نہو الذبیحہ نہین حلال ہی **قوله تعالی** ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم
اللہ علیہ وانہ لفسق اور اوسمین سی نکہاو جسپر نام نلیا اللہ کا اور وہ گناہ ہے **ف** تفسیر
احمدی مین ہی کہ جو اللہ کا نام ذبیحہ مین ترک کری تو مذہب مختلف ہین ابو حنیفہ کہتی ہین کہ جو عمدا ترک
کری تو ذبیحہ حرام ہی اور جو سہوا ترک کری تو حلال ہی اور احمد بن حنبل نی کہا اور داؤد ظاہری نی

روایت ہی کہ حرام ہی عمداً ترک ہو یا سہواً ف اور حضرت نے فرمایا کہ مسلمان کے دلکو اللہ کا نام کہنا کافی ہے
اور شافعی کے دلیل کا جواب شرح وقایہ مین ہے اور امام مالک کا مذہب اونکی کتب سی معلوم نہین ہوا اور کشاف
مین مذہب ہے ہدایہ اور شرح وقایہ سے بوجہا جاتا ہے کہ موافق احمد اور داود کے ہے اور بیضاوی و حسینی اور تجرید
سی معلوم ہوتا ہے کہ شافعی کے موافق ہین اور شیخ عصام نے لکہا ہی کہ ایک روایت مین ابو حنیفہ کے موافق ہین قوله
تعالی وقالوا ما فی بطون هذه الانعام خالصة لذكورنا ومحرم على ازواجنا وان
يكن ميتة فهم فيه شركاء سيجزيهم وصفهم انه حكيم عليم ف اور کہتی ہین
جوان مویشی کی پیٹ مین ہو سو نرا ہمارے مرد کہاوین اور حرام ہی ہماری عورتونکو اور جو مردہ ہو
تو اوسمین سب شریک ہون وہ سزا دیگا اونکو ان تقریرونکی وہ حکمت والا خبردار ہے ف موضح القرآن مین
ہی کہ ایک یہ مسئلہ بی بنایا تہا کہ جانور ذبح کیا اوسکی پیٹ مین سی بچہ نکلا اگر زندہ نکلی تو مرد کہاوین
اور عورتین نکہاوین اور مردہ نکلی تو سب کہاوین بی سند مسئلہ بنانا سخت گناہ ہے اسپر اونکو الزام دیا
ہماری دین مین مرد اور عورتکا کچہ فرق نہین اگر زندہ نکلی تو ذبح کرکر حلال ہے بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلی
اور معلوم ہو کہ جان پڑچکی تہی تو امام اعظم کی نزدیک حلال نہین ہی اور تفسیر احمدی مین ہے کہ اس
حکم مین دو وجہ ہین ایک یہ جیتا بچہ جانور کی پیٹ مین مردونکو حلال ہے اور عورتونکو حرام اور دوسرے
یہ کہ مردہ بچہ دونو کو حلال ہے اور اللہ کو یہ حکم ناپسند ہے شافعی کی نزدیک یہ حکم پہلی ہی وجہ کے ناپسند
اسی سی ہی یعنی بچے مین شریک ہونا مرد اور عورتونکو اچہا جانتا اور کہتا ہی کہ مسیح حلال مطلق ہے اور ابو حنیفہ کہتی
ہین کہ یہ حکم دونو وجہ سے ناپسند ہی اسی سی حکم کیا کہ مردہ بچہ حرام ہے مرد اور عورت پر اور کتب فقہ مین ہے
کہ جو بچہ جانور کی پیٹ مین زندہ پایا تو ذبح سی بالاتفاق حلال ہوتا ہے اور جو مردہ پایا تو ابو حنیفہ کی نزدیک
حرام ہی اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک جو خلقت پوری ہوئی ہو تو حلال ہے اور ماکی ذبح
ذبح سی قوله تعالی ومن الانعام حمولة وفرشا كلوا مما رزقكم الله ولا

تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ **ت** اور پیدا کئی مواشی مین لدنی والی اور بچھی کہا اللہ کی رزق مین سی اور مت چلو شیطان کی قدمون پر وہ تمہارا دشمن صریح ہی پیدا کئی آٹھ نر اور مادہ بھیڑ مین سی دو اور بکری مین سی دو پوچھہ تو کہ دونو نر حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا جو لپیٹ رہا ہی ماد ونکی پیٹ مین بتاؤ مجکو سند اگر تم سچی ہو اور پیدا کئی اونٹ مین دو اور گائی مین سی دو پوچھہ تو دونو نر حرام کئی ہین یا دونو مادہ یا جو لپیٹ رہا ہی دونکی پیٹ مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اسمین دلیل ظاہر ہی صاحبین اور شافعی کی اسپر کہ جانور کی پیٹ کی بچی حلال ہین مردہ نکلین یا زندہ کیونکہ یہ لفظ مطلق ہی اور دلیل ہی ابو حنیفہ کی اسپر کہ گھوڑا اور خچر اور گدہا حرام ہی کیونکہ چوپائی سی آٹھ قسم حلال کی ہین اس سی معلوم ہوا کہ انکی سوا اوری حرام ہین اگر کوئی پوچھی کہ ہرن آٹھون کی سوا ہی اور چوپائی مین سی ہی چاہیئی کہ حلال نہو جواب اسکا یہ ہی کہ ہمارا کلام اون چارپایونمین ہی کہ مانوس ہون اور گھرمین رہتی ہون اور ہرن سوا شکار کی اور طرح نہین پکڑی جاتی اور چاموش ظاہر عرب مین نہتا اس لئی اسکا ذکر نہین ہی **قوله تعالى** وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ **ت** اور گھوڑی بنائی اور خچر اور گدہی کہ اونپر سوار ہو اور رونق اور بناتا ہی جو تم نہین جانتی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیت سی کہا ہی ابو حنیفہ نی گھوڑی اور خچر اور گدہی کو حرام گردانا ہی اس لئی کہ منت کی مقام مین صادر ہی اور واسطی سواری اور زینت کا مشت کہا ہم یہ پوچھا گیا کہ انمین نعمت بزرگ ہی کیونکہ حکیم مطلق علا وجود اعلی کی ادنی پر منت نہین رکھتا اس سی معلوم ہوا کہ انکا کہانا بہجا ہی **۵۲**

كتاب الاضحية قوله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسوله

ت اى ايمان والو آگى نه بڑهو الله كے اور اوسكى رسول كے ف تفسير احمدي مين ہے كہ اسكى شان نزول مين بہت
وجہين ہين ايك وجہ مختار ہين ايك يہ ہے كہ لوگون نے عيد الاضحى كى دن قبل نماز اضحى كى ذبح كيا اس قياس سے
كہ عيد مين صدقہ فطر كا نماز كى قبل مستحب ہے تب يہ آيت آئى اور حضرت نے حكم كيا كہ اور قربانى ذبح كرے
اس سے معلوم ہوا كہ مصر مين نماز كى قبل ذبح جائز نہين ہے ديہات مين درست ہے اور شافعى كى نزديك
جب بقدر نماز كى وقت گذرے تو ذبح جائز ہے اور دوسرى وجہ يہ كہ حضرت عائشہ سے روايت ہے كہ يہ آيت
اونكى حق مين ہے جو شك كى دن روزہ ركہتے اور اكليل مين ہے كہ ابن عباس نے كہا ہے كہ لا تقدموا
يہ مراد ہے كہ خلاف قرآن اور سنت كے نہو اور حسن نے كہا ہے كہ قربانى نكرو امام سے پيشتر اس سے دليل ہے
كہ ذبح كرنا امام كى ذبح كى بعد چاہيے اور عموم آيہ سے سمجها جاتا ہے كہ امر و نہى مين تعجيل منع ہے اور دليل
ہے كہ شريعت كى اتباع سب كا مومنين چاہيے قوله تعالى وفديناه بذبح عظيم

ت اور اوسكا بدلا ديا ہم نے ايك جانور بڑا ف تفسير احمدي مين ہے كہ اس سے ابو حنيفہ نے دليل
پكڑى ہے كہ جو كوئى اپنى لڑكى كى ذبح كى نذر كرے او سكو بكرى ذبح كرنا لازم ہے اور اكليل
مين ہے كہ ذبح كى تفسير حديثون مين مينڈها ہے اس سے مالكيين نے دليل پكڑى ہے كہ قربانى مين بكرى سے اونٹ افضل ہے

كتاب الكراهية قوله تعالى ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا

ت اور ايك لوگ ہين كہ خريدار ہين كهيل كى باتونكى تا بہكلاوين الله كى راہ سے بن سمجهى اور ٹہراوين اوسكو
ہنسى ف بعضى كہتى كہ نضر بن حارث اعاجم كى كتابين خريد كركى لوگونكو اوسكا حال بيان
كرتا تها اور كہتا تها كہ محمد عاد اور ثمود كا قصہ كہتا ہے مين رستم اور اسفنديار اور اكاسره كا قصہ كہتا ہون
اور بعضون نے كہا ہے لڑكيان گانے والى مول ليتے تہے جو اسلام كا ارادہ كرتا اوس سے كہتا كہ يہ اسلام

بہتر ہین اور لہو حدیث اگرچہ عام ہی ہر باری لا یعنی کو جیسی بی اصل باتین و زنی اعلمانہ قصہ ہر قبا و حمادیہ اور عوارفین ہی ابن عباس اور ابن مسعود سی کہ بقسمیہ کہتی ہین ہمنی حضرت سی سنا ہی اس سی راگ مراد ہے اور نزول کی دوسری آیت ہی موافق ہی اس سی دلیل ہی کہ راگ حرام ہی اور سورہ نجم مین ہی اما و انتم سامدون قاضی بیضاوی نی کہا ہی کہ مراد یہ ہے کہ تم راگ گاتی ہو اور عوارفین عبد اللہ بن عباس سی بقسمیہ ہی کہ اوس سی مراد راگ ہی اور سورہ بنی اسرائیل مین واستفزز من استطعت منہم بصوتک تفاوی حمادیہ اور عوارفین مجاہد سی ہی کہ صوت سی مقصود تغنی اور مزامیر وغیرہ مراد ہے یہ تین آیتین دلیل ہین کہ راگ مطلق حرام ہے اور حدیثین صحیح معتبر اوسکی حرمت پر بہت ہین اور بعضی آیتین جیسی واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق اور قول اوسکا فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور قول اوسکا تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ دلیل ہی اسپر کہ قول کو سنکر رونا اور اقشعرار ہونا ہی اس سی کی مباح ہی کی نکلتی ہی اور بعضی حدیثین بھی اسی قبیل کی ہین بہرحال آیتین اور حدیثین راگ کی حرمت اور اباحت مین متعارض ہین امر حق کی تحقیق کرنی ضرور ہے دو اصول کلی وضابطہ حاصل ہوتی ہی ایک کہ جب مبیح اور محرم دونو متعارض ہون اوس وقت محرم پر عمل اولی ہے اور دوسری یہ کہ جب دو حدیثین متعارض ہون ضرور ہے کہ صحابہ کی قول کیطرف رجوع کرین اور یہان حدیثین متعارض ہی اور صحابہ کی قول راگ کی حرمت پر ہین ابن مسعود سی ہی کہ غنا دلمین نفاق اوگاتا ہی اور فضیل بن عیاض نی کہا ہی کہ راگ افسون ہی زنا کا اور ضحاک سی ہی کہ راگ دلمین فساد ڈالتا ہے اور خدا ناخوش ہوتا ہی اور آئمہ اربعہ بھی انکار فرماتی ہین عوارفین ہی شافعی سی کہ راگ لہو مکروہ ہی باطل کی مشابہ ہی جو اوسکی کثرت کری وہ سفیہ ہی اور مردود الشہادہ اور مالک سی ہی کہ جو کوئی لونڈی لی اور اوسکو راگ گانی والی پاوی مشتری کو پہنچتا ہے کہ اس عیب سی پھیر دی اور مذہب امام اعظم کا ہی کہ راگ سننا حرام ہے

۱۰ گھبرائی اونمین جسکو گھبراسکی

غرضکہ راگ کی حرمت پر بہت مجتہدونکا اتفاق ہے یہانتک کہ پچاس یا ساٹھ تک اونکی گنتی ہی اور سب
علماء شریعت کی متفق ہین مطلق حرمت پر پہر بعضون نے تفریق کی ہی کہ اہل کو روا ہی اور اہل وہ ہے
کہ جسکا دل زندہ ہو اور نفس مردہ اور صاحب طمع نہو اور اوسکو خلاف حق کیطرف نہ پہیرے
اور شرط یہی کہ گانے والا بہی اہل ہو اجرت کی نیت اور ریا اور سمعہ نہو اور غیر اہل کی مجلس مین نجاوے
یہ اکثر اونکو ہوتا ہی کہ جو عارف باللہ اور حضرت کے دوست اور شریعت کی تابع ہین اور کرامتین اور
خرق عادات کہتی ہین اور راگ کی وقت ذمی اور فاسق اور امرد کو اور عورتونکو دخل نہین دیتی
اسطرح خاص لوگونہین کو حلال ہے اور جو اس زمانہ مین فاسق اور امرد اور طوائف وغیرہ جمع کر کی راگ سنتی ہین
اور حرص نفسانی سی مشغول ہوکر راگ والونکو فرین کرتی ہین اور بہت انعام دیتی ہین بڑا گناہ ہی اوسکا
حلال جاننی والا کافر ہی یقینی اس فساد سی اس زمانہ کی اہل کو یہی فتوی دینا چاہئی **قولہ تعالی**
یَا اَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ
فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ **ت** ای ایمان والو یہی جو ہی شراب اور جوا اور بت
اور پانسی گندی کام ہین شیطان کی سو ان سی بچتی رہو شاید تمہارا بہلا ہو **ف**
اور مدارک مین ہی کہ میسر عرب کی یہان نام ہی دس تیرونکا اون مین سی جو سات ہی اونپر
خط کہنچی ہی اور حصہ مقرر ہی جیسی کہ فذ کا ایک حصہ تہا اور توام کی دو حصی اور رقیب
کی تین حصی اور حلس کی چار اور نافس کی پانچ اور مسبل کی چہہ اور معلی کی سات اور تین
خالی ہی کچہہ اونکا حصہ نتہا ایک منیح دوسرا سفیح تیسرا وغد ان سب کو ایک خریطہ
مین ڈال کر ہلاتی ہی پہر ہاتہہ ڈالکر کسی کی نام پر ایک تیر نکالتی ہی جس حصہ کا
تیر جسکی نام پر نکلتا وہ اوسی قدر پاتا اور جو بی حصہ والا نکلتا تو کچہہ نپاتا اور جو اوس مین باقی
رہتا فقیرا کو دیتی آپ نکہاتی اور بہت فخر سمجہتی اور میسر مین نرد اور شطرنج وغیرہ داخل ہے

داخل ہی اور تفسیر احمدیہ مین ہی کہ شطرنج اور نرد مین جو قمار ہو تو حرام ہے اور جو قمار نہو تو نرد بالاتفاق حرام ہی اور شطرنج ہماری نزدیک حرام ہے اور شافعی کی نزدیک مباح ہی بشرطیکہ نماز اور سلام سے مانع نہو خلاصہ یہ قمار کی ساتھہ جو لعب ہو وہ حرام ہے اور بدون قمار کی جسکی نص قطعی ہی وہ حرام ہے بالاتفاق اور جسکی دلیل مین شبہ ہوا وسمین اختلاف ہے اور شراب کے حرمت کا بیان کتاب الاشربہ مین مفصّل ہوگا **قولہ تعالی** فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ **ت** تو نہ بیٹہہ بعد نصیحت کی بی انصاف قوم کی ساتھہ **ف** تفسیر احمدیہ مین ہے ظالم عام ہی بدعت والا ہو یا فاسق یا کافر انکی پاس بیٹہنا منع ہے صاحب ہدایہ نے کتاب الکراہیتہ مین کہا ہی کہ جو مسلمان دعوت کی مقام مین جاوے اور اوس مقام مین باجا یا راگ ہو اگر یہ حال اوسکو پہلی ہی سی معلوم ہے تو اوس مقام مین نجاوے اور جو نہین جانتا اور گیا تو اگر منع پر قادر ہو تو منع کری اور جو قادر نہو تو اگر ایسا ہی بزرگ ہی کہ لوگ اسکی اقتدا کرتی ہین چلا آوی اور کہانا نکہاوی اور اگر بزرگ نہین ہی تو اگر بازی وغیرہ دسترخوان مین ہے تو نہ بیٹہی اور جو پاس ہو تو بیٹہنا اور کہانا اوسکا درست ہے **قولہ تعالی** يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ **ت** ای ایمان والو اگر آوی تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سی پہر کل کو لگو اپنی کئی پر پچہتانی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی اس سے دلیل ہی کہ فاسق کی خبر واجب التوقف ہی اور عادل کی خبر گو ایک ہی ہو بلاتوقف مقبول ہی اور خبر واحد کئی شرطون سی حدیث کی باب مین واجب العمل ہوتی ہی وہ یہ کہ مخبر مین اسلام ہو اور عدالت اور عقل اور ضبط فاسق اور کافر اور لڑکی اور معتوہ کی خبر واجب العمل نہین ہی پر غیر حدیث مین جیسی دین کی بات ہو مثلا کہانے کی

حلت یا حرمت کی خبر یا پانی کی طہارت یا نجاست کی خبر محمد کی نزدیک سامع کو تحری چاہئی اگر سچا جانی تو عمل کری اس سی ہی کہ جو پانی کی نجاست سی خبر دے اور سامع نے سچا جانا تو تیمم کری یا ایسا معاملہ ہو کہ جسمین الزام ہو جیسی وکالت یا اذن تجارت وہان عاقل کی خبر معتبر ہے عادل ہو یا فاسق لڑکا ہو یا بالغ کافر ہو یا مسلمان یا جو اونمین ہر طرح الزام ہو جیسی حقوق مومنون کی حقوق اوسمین عدالت اور لفظ شہادت اور اہلیت با لولایت معتبر ہی اور جو اوسمین ایک جہت سی الزام ہو اور ایک وجہ سی نہو جیسی وکیل کا تغیر کرنا یا ماذون کو اذن سی منع کرنا تو وہان شہادت کی دو چیزون سی ایک چیز معتبر ہی یا دو مرد یا دو عورتین اور ایک مرد یا ایک عادل ہو **قولہ تعالی** اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ **ت** جو لوگ منکر ہوئی اور روکتی ہین اللہ کی راہ سی اور ادب والے مسجد سی جو ہمنی بنائی سب لوگون کی واسطی برابر ہی اوسمین لگا رہنی والا اور باہر کا اور جو اوسمین چاہی ٹیڑھی راہ شرارت سی اوسی ہم چکھاوینگی ایک دکھ کی مار **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ شافعی مسجد الحرام سی نفس مسجد مراد لیتی ہین اور حنفیہ مکہ مراد لیتی ہین اس صورت مین دلیل ہی کہ مکہ کی زمین بیچنا نجائز ہی یہی مذہب ابی حنیفہ کا خلاف شافعی کی اور صاحب ہدایہ نی نقل کیا ہے کہ مکہ کی گھر بیچنا درست ہی اور زمین مکروہ ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جسطرح بنا کی بیع درست ہے ویسی ہی زمین کی بہی اور کشاف وغیرہ مین ہے کہ مکی کی گھر بیچنا درست نہین ہی اوسمین نسائح ہوا اور سعید بن جبیر سی ہی کہ الحاد فی الحرم سی احتکار مراد ہی **فصل** ستر عورت کا بیان ہے **قولہ تعالی** قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

ت کہدے ایمان والیونکو نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنی ستر اسمین خوب ستھرائی ہی اونکی اللہ کو خبر ہی جو کرتی ہین **فائدہ** تھامتی رہین ستر یعنی نہ کھسکاویں کپڑا اپنا کھاوین جیسے عورتیں کرتی ہین کفر کی رسم میں اسکی قید نہ تھی اور کہہ دے ایمان والیونکو نیچی رکھیں ٹک اپنی آنکھیں اور تھامتی رہیں اپنی ستر اور نہ کھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اوس میں سے اور ڈالیں اپنی اوڑھنی اپنی گریبان پر اور نہ کھولیں اپنا سنگار مگر اپنی خاوند کی آگی یا اپنی باپ کے یا خاوند کی باپ کے یا اپنی بیٹی کی یا خاوند کی بیٹی کی یا اپنی بھائی کی یا اپنی بھتیجونکی یا اپنی بھانجون کی یا اپنی عورتون کی یا اپنی ہاتھ کی مال کی یا کمیروں کی جو مرد کچھ غرض نہین رکھتی یا لڑکون کی جنہون نی نہین پہچانی عورتونکی بھید اور نہ ماریں زور سے اپنی پاؤں سی کہ جانا جاوی جو چھپاتی ہین اپنا سنگار اور توبہ کرو اللہ کی آگی سب ملکر ای ایمان والو شاید بھلا پاؤ سلہ **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ پہلی اللہ تعالیٰ نی مردونکو حکم کیا کہ یغضوا من ابصارہم یعنی مرد کو مرد کی طرف ناف سے زانو کی نیچی تک دیکھنا حرام ہے اور محرم ما اور غیر کی لونڈی کو زیر ناف سی زانو کی نیچی اور پیٹ اور پیٹھ دیکھنا حرام ہے اور حرہ اجنبیہ کو جو شہوت کا ڈر ہو تو مطلقاً دیکھنا حرام ہے اور جو شہوت کا

ڈر ہو تو چہرہ اور ہتھیلی اور قدم دیکھنا روا ہے اور قاضی اور گواہ کو اور اوسکو جو اوس سے نکاح یا خرید کا
ارادہ کرے گو شہوت کا ڈر ہو چہرہ اجنبیہ کا چہرہ دیکھنا روا ہے اور طبیب کو بقدر ضرورت کے مقام کو دیکھنا
بشہوت کا ڈر ہو روا ہے اور امرد کو بشہوت دیکھنا بھی حرام ہے حدیثوں سے ثابت ہے اور حفظ فروج سے مراد یہ ہے
کہ ذکر کو محفوظ رکھیں جماع سے اس سے زوجہ اور لونڈی مستثنی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ زنا
سے زانو کی نیچے تک چھپانا مراد ہے پھر عورتوں کو حکم کیا کہ یغضضن من ابصارھن یعنی
عورت کو محارم اور عورتوں کیطرف زیر ناف سے زانو کی نیچے تک دیکھنا حرام ہے اور اجنبی
مرد کیطرف جو شہوت کا ڈر نہیں رکھتی ہے تو ایسی ہی حکم ہے اور جو شہوت کا ڈر رکھتی ہو تو سارا بدن
دیکھنا حرام ہے اور یحفظن فروجھن سے یہ مراد ہے کہ اپنی فرج کو جماع سے بچاویں اس صورت میں
زوج اور مالک مستثنی ہیں یا یہ کہ فرج کا ستر مراد ہو اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو

فرج سے ستر

اندھی یا دیوانی ہو مرد اپنے ستر کو اوس سے محفوظ رکھے اور مرد کو اندھا ہو یا دیوانہ ہو
عورت اپنے کو اوس سے محفوظ رکھے اور حدیث میں ہے کہ ابن ام مکتوم اندھے تھے بعد آیۃ
حجاب کی اوترنے کی بعد ام سلمہ اور میمونہ کی پاس آئے حضرت نے دونو بیبیوں کو پردہ کا
حکم کیا اور ابن مکتوم کی اندھاپن کا عذر قبول نفرمایا اور ولا یبدین زینتھن میں جو لفظ
زینت کی ہے اوس سے شافعی نے سرمہ اور زیور وغیرہ مراد لیا اس صورت میں معنی یہ ہیں
کہ اجنبی کو اپنے سنگار نہ دکھاویں مگر جو خود بخود کھل جاوے کاموں کیوقت تو اندیشہ نہیں
جیسے انگلیونمیں انگوٹھی یا آنکھ میں سرمہ یا ہتھیلی میں خضاب اور بھاری زینت کا محل مراد ہے
یعنی سر اور کان اور گردن اور سینہ اور دونو بازو اور ہتھیلی کہ وہاں تاج اور قرط اور قلادہ
اور حمیل اور کنگن اور گجرے پہنتی ہیں اور معنی یہ ہیں کہ ان اعضا کو ظاہر نکریں پر جو
عضو کہ ضرورت سے کھلے رہتے ہیں جیسے چہرہ اور ہتھیلی فقط اونکا کھولنا مضائقہ نہیں کیونکہ ان

ان دونو عضو کی ستر مین گواہی اور محاکمہ اور نکاح وغیرہ مین حرج ہی اور صحیح یہ ہی کہ قدم کا
کہلنا نچاہیی بعضون کے نزدیک جائز ہی کہ عورت مرد اجنبی شہوت والی سی ان اعضا کو چہپاوی اور جو لوگ
غیر ہین اس سی چہپانا ضرور نہین ہی اور بارہ شخص مستثنی ہین بعضی تو محبت کی سبب جیسی زوج کہ اوسکو
سارا بدن بلکہ فرج بی دیکہنا روا اور بعضی اس لئی کہ عورت تو انکو اونکی اندر رفت مین حاجت بہت
اور انسی فتنہ کا ڈر بی نہین ہی یا حرمت مصاہرت کی سبب جیسی زوج کا باپ اور بیٹا یا محرمیت کے
سبب جیسی اسکی باپ اور بیٹی اور بہائی اور بہتیجی اور بہانجی یہ عام ہین محارم نسبی ہون یا محارم
رضاعی اور دادا باپ ہین اور پوتا بیٹی مین داخل ہی اور چچا ماموں کا ذکر نہین ہی اس لیے
کہ محارم مین داخل ہین اور بعضون کی نزدیک مستثنی سی خارج ہین کیونکہ عموماً موضع زینت کا
دیکہین احتمال ہی کہ اپنی بیٹون سی کہین تو موجب فساد کا ہو اور بعضی اس جہت سی کہ مجلس مین
جنکی طرف اشارہ ہی اور نسائہن سی اکثر اسیر ہین کہ نساسی مسلمان عورتین مراد ہین اس سے
پوچہا گیا کہ کتابیہ او مجوسیہ اور وثنیہ کو دکہانا نہین روا ہی اور بعضون کے نزدیک عام ہی
اور صاحب مدارک نی خاص حرہ مراد لی ہی اس سی پوچہا گیا کہ غیر کی لونڈیکو بی زینت
دکہانی نچاہیی کیونکہ جو اوسکی لونڈی ہی تو اوسکا ذکر او ما ملکت ایمانہن مین ہی
یہ شافعی کی ایک قول مین اور امام مالک کی نزدیک عام ہی لونڈی ہو یا غلام اور ہمارے
نزدیک خاص لونڈیکو اس سی پوچہا گیا کہ ہماری نزدیک غلام کو سیدہ کا زینت کا
مقام دیکہنا حرام ہے تصریح ہی مدارک اور ہدایہ مین اور بعضون نے کہا ہی جو پرہیزگار ہی
تو اوس سے اظہار زینت جاہیی اور جو نہو تو نہین پرجا ملکت کافرہ اور مسلمہ کو التنبیہ عام ہے
اور بعضی اس لئی کہ شہوت والی نہین ہین بڑی ہون یا لڑکی اور خصی اور مجبوب کو بعضون نے
بالتعین غیر اولی الاربۃ مین داخل کیا اور ہمارے نزدیک نہین داخل اور ولا یضربن بارجلہن یہ منفی

کو زمین پر پانو مار کر یا ایک پانو دوسری پر مارکی شبہ چلین تو کو جہری مُثیر کی آواز معلوم ہو حضرت نے
فرمایا ہی خدا ایسی لوگونکی دعا قبول نہین کرتا ہی جو ایسی عورتونکو گو جہری پہنائے زمین

کتاب الاشربہ قولہ تعالی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا

ف اور میوون سی کہجور کی اور انگور کی بناتی ہو اوس نشا اور روزی خاصی ف تفسیر احمدی مین ہی کہ بعضون نی سَکَر سی شراب مراد لی ہی اسمو یہ مین منسوخ ہی اور بعضون نے نبیذ مراد لی ہی اور نبیذ وہ کہ جو انگور اور منقی اور خرمی کا شیرہ پانی مین یہان تک کہ دو ثلث جل جاتا ہی تب چہوڑ دیتی ہین سخت ہوتا ہی شیخین کی نزدیک جبتک نشہ آور نہ ہو حلال ہی اور رزق حسن سی سرکہ اور دوشاب اور خرما اور منقی مراد ہے اور شراب کی حکم چار بار حکم ہوا پہلی یہ آیہ ارشاد ہوئی اس سی پوچھا گیا کہ مطلقاً حلال ہی پہر حکم ہوا قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس اس سی معلوم ہوا کہ اوسمین گناہ ہی پہر حکم ہوا یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری اس سی معلوم ہوا کہ نماز کی وقت شراب حرام ہے اسکی بعد یہ آیہ آئی یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر ~~الایہ~~ اس سے صراحتاً اوسکا حرام ہونا معلوم ہوا شراب کی ماہیت مین اختلاف ہے ہماری نزدیک انگور کا پانی جب جوش دیا جاوی اور شدید ہوا اور کف لاوے وہ شراب ہے پر صاحبین کی نزدیک قذف بالزبد شرط نہین ہی اور ابو حنیفہ کی نزدیک شرط ہی اور فتوی اسی پر ہے اور بعضون کی نزدیک نام ہی نشہ والی چیز کا اور ہماری نزدیک شراب بعینہ حرام اور بعضو کے نزدیک نشہ کی سبب حرام ہے اور نجس ہی نجاست غلیظہ اوسکا حلال جاننے والا کافر ہی مسلمان کو اوسکی قیمت لینی حرام ہی اور نفع اوسکا حرام ہے اوسکی پینے والی کو حد واجب ہی گو نشہ نہ دی اور جو اوسکو پہر پکا دی اوسکی حرمت نہین جاتی پر سرکہ بنانا اوسکا درست ہے ہماری نزدیک بخلاف شافعی قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکٰری

وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ف

اے ایمان والو نزدیک نہو نماز کے جب تمکو نشا ہو جبتک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ جب جنابت ہو
مگر راہ چلتے ہوے جبتک کہ غسل کرلو ف تفسیر احمدی مین ہے اس سے معلوم ہوا کہ تمیز کرنا
بات مین حد ہے حرمت نشہ کی نماز کے لیے ابو یوسف کی نزدیک یہی حد وجوب حد کے لیے اور
ابو حنیفہ کی نزدیک یہی حد خاص نماز کی حق مین ہے اور وجوب حد کے لیے وہ ہے کہ مطلقاً کچھ نجانے
نہ ہو زانبہتا اور نہ عورت نہ مرد اور شافعی کی نزدیک وجوب حد کی وہ ہے کہ اسکی چال اور حرکات
مین اثر مستی کا معلوم ہو یہ سب کچھ ہدایہ کی باب حد الشرب مین ہے ف ١ اور کشاف و بیضاوی مین
ہے کہ نشہ سے یہان نیند یا نعاس کا نشہ مراد ہے

کتاب الجنایات والدیات

قوله تعالى وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ف

اور مسلمان کا کام نہین کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر اور جو
مار مسلمان کو چوک کر تو آزاد کرے گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہنچانا اوسکے گھر والونکو
مگر کہ وہ خیرات کرین پھر اگر وہ تہا ایک قوم مین کہ تمہاری دشمن ہین اور آپ مسلمان تہا تو آزاد
کرنی گردن ایک مسلمان کی اور اگر وہ تہا ایک قوم مین کہ تم مین اور اونمین عہد ہے تو خون بہا پہنچانا
اوسکے گہر والونکو اور آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی پھر جسکو پیدا نہو تو روزے ہین دو مہینے لگتے بخشوانیکو
اللہ سے اور اللہ جانتا سمجھتا ہے ف موضح القرآن مین ہے کہ چوک کی صورت کئی ہین یہان مذکور نہی

کہ مسلمان کو کافرون مین امتیاز نکیا اور مار ڈالا اسطرح خطا کی قتل مین دو چیزین لازم ہین ایک تو
آزاد کرنا بردہ مسلمان اور مقدور نہو تو روزہ دو مہینے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہی اللہ کے
جناب مین دوسری خون بہا ادا کرنا اوسکی وارثون کو یہ اونکا حق ہے وہ اگر خیرات کر کر چھوڑ دین تو مختار ہین
سو اگر اوسکی وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتی ہین تو ادا کرنا واجب ہے اور اگر کافر ہین اور
دشمن ہین تو واجب نہین خون بہا مذہب حنفی مین مسلمانکی دو ہزار سات سو چالیس روپیہ مین تخمینا اور دیتی
آتی ہین قاتل کی برادری کو تین برس مین تفریق ادا کرین اور تفسیر احمدی مین ہی کہ خطا سی
مومن کو مارا یا ذمی کو اور مومن یا مسلمانو نسبی ہی یا حربیون سی کہ اپنی ایمان کو چھپاتا ہے
جو مومن کو مار ڈالے مسلمان کی ذیل سین ہی تو اوسکا حکم شروع آیہ مین ہی کہ ایک غلام آزاد کر
اور مقتول کی وارثونکو خون بہا دی پر جو مقتول کی وارث خون بہا معاف کرین تو فقط غلام آزاد کرنا
اوسپر واجب ہے اور کفارہ قتل مین غلام کا اسلام شرط ہی کافر غلام آزاد کرنا روا نہین اور اور کفارون مین
کافر بھی درست ہے کیونکہ قید ایمان کی منصوص ہی اکلیل مین ہی کہ آیہ سی معلوم ہوا کہ مومن کو
قتل کرنی مین گناہ ہی اور جو خطا سی یہ حرکت ہوئی تو گناہ نہین اور الا ان یصدقوا سی
معلوم ہوا کہ اہل دیت کو ابرا روا ہے اور الی اہلہ سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ مقتول کی جورو
بھی دیت مین وارث ہوتی ہی کیونکہ وہ بھی اہل مین ہی اور بعضون نی حجت کی ہی کہ جو قاتل
مقتول کی اہل سی ہو تو وارث ہوتا ہے اور عموم آیہ شامل ہی امام کو بھی جو خطا سی کسیکو ماری اور عموم
سی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ غلام کی قتل مین خون بہا اور کفارہ چاہیی اور لڑکا اور دیوانہ جو قتل
کری تو اوسپر بھی کفارہ ہے اور جو قتل مین شریک ہو اوسپر کفارہ کامل آتا ہے اور ابو حنیفہ نی
دلیل پکڑی ہی کہ مسلمان اور ذمی کا خون بہا برابر ہے یہودی ہو یا نصرانی یا مجوس کیونکہ اللہ تعالی
دونو کی قتل مین کفارہ اور خون بہا مذکور فرمایا تو واجب ہی جسطرح کفارہ مین برابر ہین ویسی ہی

جو بیہا ہیں برابر ہوں اور رقبة مومنة سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ غلام مومنین سے بصف
آزاد کرنا نہیں روا ہے اور دلیل ہے کہ ولد الزنا کا آزاد کرنا روا ہے اور آیہ میں ہے کہ جو غلام نیاوے
تو دو مہینے پے درپے روزے رکھے اور جب کفارہ غلام آزاد کرنے یا روزے رکھنے پر موقوف ہوا
تو اس سے بوجہا گیا کہ قتل کے کفارہ میں کہانا کہلانا نہیں ہے **قولہ تعالی** یا ایہا الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی
فمن عفی لہ من اخیہ شیء فاتباع بالمعروف واداء الیہ باحسان ذلک
تخفیف من ربکم ورحمۃ فمن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم ولکم فی القصاص
حیوۃ یا اولی الالباب لعلکم تتقون **ت** اے ایمان والو حکم ہوا تم پر بدلا
برابر مارے گیوں میں صاحب کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت
پہر جسکو معاف ہوا اوسکے بہائی کی طرف سے کچہہ ایک تو چاہیے مرضی پر چلنا موافق دستور کے
اور پہنچانا اوسکو نیکی سے یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے اور مہربانی پہر جو کوئی زیادتی
کرے بعد اسکے تو اوسکو دکہہ کی مار ہے اور تمکو قصاص میں زندگی ہے اے عقل مندو شاید تم بچتے رہو
ف اور کتب کے لفظ سے دلیل ہے کہ عمد میں قصاص واجب ہے اس صورت میں رد ہے حنفی شافعی پر
کہ کہتے ہیں قصاص اور دیت میں مقتول کے وارثوں کو اختیار ہے اور فمن عفی لہ من اخیہ شیء
کی دو وجہ ہیں پہلی یہ کہ من عفی لہ سے قاتل اور من اخیہ سے مقتول کا ولی اور شیء سے عفو کرنا
بعض خون کا یا عفو کرنا بعض ورثہ کا مراد ہے مدعا یہ کہ جو قاتل کو مقتول کا ولی کچہہ خون معاف کر
یا وارثوں میں سے بعض اپنا حصہ معاف کرے تو واجب ہے کہ طالب قاتل کی اتباع کرے اور مطالبہ جمیل اور
قاتل اوسکو فوراً ادا کرے اور دوسری یہ کہ عفی بمعنی اعطی ہو یعنی دیا گیا اور لفظ من سے مقتول کا ولی اور
من اخیہ سے قاتل اور شیء سے مال مراد ہو اور الیہ کی ضمیر راجع ہو من کی طرف معنی یہ ہیں کہ جو مقتول کے ولی کو

قاتل نی کچه مال دیا بطریق صلح کی تو واجب ہے کہ مقتول کا ولی بغیر تکلیف لیوی اور قاتل ادا کر
دیوی اس صورت میں آیہ بیان میں ہی صلح علی المال کی لیکن اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مقتول کی ولی جو
قصاص معاف کریں تو بلا عوض ساقط ہوتا ہے اور جو مال پر صلح کریں تب بی قصاص ساقط ہوتا
ہے مال واجب ہوتا ہے اور جو بعضی وارثوں نی معاف کیا یا مال پر صلح کی تب بی قصاص ساقط ہوتا ہے
اور اوروں کا حصہ دیت کا باقی رہتی صلح والیکو مال جو ہئی اور معاف کرنے والیکو کچه نہ ...
کا یہ مذہب ہے کہ جو ولی بالکل قصاص یا بعض معاف کرے تو اوسکو روا نہیں کہ قاتل کا کچه ...
لیکن امام زاہدی شافعی پیرو کہتی ہیں کہ باوجود ترک کرنی قتل کی دیت کا لینا عفو نہیں اور ذالک
تخفیف من ربکم اس لیی فرمایا کہ توریت میں فقط قصاص تہا اور انجیل میں فقط عفو اس امت کی
لیی تخییر فرمائی قصاص اور عفو میں اور فمن اعتدی سی یہ مراد ہے کہ قاتل عفو کی بعد قتل کرے یا مقتول
وارثکی غیر کو قتل کریں یا دیت کی بعد قصاص چاہیں

باب القصاص فی النفس وفیما دون النفس

قوله تعالی وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ف

لکهه دیا ہمنی اون پر اوس کتاب میں جنکی بدلی جی اور آنکهه کی بدلی آنکهه اور ناک کی بدلی ناک
اور کان کی بدلی کان اور دانت کی بدلی دانت اور زخموں کا بدلا برابر پہر جسنی بخش دیا تو
اوس سی وہ پاک ہوا اور جو کوئی حکم نکری اللہ کی اوتاری پر سو وہی لوگ ہیں بے انصاف
شرح ف اس آیہ میں بیان ہے قصاص نفس کا اور قصاص ما دون النفس کا پہلی کہ بیان
النفس بالنفس کے وہ ناسخ ہی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی کا ابو حنیفہ کے نزدیک

تو جائز ہی حر کو عبد کی عوض قتل کریں یا مرد کو عورت کی عوض بخلاف شافعی کی ۱۲ قولہ النفس
بالنفس سے دلیل ہی کہ مسلمان ذمی کی عوض قتل ہووے اور دوسرے کا بیان ہے العین بالعین الخ
فقہانی کہا ہی کہ جو کسی نی کسی کی آنکھہ مین ایسا مارا کہ نور دیکھنے کا جاتی رہی آنکھہ قائم رہی
اوسکی قصاص کی یہ صورت ہی کہ آئینہ کو گرم کرکی ضارب کی چہرہ پر رکھدی تر رکھہ کی آنکھہ کی مقابل
کری تو اوسکی روشنی جاتی رہتی طریقہ صحابہ کا ہے اور جو آنکھہ اوکہاڑ ڈالی تو قصاص نہین کیونکہ حفظ مماثلت
ہی کہ جب ثلث ما باقی رہتی ہی تو قصاص ہے اور جو بند ہوجاتا ہو تو نہیں ان صورتین حفظ مماثلت دشوار ہی
اور جو کسی کی نرمی ہبی کو کاٹ ڈالا تو اوسکا نرمہ ہبی کاٹا جاوے اور جو بانسہ کاٹا تو اوسکی عوض
نہ کاٹا جاوی ہی کیونکہ مماثلت کی حفاظت نہیں ہوسکتی اور کان جسطرحسی کاٹا جاوے اوسکی عوض
مین قطع ضرور ہے کیونکہ یہان مماثلت محفوظ رہتی ہی ایسا ہی جو دانت اوکہاڑ ڈالا تو
اوسکی عوض دانت اوکہاڑ اجاوے اور جو ریتی دیا تو ریتا جاوی کیونکہ حفظ مماثلت ہر طرح
ہوسکتی ہی اسی ضابطہ سی فقہا نی کہا ہی کہ دانت سوا اور کسی ہڈی مین قصاص نہین اور جو ہاتھہ کہنی
جوڑسی کاٹی تو اوسکی عوض مین قطع ہی اور جو نصف ساعد سی کاٹی تو قطع نہین ایسا
ہی پاؤن جوڑسی قطع کری تو قصاص ہے اور جو جڑسی قطع کری تو قصاص ہی اور زبان اور ذکر
قصاص نہین اور ابو یوسف کہتی ہین جو جڑسی کاٹی تو قصاص ہے ہم کہتی ہین کہ ذکر منقبض اور منبسط
ہوتا ہی اوسمین مساوات کا اعتبار نہین ہوسکتا پر جو حشفہ سی کاٹی تو قصاص ہے کیونکہ قطع کا
موضع معلوم ہے اور جو تھوڑا حشفہ کاٹا اور تھوڑا ذکر تو قصاص نہین اور فمن تصدق
اشارہ ہی کہ جب ولی مقتول قصاص معاف کرین تو ساقط ہوتا ہے **کتاب الوصایا**

قولہ تعالی كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۨ
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ

بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهُ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ فَمَنْ خَافَ
مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ف حکم ہوا ہی تمپر جب حاضر ہو کسیکو تم مین سی موت اگر کچہہ مال چہوڑ ی کہ دلوا مر ما باپکو
اور نزدیک والونکو دستور ضرور ہی یہ پرہیزگارونکو پہر جو کوئی اوسکو بدلی بعد اسکی کہ سن چکا
تو اوسکا گناہ انہین پر جنہون نی بدلا بیشک اللہ ہی سنتا جانتا پہر جو کوئی ڈرا دلوانے والی
کی طرفداریسی یا گناہ سی پہر اونمین صلح کروادی تو اوسپر گناہ نہین البتہ اللہ بخشنی والا مہربان
ہی **ف** تفسیر احمدیہ مین ہی کہ جاہلیت مین یہ تہا اور سمعہ کی لئی مال پر وصیت کرتی اغنیا اور
بیگانون کی لئی اور اقربا اور ماباپ کو محروم چہوڑ تے اس سی اللہ نے منع کیا اور ماباپ اور اقربا
کی لئی وصیت کا حکم کیا چنانچہ اوائل اسلام مین وصیت فرض ہی پہر منسوخ ہوئی بعضی کہتی ہین کہ میراث
کی آیہ سی اور بعضی کہتی ہین کہ اس حدیث سے الا لا وصیة الوارث اور بعضی کہتی ہین کہ
اجماع سے اب اگر وارث غنی ہون یا مال بقدر ہو کہ غنی ہو جائین گی تو غیر کی لئی تہائی حصہ
تک پر وصیت مستحب ہی جو یہ شرط ہو تو نکرنا افضل ہی اور تہائی حصہ سی زائد پر وہ نہین اور جاری
ہوتی اور امام زاہد نی کہا ہی کہ یہ آیہ اون لوگون کی حق مین ہی کہ والدین اونکی عبد تہی یا کتابی
اور اقربا مجحوب تہی اس لئی وصیت ہوئی اس صورت مین آیہ منسوخ نہین ہی اور امام فخر الاسلام نے
کہا ہی کہ آیہ وصیت کی منسوخ نہین اور آیہ میراث کی اوسکی بیان مین ہی اور وہ وصیت
کہ آیہ میراث مین مذکور ہی اور وصیت ہی یعنی مندوب اقل ثلث سی اسکی دلیل یہ ہی کہ
معرفہ جب نکرہ کر اعادہ ہوتا ہی غیر ہوتا ہے اول کا اور صاحب کشاف نی بھی کہا ہی کہ آیہ
وصیت کے منسوخ نہین ہی وارث مین وصیت اور میراث دونو جمع ہوتی ہین موافق دونو
آیتونکی حکم کی **ف** اور حجت ابو حنیفہ پر یہ ہی کہ فرمایا ہی فمن بدله بعد ما سمعه اور

اور غیر وصیت پر قبضہ کرنا بدرجہ کمال تبدیل ہی اور فمن خاف من موص جنفا
الآیۃ سے معلوم ہوا کہ جو موصی نے بے انصافی کی وصیت مین عمدا یا سہوا وصی یا حاکم یا وارث
اوسپر مطلع ہوئی جب تو اوسکو عدل جاری کرنیکے لیے تغیر کیا چاہیے فمن بدلہ بعد ما سمعہ خاص ہی
اوس وصیت کی حق مین کہ جو انصاف سی ہو اور معلوم ہوا کہ غیر صلح کر دا اونکے بیچ
اور جو اوس مین داخل ہوا گو حق مین بادی یا النقصان ہو رضامندی سی تو رخصت ہے
اور معلوم ہوا کہ اجتہاد جائز ہی اور گمان غالب پر عمل کرنا درست ہے اور آیت سی بہی معلوم ہوا
کہ جو تہائی سی زیادہ وصیت کر گیا تو وصیت باطل نہین ہی بخلاف اوسکی کہ جسنی بطلان
کا گمان کیا ہے جو وصیت زیادہ ہے اوسقدر البتہ باطل ہوگی

کتاب المیراث

قولہ تعالی یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ج
فَاِنْ کُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَۃً
فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ
کَانَ لَهُ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ
کَانَ لَهُ اِخْوَۃٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوصِی بِهَا
اَوْ دَیْنٍ اٰبَاؤُکُمْ وَاَبْنَاؤُکُمْ لَا تَدْرُونَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا
فَرِیضَۃً مِّنَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیمًا حَکِیمًا ف اللہ کہہ رکہتا ہی تمکو
تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ برابر ہے دو عورتونکی پہر اگر نری عورتین ہون دو سی اوپر
تو اونکو دو تہائیان جو چہوڑ مرا اور اگر ایک ہی تو اوسکو آدہا اور میت کی ماباپ کو ہر ایک کو
دونو مین چہٹا حصہ جو چہوڑ مرا اگر میت کے اولاد ہی پہر اگر اوسکے اولاد نہین ہے اور وارث ہین
اوسکی ماباپ تو اوسکی ماکو تہائی پہر اگر میت کی کئی بہائی بہن تو اوسکی ماکو چہٹا حصہ ہے پیچہے

وصیت کی جو دلوا مرا یا قرض کی تمہاری باپ اور بیٹی تمکو معلوم نہین کون بشتاب پہنچی
ہین تمہاری کام مین حصہ باندہا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہی حکمت والا ف موضح القرآن
مین ہی کہ اس آیہ مین دو میراثین فرماین اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہین
مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتین ہین تو ایک کو
آدہا مال اور زیادہ ہون تو دو تہائی برابر بانٹ لیوین اور ماں کا حصہ اگر میت کو اولاد
ہی یا بہائی بہن ہین ایک سی زیادہ تو چہٹا حصہ اور اگر دونون نہین تو تہائی ہے
اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہی تو چہٹا حصہ اور اگر اولاد نہین تو عصبہ ہوا اور سب
کا مال اول اوسکی دفن اور کفن کو لگائی جو کچہہ بچی تو اوسکی قرض مین لگی جو کچہہ بچی
تو اوسکی وصیت مین ایک تہائی تک لگائی اوسکی بعد میراث کی حصہ ہین اور ان حصون مین
عقل کا دخل نہین اللہ صاحب نی مقرر فرمائی وہ سب سی دانا ہے اور اکلیل مین
کہ یہ آیہ اصل ہی فرائض مین دلیل پکڑی ہی جسنی کہ کہا ہی کہ بیٹی کی اولاد حکم
اولاد مین ہے بالاجماع اوسکو ترکہ دیا جاتا ہے اور بیٹی کی اولاد حکم اولاد مین نہین ہی
اور جب بیٹی اور بیٹا دونو ہون تب بیٹی کو دو تہائی اور بیٹی کو ایک تہائی چاہیی اور
جو بیٹی لڑکیان یا زائد ہون اونکو دو تہائی اور جو دو لڑکی ہون اوسکا حکم قرآن
مین مذکور نہین تہا ابن عباس نی کہا ہی کہ آدہا چاہیی کیونکہ دو تہائی کی دینی کی
لئی شرط کیا ہی اللہ نی کہ دو سی زیادہ ہون اور اور لوگون نی کہا ہی کہ دو تہائی
چاہیی یہ اختلاف ہے کہ بعضون نی کہا ہی کہ یہ حکم حدیث سی ثابت ہے اور بعضون نی کہا ہی
کہ اخیافی بہائیون کی قیاس پر کہ وہ دو ہون یا تین یا زیادہ برابر ہین اور بعضون نی
کہا ہی علاتی بہنون کی قیاس پر ہین کیونکہ اونمین سی جو ایک ہو اوسکو آدہا ہی اور دو کو

اور دو کو دو تہائی اور ولابویہ الخ سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو ماں باپ سے چھٹا حصہ ہے جب میت کے ولد ہو لڑکی ہو یا لڑکا بہت ہوں یا ایک اور اوسکے کوئی لڑکا نہو تو ماں کو ایک تہائی اور باپ کو دو تہائی اور ابن عباس نے فلامہ الثلث کے ظاہر سے دلیل پکڑی ہے کہ جب میت زوج اور ابوین یا زوجہ اور ابوین چھوڑ مرا تو اوسکی ماں کو ثلث ہے بن کی ماں کی میراث باپ کی میراث پر زیادہ ہوگی اور آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کا باپ جو موجود ہو تو ماں کی حصہ کے بعد ما بقی بیوی میت کی باپ کو پہونچے اور جو باپ موجود نہو ماں کی حصہ کے بعد اوسکا حصہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ باوجود تہائی حصہ کے بھائی ہو کہ چاہئے اور اخوۃ کے ظاہر سے بعضوں نے دلیل پکڑی کہ ماں کو محجوب اوس وقت کرینگے کہ تین سے کم نہو اور اوسی کے ظاہر سے بھی دلیل پکڑی ہے کہ حاجب بھائی ہوتے ہیں بہن نہیں کیونکہ اخوۃ کا اطلاق خاص مردوں پر ہے برجمہور خلاف ان دونوں صورتوں کے ہیں اور وصیت ذکر میں مقدم ہے دین پر اس سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ترکہ میں وصیت بھی مقدم ہے دین پر اسکا یہ جواب ہے کہ وصیت ذکر میں اس لیے مقدم کیا تا اوسکے اجرا میں لوگ سستی نکریں اور عموم وصیت سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ وصیت جائز ہے قلیل پر ہو یا کثیر پر یہاں تک ساری مال پر بھی ہو اور جائز ہے وارث کے لیے گو وہ حربی ہو یا ذمی اور من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین کی لفظ سے دلیل ہے کہ قرض منع کرتا ہے وارثوں کو ترکہ کی ملک سے اور بعضوں نے دلیل پکڑی کہ دین حج اور دین کفارہ کا میراث پر مقدم ہے کیونکہ قول اوسکا او دین عام ہے **قولہ تعالیٰ** ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لھن ولد فان کان لھن ولد فلکم الربع مما ترکن من بعد وصیۃ یوصین بھا او دین ولھن الربع مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم من بعد وصیۃ توصون بھا او دین **ف** اور تمکو آدھا مال جو چھوڑ مریں تمہاری عورتیں اگر نہو انکی اولاد پھر اگر انکو اولاد ہے تو تمکو چوتھائی مال جو چھوڑ گئیں بعد وصیت کے

جو وہ کر مرین یا قرض کی اور عورتونکو چوتہائی مال جو چہوڑ مرو تم اگر نہو تمکو اولاد پہر اگر ہو اولاد تو انکو آٹہوان حصہ جو کچہہ تمنی چہوڑا بعد وصیت کی جو تم دلوا مرو یا قرض کی **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہانتک مرد اور عورت کی میراث فرمائی عورت کی مال مین مرد کو آدہا ہی اگر عورت کو اولاد نہین اور اگر اولاد ہی اس مرد سی ہو یا اور تو مرد کو چوتہائی اور اسی طرح مرد کی مال مین عورتکو چوتہائی اگر مرد کو اولاد نہین اور اگر اولاد ہی عورت کو آٹہوان حصہ ہی ہر جنس مال مین نقد یا جنس سلاح یا زیور یا حویلی یا باغ باقی عورت کا مہر میراث سی جدا ہی قرض مین داخل ہی اور اکلیل مین ہی کہ زوجہ کو زوج کی مال مین چوتہائی یا آٹہوان ہی خواہ ایک زوجہ ہو خواہ بہت اور زوج کو ولد زوجہ کا محجوب کرتا ہی آدہی سی بلکہ اسوقت چوتہائی دین گی لڑکا ہو یا لڑکی اسی خاوند سی ہو یا اور سی اور ایسا ہی زوجہ کو ولد زوج کا محجوب کرتا ہی چوتہائی سی بلکہ اوسوقت آٹہوان حصہ دین گی وہ ولد اسی زوجہ سی ہو یا اور سی اور فان کان لکم ولد سی ابن عباس نی دلیل پکڑی ہی کہ ولد کا ولد حاجب نہین ہوتا **قولہ تعالی** وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ **ف** اور اگر جس مرد کی میراث ہی باپ بیٹا نہین یہا یا عورت تہی اور اوسکا ایک بہائی ہی یا بہن تو دونو مین ہر ایک کو چہٹا حصہ پہر اگر زیادہ ہوئی اس سی تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کی جو ہو چکی ہی یا قرض جب اوروں کا نقصان نکیا یہ کہہ رکہا اللہ اور اللہ سب جانتا ہی تحمل والا **ف** موضح القرآن مین ہی کہ یہان اتنی فرمائی بہائی بہن کی سو یکی وہ ہی جو

یعنی جسکا باپ بیٹا نہو اسکی میراث کا بیان

کہ اصول اور فروع حاجب ہوتی ہیں لازم کی اوسکو جو ایک ہی تو چوتھا حصہ بھی اوسکا ہو اور ایسا
اور سعد بن ابی وقاص کی قراءت ہی وله اخ او اخت من ام اور جو دو ہیں یا زیادہ تو ایک
تہائی چاہیے زیادہ نہیں اوسمین مرد اور عورت برابر ہیں اور غیر مضار یعنی مراد کہ تہائی کی
زیادہ پر وصیت گناہ کبیرہ ہی **قوله تعالیٰ** وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيدًا **ف** اور ہر کسی کی ہمنے ٹھرا دئی وارث اوس مال میں جو چھوڑ جاوین ماباپ اور قرا
بتی اور جنسے قرار باندہا تمنے اونکو پہنچا دو اونکا حصہ اللہ کی روبرو ہی ہر چیز **ف**
اور اکلیل میں ہی کہ موالی سی ابن عباس نے عصبہ مراد لی اور والذين عقدت ايمانكم
کا حکم منسوخ ہی آیہ اولوا الارحام بعضهم اولی ببعض سے چنانچہ بخاری وغیرہ نے ابن عباس سے اخراج
کیا ہی اور جو ابو حنیفہ نے اس سے موالاۃ کی وراثت پر حجت پکڑی ہی غیر صحیح ہی اور حسن نے
کہا کہ یہ اوس صورت میں ہی کہ جو کوئی کسی کے لیے وصیت کر جاوے پہر جسکے لیے وصیت کی تھی اوسکے مرنے کے
قبل مر گیا اور وصی نے حکم کیا کہ موصی لہ کے وارثوں پر وصیت جاری ہو اور ابن مسیب نے کہا
ہی کہ یہ آیہ وصیت میں ہی نہ میراث میں **قوله تعالیٰ** يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ
فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ
وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ
لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ **ف** حکم پوچھتے ہیں تجھسے تو کہہ اللہ
حکم بتاتا ہی تمکو کلالہ کا اگر ایک مرد مر گیا کہ اوسکو بیٹا نہیں اور اوسکو ایک
بہن ہی تو اوسکو پہنچے آدھا جو چھوڑ مرا اور وہ بھائی وارث ہی اوس بہن کا اگر نہ ہو

اگر نہ ہی اوسکو بیٹا پہر اگر بہنین دو ہون تو انکو پہنچی دو بہائی حصہ کچہہ چہوڑ مرا اور اگر ہین شخص بہن
اس ناتی کی مرد اور عورتین تو دو مرد کو دو برابر حصہ عورت کا بیان کرتا ہی اللہ تمہاری واسطی
کہ نہ بہکو اور اللہ ہر چیز سی واقف ہے ف موضح القرآن مین ہی کہ کلالہ کی معنی ہمارا ضعیف
بیان فرمایا اوسکو جسکی وارثون مین باپ اور بیٹا نہین کہ اصل وارث وہی ہین تو اوسکو وقت
سگی بہائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہی سگی نہون تو یہی حکم سوتیلوں کا نری ایک بہن کو اوہا
اور دو کو دو تہائی اور ملی ہوئی بہائی بہن تو مرد کو حصہ دو برابر عورتکو اکہرا اور جو نری بہائی
ہون تو اونکو فرمایا کہ وہ بہن کی وارث ہین یعنی حصہ مین معین نہین وہ عصبہ ہین فائدہ
اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ دارون سی بچی سو وہ لی
اکلیل مین ہی قتادہ سی کہ ابو بکر صدیق نی خطبہ مین فرمایا کہ پہلی سورہ نسا مین باپ اور بیٹی
کی حقمین حکم ہی پہر زوج اور زوجہ اور ماکی اولاد کی حق مین ارشاد ہے پہر آخر سورہ مین سگی
بہائی بہن کی حق مین حکم ہی پہر سورہ انفال کی اخیر مین اولوا الارحام کی حقمین ارشاد ہے
قوله تعالیٰ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ **ت**
اور ناتی والی آپسمین حقدار زیادہ ہین ایک دوسری کی اللہ کی حکم مین **ف**
موضح القرآن مین ہی کہ ناتی والا اگرچہ پیچہی مسلمان ہوا یا ہجرت کر آیا پہلی ناتی والی مسلمان
مہاجر کا حقدار ہی یعنی میراث وہی لیگا اگرچہ رفاقت قدیم اور دوستی ہی اکلیل مین ہے کہ اس
دلیل پکڑی ہی جو ذوالرحم کو وارث گردانتا ہے اور ابن فرس نی کہا ہی اس سی دلیل پکڑی ہی
اوسنی جو کہتا ہی کہ جنازہ کی نماز مین ولی میت پر اولی ہی **المنفرقات قوله**
تعالیٰ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا **ت** وہی ہی جسنی بنا یا تمہار
واسطی جو کچہہ زمین مین ہی سب **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ لکم کا لام انتفاع کی معنون پر ہے

اس سے دلیل ہے کہ جس چیز میں نفع ہووے اصل میں مباح ہے یہ مذہب ہے کرخی اور ابو بکر رازی
اور بعض حنفیہ اور شافعیہ اور سب معتزلہ کا اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسی چیزیں اصل میں حرام ہیں
کیونکہ جو مباح ہوتی تو سب آدمی جاہل اور غیر مکلف ہوتے **قولہ تعالیٰ** وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا **ت**
اور اوس سے ظالم کون جسنے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑہے وہاں نام اوسکا اور
دوڑا اونکی اُجاڑنے کو **ف** اکلیل میں ہے کہ رازی نے کہا ہے کہ ذمی کو مساجد آنے سے
منع کریں اور جو وہ مسجدوں میں جاویں مسلمانونکو چاہیے کہ وہاں سے نکال دیویں **قولہ تعالیٰ**
وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ
اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ **ت**
اور جب آزمایا ابراہیم کو اوسکے رب نے کئی باتوں میں پھر اوسنے وہ پوری کی فرمایا
تجھکو کرونگا سب لوگونکا پیشوا بولا اور میری اولاد میں نے کہا نہیں پہنچتا میرا
اقرار بے انصافونکو **ف** تفسیر احمدی میں ہے کہ یہ کلمات دس ہیں پانچ سر میں
بال مونڈانا یا کترانا اور موچھ کترانی اور منہہ میں پانی ڈالنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور
مسواک کرنا اور پانچ ساری بدن میں بغل کے بال اوکھاڑنا اور ناخن کترانا اور ناف کے نیچے بال مونڈانا اور
پانی سے استنجا کرنا اور ختنہ کرنا حضرت ابراہیم پر فرض تھے اور ہم پر سنت سر کے بال مونڈانا یا کترانا
مردکو علی سبیل التخییر سنت ہے اور عورتونکو نہیں درست ہے پر ایام حج میں کترانا اوسکو اور موچھ کترانی اور یہ
موہنہہ کے مقابلہ سے سنت ہے اوسکے چھوڑنے میں بڑا عذاب ہے اور منہہ میں اور ناک میں پانی ڈالنا
اور مسواک کرنی مرد اور عورت کو ہر وضو میں سنت ہے اور بغل کے بال اوکھاڑنا اور
زہار کے مونڈنا سنت ہے اور چالیس دن کے بعد مکروہ ہے اور ناخن کترانا ہر جمعہ کو ہفتہ میں جسدن چاہے

مستحب ہی اور پانی سی استنجا اوسوقت سنت ہے کہ نجاست مخرج در ہم کے مقدار سے بڑہی جو بڑہ گئی تو واجب ہے
اور ختنہ مرد و نکا سنت ہے اور ابو حنیفہ نی اوسکی مدتمین توقف کیا ہی اور بعضون نی کہا ہے
کہ بارہ برس تک اکثر مدت ہی اور عورتکو ختنہ مضائقہ نہین اور اہل سنت نے کہا ہی کہ امام
کی لفظ اگر اپنی معنی مستعار پر ہو تو ظالم کا فر مراد ہے کیونکہ کافر ظالم مطلق ہی اور اگر امام سے مراد
نبی ہی تو ظالم اپنی معنی اصلی پر ہی اس صورت مین بوجہا گیا کہ انبیا گناہون سی معصوم ہین
کیونکہ جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور اکلیل مین ہی کہ کلمات سے مناسک حج مراد ہے اور بعضون نی یہ
مذکورات مراد لی ہے اور جمعہ کا غسل زیادہ کیا ہی اور رازی کی قول سی معلوم ہوا کہ عہد سے نبوت
مراد ہی **قوله تعالی** وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا
بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ
بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ **ت** اور نہ کہاؤ مال ایک دوسری کی آپس مین ناحق
اور نہ پہنچاؤ اونکو حاکمون تک کہ کہا جاؤ کاٹ کر لوگون کی مال مین سی ماری گناہ کی اور تمکو
معلوم ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ آنسی اد جہوٹی گواہی یا جہوٹی قسم یا صلح کرنا باوجود اسکے
کہ جسکی لئی حکم کیا ہی اوسکو ظالم جانتا ہے اس صورتمین حکام سے حکام شریعت مراد ہین جیسی قاضی اور مفتی اور
سلطان اور حاصل یہ ہی کہ جو تم جانتی ہو کہ فی الحقیقت دعوی مین اور گواہ لانی اور سوگند اور صلح
مین باطل ہین اور ظاہر تقریر سے سچی ہے تو اوس مالکو نہ لو اور نہ کہاؤ اوسمین دلیل ہی کہ ایسا مال کہانا حرام ہے
اور جو قاضی جہوٹی گواہی پر حکم کرے ظاہر مین جاری ہی کا پر باطن مین نہین یہی بہت سے شیخین اور
شافعی کا بخلاف ابی حنیفہ کے کہ اونکی نزدیک ظاہرا اور باطنا جاری ہوگا اور بعضون نی کہا ہے
احکام سی حکام ظالم مراد ہین مدعا یہ کہ ظالمونکو رشوت دیکر آدمیونکا مال فساد اور غصب
اور جعل خوری سی کہاؤ حرام ہی یہ بعض فتاوی سی معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی حافظ ہونکا جلیس اور رفیق ہو

اس سبب سے کسی سے کچھ لیکر اوسکی زبانی پر مشتبہ ہوا اور کسی اور مسلم کا ضرر نہو تو بعضوں کی نزدیک
جائز ہی اور ہدایہ سے ہے کہ ظلم کی دفع کی لئی رشوت دینا روا ہے اور اکلیل میں ہے کہ اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بے وجہ شرعی مال کہانا حرام ہے اور رشوت حرام ہے اور ناحق لڑائی کرنا حرام ہے
مجاہد نے آیۃ کی تفسیر میں کہا ہی کہ لڑائی مت کرو جو تم اسکو ظالم جانتے ہو اور پوچھا گیا کہ حاکم
ظاہر اسباب پر حکم کرے وہ اپنے کاموں پر ثواب پاتا ہی یا واقع میں نہیں **قولہ تعالی**
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **ف** تجھسے پوچھتے ہیں چاند کا نیا نکلنا تو کہہ یہ وقت ٹہری ہیں لوگوں کے واسطی
اور واسطی حج کی اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں آؤ چھت پر سے لیکن نیکی یہی ہی کہ جو کوئی بچتا رہے
اور گھروں میں آؤ دروازوں سے اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید تم مراد کو پہنچو **ف** اکلیل میں ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ مہینے شرعی ہلالی ہیں نہ عددی اور حنفیہ نے اس سے دلیل پکڑی ہے
کہ سال بہر حج کا احرام باندھنا جائز ہی اور حقیقت میں دلیل حنفیہ کی نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر
ایسا ہوتا تو ہلال کی حاجت کیا تھی اور ہلال کی حاجت فقط اسی لئی ہی کہ حج مخصوص
ہو جاوے اشہر معلوم میں **قولہ تعالی** الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ
بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيًّا كَبِيرًا وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا
مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا **ف**

ف مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطی کہ بڑائی دی اللہ نی ایک کو ایک پر اور اسواسطی
کہ خرچ کیی اونہون نی اپنی مال پھر جو نیکبختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری کرتیان ہین پیٹھ پیچھی
اللہ کی خبرداری سی اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو اونکو سمجہاؤ اور جدا کرو سونی مین اور مارو پھر اگر کہا مانین تمہارے
حکم مین تو مت تلاش کرو اونپر راہ الزام کی بیشک اللہ ہی سب سی اوپر بڑا اور اگر تم لوگ ڈرو کہ وہ
آپس مین ضد رکھتی ہین تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والون مین اور ایک منصف عورت والون مین سی
اگر یہ دونو چاہین گی صلح تو اللہ ملاپ کر دیگا اون مین اور اللہ سب جانتا خبر رکھتا ف موضح القرآن مین
ہی کہ اللہ نی مرد کا درجہ اوپر بنایا تو عورتنکو حکمبرداری چاہئی اور اگر ایک عورت بدخوئی کری
تو مرد پہلی درجی سمجہاوی دوسری درجی جدا سووی لیکن اوسی گھر مین پھر آخر درجی مارے لیکن ایسا کہ ضرب نپہنچی
سو اور اکلیل مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ عورتکو نکلنا منع ہی کیونکہ نکلنا نفقہ کی تلاش کو ہوتی
چاہیی جب مرد پر نفقہ ہوا تو حاجت نکلنی کی نرہی اور پوچہا گیا کہ جو مرد عورتکی نفقہ سی عاجز ہو
تو وہ عورت پر حاکم نہین اس صورتمین جو اوسکو ولایت منع خروج کی ہی ساقط ہوئی اور بعضون نی
دلیل پکڑی ہی کہ جب مرد عورتکی نفقہ سی عاجز ہو تب فسخ نکاح جائز ہی کیونکہ اب وہ قوام نہین رہا
اور نکاح کی غرض مقصود سی نکل گیا اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ عورتکو امامت عظمی کی ولایت نہین ہی کیونکہ اللہ نی
مردونکو عورت پر حاکم کیا اب جائز نہین کہ عورت مرد پر حاکم ہو اور والتی تخافون
نشوزھن آیہ مین عورتکی ادب دینی کا بیان ہی یعنی جو بدخوئی کا ڈر ہو یا ظہور کرا اوسکی
علامات پائی جاوین تو اونکو سمجہاؤ اور اللہ کی عذاب سی ڈراؤ جو نمانی تو جدا کرو سونی مین
نی ایک بستر مین سوون اور جو سووین تو مرد عورت کیطرف پیٹھ دیکر سووین اور صحبت نکری یہ روایت
ابن عباس کی ہین اور عکرمہ نی کہا ہی کہ جدائی سی یہ مراد ہے کہ نہ بولین یہ کہ صحبت نکرین اور اگر نمانین
تو مارنا روا ہی پر جو اطاعت کرتی ہو تو مارنا سو نہین ہے اور ابن ابی حاتم نی علی اور ابن عباس کی طرف سی نکالا ہی

وان خفتم الآیۃ اون مرد اور عورت کی شان مین ہے کہ آپسمین کچھ فساد ہی اللہ نے حکم کیا ایک شخص مرد کی طرف سے اور ایک عورت کی طرف سے مقرر ہو وہ دیکھین کون گنہگار ہے جو مرد ہو تو اسکو نفقہ کی لئے بند کرین اور عورت سے علیحدہ کہین اور جو عورت ہو تو خاوند کی لئے بند کرین اور نفقہ موقوف رکھین پہر جب ان دونون کی رائے عورت اور مرد کی ملاپ یا بگاڑ پر متفق ہو وے جاہئے بمصلحت دیکھی دونون ملاپ ہو اور ایک وقت ان سی راضی ہی اور دوسرا ناراض پہر کوئی مرگیا جو را تہا وہ ناراض کا وارث ہوگا اور ناراض راضی کا وارث ہوگا اور فابعثوا کا خطاب حکام سی ہی اور سدی سی روایۃ ہے کہ زوجین سی اول صورتی بعضون نی دلیل پکڑی ہے کہ دونو منصف حاکم کی طرف سی ہین جاہین طلاق یا غیر طلاق کا حکم کرین جبین کی رضا شرط نہین ہے اور دوسری صورتی بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ دو منصف زوجین کی وکیل ہین رضا زوجین کی شرط ہی اور حسن اور قتادہ نی کہا ہی کہ منصفون پر ملاپ کروانا واجب ہے اور طلاق کا اختیار انکو نہین ہی کیونکہ اسکا ذکر اللہ نی نہین کیا **قولہ تعالیٰ** واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم **ت** اور بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکی ساتھ کسیکو اور ماباپ سی نیکی اور قرابت والونسی اور یتیمونسی اور فقیرونسی اور ہمسایہ قریب سی اور ہمسایہ اجنبی سی اور برابر کی رفیق سی اور راہ کی مسافر اور اپنی ہاتہہ کی مال سی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ اس آیہ مین بیان ہی سب حقوق کا عبودیۃ کی حق چار ہین عہد کو پورا کرنا موجود پر راضی ہونا حدود کو نگاہ رکہنی نہونی پر صبر کرنا اور والدین کی حق دو قسم ہین ایک قسم حیات مین جیسی نفقہ دینا اور کلام مین ادب کرنا اور ہر چیز مین کہ موافق شرع کی ہی اطاعت کرنی اور دوسری قسم بعد موت کی ہی جیسی اونکی لئی

واحسانا مین دوسری کی حقوق کا بیان

جیسی اونکی لیی دعا کرنی رحمت کی اور استغفار پڑہنا اور ایسی ہی لڑکونکی حق ہین والدین پر
گو یہان اللہ نی بیان نہین فرمایا پر حدیثون مین یون لکہا ہی کہ ساتوین دن عقیقہ کرنا
اور ناپاکی اوس سی دور کرنی اور چہتی برس ادب سکہانا اور ساتوین برس محرمات سی علیحدہ
سولانا اور تیرہوین برس نماز کی لیی مارنا اور سولہوین برس شادی کر دینی جب یہ ادا کر
ہاتہہ پکڑ کر کہی کہ تجکو مینی ادب سکہایا اور شادی کر دی اب پناہ مانگتا ہون دنیا
مین تیری فتنہ سی اور آخرت مین تیری عذاب سے اور ایسی ہی حق اوستاد کے شاگرد
اور شاگرد کی اوستاد پر اور شیخ کی طالب پر اور طالب کی شیخ پر بلکہ اوستاد اور شیخ
باپ سی افضل ہین تو ادب ونکا زیادہ چاہیی اور اقربا دو قسم ہین ایک وہ جو قرابت
مین اقربا ہون دوسری وہ جو دوستی مین اقربا ہون اقربا کا حق یہ ہی کہ اونپر
بیشی کری سلام کی اور کینہ اور حسد نکری گو کوئی معاملہ مین نزاع ہو گئی ہو اور جب اور قبیلہ
کی لوگ اوسپر غلبہ کرین عین نزاع مین اوس سی ملین پر دوستی کی اقربا مقدم ہین اقربا قرابت پر
اور یتیم اور مسکین کا حق یہ ہی کہ اونپر مہربانی اور احسان کری اور سوال سی اونکو غنی کری اور جو
کوئی اونپر ظلم کری تو اوسوقت مدد کری اور یتیم کی مال کو نکہاوی کیونکہ یہ حرام نص سی ثابت ہے
اور جار ذی القربی وہ ہمسایہ ہے کہ جو اوسکی گہر سی قریب ہو یا ہمسایہ نی ہو اور نسبیا دین مین نی
اتصال ہو اور الجار الجنب وہ ہے کہ جسکا گہر دور ہو یا وہ کہ جسی کچہہ قرابت نہو اور بعضون نی
کہا ہی کہ جار جنب وہ ہی کہ جسکا گہر گہر سی ملا ہو اور حدیث مین ہی کہ ہمسایہ تین طرح کی ہین ایک وہ کہ جسکو
تین حق ثابت ہین ایک حق ہمسائگی کا دوسرا حق قرابت کا اور تیسرا حق اسلام کا اور دوسرا
وہ کہ دو ہی حق ہین ان حق جوار اور حق اسلام تیسرا وہ ہے کہ جسکو فقط حق جوار ہے کا ہو جیسی مشرک
اور اہل کتاب ہمسایہ کی حد چالیس گہرون تک ہی اور ہمسایہ کی حق مین یہ آیا ہی دیوار اپنی بلند نکری

کہ اوسکی گہر سی ہوا بند ہو جاوے اور اوسکی پرنالی اور نابدان کو منع نکری اور کہانی اور میوی کو گہر
مین فخر و خوشی نکری اور رنج اور غم مین مدد کری جو کہانا نکی طاقت ہو تو کہلاوی نہین تو نکی کا نشان
جیسی چہلکی ان وغیرہ ظاہر نکری اور صاحب بالجنب سے اگر زوجہ مراد ہے تو اوسکا یہ حق ہے کہ نفقہ
دی اور کپڑی اور گہر اور جو ایک سی زیادہ ہون تو رعایت نوبت کی کری اور نماز اور روزہ
اور طہارت اور حیض اور نفاس اور استحاضہ کی حکم سکہلا دی اور غیرت کہ غیر محرم کو اپنی گہر مین
آنی ندی اور وہ مکاتا رہے تو اوسپر غالب نہو اور عورتکو اوسکی خواہش پر نہ چہوڑے خصوصًا اونکی مقدمہ
مین اور جو حق زوج کی زوجہ پر ہوتی ہین گو اونکا ذکر آیۃ مین نہین ہی پر بیان کیا چاہیئی وہ یہ کہ اگر
دینی امور وغیرہ مین اوسکی اطاعت کرے اور بغیر اوسکی حکم کی کسیکو کوئی چیز ندی اور اوسکی گہر سی باہر نکلے
اور جب وہ ارادہ کری وطی کا تو اپنی نفس کو اوس سے باہر نکہی وقت ممنوع مین یا مکان مکروہ مین
اور صاحب بالجنب سے اگر رفیق اور یار مراد ہے تو اوسکی حقوق یہ کہ اوسکی مدد کری اور اوسکا عیب نکری
اور سکہلا دی اور نصیحت کری اور اوسکی گناہ اور لغزش کو معاف کرے اور حیاتین دعای خیر کری اور مرنی
کی بعد اوسکی لئی استغفار کری اور اوسکی اولاد اور اہل پر احسان کری اور ابن السبیل سے اگر مسافر
غریب الوطن مراد ہے تو اوسکی حقوق قریب ہین حقوق مسکین اور یتیم سی اور اگر مہمان مراد ہے کہ جو بے طلب آیا
تو حق اوسکا یہ کہ اوس سی نرمی کا کلام کری اور ایسی خدمت کری کہ راضی ہو اور حتی المقدور اچہا
کہانا کہلاوی تین دن تک ایسی ہی کری پہر مختار اور لونڈی اور غلام کی حق یہ ہین کہ اونکو کہلاوے
جو آپ کہاوی اور پہناوے جو آپ پہنی اور طاقت سے زیادہ کام نلی اور اونپر عذاب نکری اور حق
مالک کی غلام پر یہ ہین کہ اطاعت کری اور مال اوسکا نگاہ رکہی اور فجر سی عشا تک اوسکی خدمت مین
رہی مگر اوقات نماز اور روزہ کی اور موضح القرآن مین ہی کہ صاحب بالجنب سے وہ مراد ہے کہ جو ایک
کام مین ساتہہ شریک ہو جیسی ایک استاد کی دو شاگرد یا ایک خاوند کی دو نوکر قولہ تعالی

قوله تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا **ف** اللہ تمکو فرماتا ہی کہ پہنچاؤ امانتین امانت والونکو اور جب حکم کرنے لگو لوگونمین تو حکم کیا کرو انصاف سے اللہ اچھی نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ہی سنتا دیکھتا

ف تفسیر احمدی مین ہی کہ یہ آیۃ عام ہی سب امانتوں اور مکلفون کو اوس سے بہت مسئلے امانت اور عاریت کی نکلتی ہین ایک یہ کہ مستعیر امانت کہانی کی مالک نہین رکھتا ہی اور دوسرے یہ کہ جو امانت کو مالک کی گہر تک پہنچایا اور مستعار نفیس جیسے جواہر وغیرہ کو مالک کی گہر تک پہنچایا حقیقت مین تسلیم نہین بلکہ تسلیم وہ ہی کہ خود مالک کو دے اس سے معلوم ہوا کہ جو امانت یا مستعار نفیس مالک تک پہنچائی اور تلف ہوگئی تو اوسکا ضمان لازم ہے اور جو مستعار غیر نفیس مالک کی گہر تک پہنچائی یا مستعار گہوڑ ہے کو مالک کی اصطبل تک پہنچایا تو تسلیم ہی اور تیسرے یہ کہ امانت کے دینے مین مالک اور امانت رکہنے والے کا حاضر ہونا شرط نہین ہے اور ان تحکموا بالعدل دلیل ہی کہ ہر حکم یہ عدل واجب ہے امام ہو یا قاضی یا حاکم اور ہر چیز مین واجب ہے دعویٰ ہو یا گواہی مانگنا یا سوگند اجنبی سے معاملہ ہو یا قرابت سے اور اکلیل مین ہی کہ مالکیہ نے عموم آیہ سے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ جو حربی امان لیکے دار الاسلام مین آیا اور کسی پاس امانت رکھی پہر مر گیا یا مارا گیا واجب ہے کہ امانت کو حربی کے اہل کو دیوین اور جو مسلمان دار الحرب مین حربی سے چہین لیا اور نکل آیا اوسکا وفا کرنا واجب ہے **قوله تعالیٰ** وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَاۤ اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا **ف** اور جب تمکو دعا دیوے کوئی تو تم بھی دعا دو اوس سے بہتر یا وہی کہو الٹکر اللہ ہی ہر چیز کا حساب کرنیوالا **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جو ایک جماعت نے سلام کیا اوسکا جواب بایں مقدار کہ وعلیکم السلام فرض ہے اور اس سے یہ

ورحمة الله وبرکاته کہنا افضل ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ سلام کر نیوالا جو مسلم ہی تو ان الفاظ کہنا افضل ہی اور جو ذمی ہی تو اوسکا پہیرنا چاہئی اور نخعی سی روایت ہی کہ ذمی سی جب غرض ہو تو ابتداءً اوسپر سلام کری اور ابو حنیفہ سی ہی کہ ابتداءً مطلقاً نچاہئی ابو یوسف سی ہی کہ سلام اور مصافحہ کچہہ نچاہئی جب اون پاس کوئی جاوی کہی والسلام علی من اتبع الهدی اور جو دنیا کی مصلحت کی لئی ہو اوسکی حق مین مضائقہ نہین ورالایق ہی کہ مرد اپنی عورت اور چلنی والا بیٹہی ہوئی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑیکا سوار گدہی والی پر اور بڑا چہوٹی پر اور کم بہت پر سلام کری اور جو شطرنج یا نرد کہیلتا ہو یا اپنی حاجت مین بیٹہا ہو یا کسی عذر سے ننگا ہو حمام یا اور مقام مین ابو یوسف سی ہی کہ اوسپر سلام نچاہئی اور خطبہ مین یا جب قرآن پڑہتی ہی یا حدیث کی روایت ہو یا علم کا ذکر ہو یا اذان یا اقامت ہو ان صورتون مین نچاہئی ۲۵ **قوله تعالی** وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۝ **ف** اور لوط کو بہیجا جب کہا اپنی قوم کو کیا کرتی ہو بیحیائی ... ایسی کہ نہین کی یہ کسی نی جہان مین **ف** تفسیر احمدی مین ہی یہ آیۃ اگرچہ قوم لوط کی قصہ مین ہی پر فائدہ ہی کہ امت سابق کی شریعت کو جب اللہ اور رسول نی بیان فرمایا بغیر انکار کی وہ ہماری لئی شریعت ہی اس سی دلیل لواطت کی حرمت پر ہماری نزدیک اوسمین حد نہین ہی پر تعزیر ہی اور جب ہی بعضون کی نزدیک جلا دینا اور بعضون کی نزدیک ڈوبا دینا اور بعضون کی نزدیک اونچی سی گرا کر پتہر مارنا اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک حد اوسکی مثل حد زنا کی اور دلیلین جانبین کی کتاب الحدود مین مذکور ہو چکی ہین **قوله تعالی** اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

قال الملاء الذی ... [illegible]

لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم فالذین امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون ۝ ف وہ جو لکھا ہوا ہے

ہوئی ہین اوس رسول کی خوبی اپنی ہی جسکو پاتی ہین لکھا ہوا اپنی پاس توریت اور انجیل مین بتاتا ہی اونکو نیک کام اور منع کرتا ہی بری سی اور حلال کرتا ہی اونکی واسطی پاک چیزین اور حرام کرتا ہی اونپر ناپاک اور اوتارتا ہے اونسی بوجہہ اونکی اور پہانسیان جو اون پر تہین سو جو اوسپر یقین لائی اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابع ہوئی اوس نور کی جو اوسکی ساتھ اوترا ہی وہی پہنچی مراد کو ف تفسیر احمدی مین ہے کہ طیبات سی وہ مراد ہی جو ہوئی حرام چیزین وغیرہ یا وہ جو شریعت مین حلال ہی جیسی وہ ذبیحہ کہ جن پر اللہ کا نام لیا گیا اور جسکا کسب حرام سے خالی ہو اور خبائث وہ مراد ہین کہ جو آیہ انما حرم علیکم کی تحت مین ہی یا وہ جو حکم مین خبیث ہو جیسی سود کہانا اور رشوت لینی اس مین دلیل ہی کہ سوای مچہلی کی دریائی اور جانور حرام ہین کیونکہ وہ خبیث ہین اس صورت مین رد ہی شافعی پر جو قائل ہین کہ سب جانور دریا کی حلال ہین اور قاضی بیضاوی کی رای یہ ہے اصر اور اغلال دونو سی تکالیف شاقہ مراد ہے اکثرون نی دونون مین فرق کیا ہی صاحب کشاف نے کہا ہی کہ اصر وہ جو توبہ کی عوض قتل نفس کرنی اور اغلال وہ جو اونکی شریعت مین شاقہ تہی جیسی قتل مین فقط قصاص ہونا اور دیت اور عفو کا مشروع ہونا اور خاطی کی عضو کاٹنا اور نجاست کے مقام کو کاٹنا آدمی کا چمڑا ہو یا کپڑا اور لوٹ کو جلا دینا اور سنیچر کی حرمت رکہنی اور امام زاہد نے کہا ہی کہ اونکو نماز فرض ہوتی اور جو کہائی مال مین کہہ دینی اور سنیچر کی حرمت کرنی اصر ہی اور خاطی کی عضو کاٹنی اغلال ہے اور بعضون نی کہا ہی کہ دن رات مین پچاس نمازین اور زکوٰۃ چوتہائی مال مین اور فقط مسجد مین نماز روا ہونی اور روزہ مین افطار کی بعد جماع حرام ہونا اور سونی کی بعد کہانا حرام ہونا اور نیکی کی جزا ایک ہی تہی اور گناہ دس ہوتی یہ اغلال تہی غرض یہ خبائث حرام ہین بعضی اصر اور اغلال معاف ف قولہ تعالیٰ ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ

اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی
الْقَتْلِ اِنَّهٗ کَانَ مَنْصُوْرًا **ت** اور نہ مارو جان جو منع کی اللہ نی مگر حق پر اور
جو مارا گیا ظلم سی تو ہمنی دیا اوسکی وارث کو زور سو اب یا نہ چہوڑ دی خون پر او سکو مدد
ہو لی ہی **ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ حق تین چیز سی ہوتا ہی یا مرتد ہو یا قتل عمدًا یا محصن کی
زنا ہو آیہ مین دلیل ہی کہ ولی کو قصاص لینا چاہی عصبات کی ترتیب کی موافق اور جسکا کوئی
ولی نہو اوسکا بادشاہ ولی ہی اور صاحب مدارک نی کہا ہی کہ ظاہر آیہ سی دلیل ہی اس پر کہ حر اور
عبد اور مسلم اور ذمی کی درمیان مین قصاص چاہی کیونکہ نفس ذمی اور عبد کا بھی محرم ہی

قوله تعالیٰ وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّ
اجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ **ت** اور حکم بہیجا ہم نی موسیٰ کو
اور اوسکی بہائی کو کہ ٹہراؤ اپنی قوم کی واسطی مصر مین سی گہر اور بناؤ اپنی گہر قبلہ کیطرف
اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دی ایمان والونکو **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ یہ آیہ دلیل ہی
اس پر کہ گہر مین مسجد کر لینی مشروع ہی مستحب ہے فقہا اسکو مسجد البیت کہتی ہین اوسکو مسجد جماعت کا حکم نہین
ہی اس لئی روا ہی وطی اور بول اور براز اوس گہر کی اوپر کہ جسمین مسجد ہی اور مسجد کی کوٹہی
پر نہین روا ہی ہدایہ کی شرح مین ہی کہ نوافل مسجد البیت مین مستحب ہی حضرت اور جمہور سلف
نفل اور سنت روایت خصوصًا فجر کی سنت اور شب جمعہ کو وتر ادا کرتی ہی **قوله تعالیٰ**
وَلَا تُکْرِهُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَمَنْ یُّکْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِکْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ **ت** اور نہ
زور کرو اپنی چہوکریون پر بدکاری کی واسطی اگر وہ چاہین قید سی رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا
زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کری تو اللہ اونکی بی بسی پیچہی بخشنی والا مہربان ہی **ف**

ف موضح القرآن مین ہی کہ لونڈیونسی بدکاری کروانی مال کمانی کو بڑا وبال ہے خواہ خوش ہون خواہ وہ ناخوش ہون ناخوشی مین اور زیادہ وبال سب ناپاک ہی ور ناخوشی مین لونڈی گناہ نہین

قولہ تعالی یاایہا الذین امنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرت من قبل صلوة الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرة ومن بعد صلوة العشاء ثلث عورت لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدہن طوافون علیکم بعضکم علی بعض کذالک یبین اللہ لکم الایات واللہ علیم حکیم واذا بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن الذین من قبلہم کذالک یبین اللہ لکم ایاتہ واللہ علیم حکیم **ت** ای ایمان والو پر وانگی مانگ کراوین تم مین سی جو تمہاری ہاتہہ کا مال ہین اور جو نہین پہنچی تم مین عقل کی حد کو تین بار فجر کی نماز سی پہلی اور جب اوتار رکہتی اپنی کپڑی دوپہر مین اور عشا کی نماز سی پیچہی یہ تین وقت کہلنی کی ہین تمہاری کچہہ گناہ نہین تم پر نہ اونکی پیچہی پہرا ہی کرتی ہو ایک دوسری پاس یون کہول کہتا ہی اللہ تمہار اگی باتین اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا اور جب پہنچی لڑکی تم مین عقل کی حد کو تو ویسی پروانگی لین جیسی لیتی رہی ہین ونسی اگلی یون کہول سناتا ہے اللہ تمکو اپنی باتین اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا

ف تفسیر احمدی مین ہی کہ لڑکی بالغ کو ہر وقت اذن چاہیی اور مدعا یہ ہے کہ پروانگی لینی مین خوب احتیاط کری آدمی اس سی غافل ہین سعید بن جبیر سی ہی کہ لوگ آیات استیذان کو منسوخ کہتی ہین قسم خدا کی کہ منسوخ نہین ہی لوگون کی سستی ہی اکلیل مین ہی کہ یہ بعضون کی نزدیک منسوخ ہی اور بعضون کی نزدیک محکم پر اس صورت مین حکم اوسکا مستحب ہی یا واجب اور سعید بن جبیر سے کہ ما ملکت ایمانکو سی عام مراد ہے لونڈی ہو یا غلام اور آیہ سی بوجہا گیا کہ سونیکا وقت عشا کی نماز کی

اور فجر کی قبل اور ظہر کی وقت اس سی معلوم ہوا کہ اور وقتوں مین جیسی عشا کی قبل اور فجر کی بعد نا
مکروہ ہی اور یہ دلیل ہی کہ خلوت مین عورتکا کشف درست ہے اور واذا بلغ الاطفال
الآیۃ کی سعید بن مسیب نی کہا ہی کہ اولاد بالغ والدین کی پاس بی اجازت نجاوین **قولہ
تعالی** وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ
يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ **ف** اور جو بیٹھ رہی ہین تمہاری عورتین جنکو توقع نہین بیاہ کی اونپر
گناہ نہین کہ اوتار رکہین اپنی کپڑی یہ نہین کہ دکہاتی پہرین اپنا سنگار اور اوس سی بی
بچین تو بہتر ہی اونکو اور اللہ سب سنتا جانتا ہے **ف** موضح القرآن مین کہ یعنی بوڑہی عورتین
گہر مین بوڑہی کپڑی کہولتی ہین تو درست ہے اور بوڑہیا وہ رہین تو اور بہتر ہی **قولہ تعالی**
لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا
عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ
أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا فَإِذَا
دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً
طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ **ف** نہین اندہی
پر کچھہ تکلیف اور نہ لنگڑی پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف یعنی جو تکلیف کی کام ہین
وہ اونکو معاف ہین جہاد اور حج اور جمعہ اور جماعت اور ایسی چیزین اور نہین تکلیف تمکو تم لوگو
کہ کہا لو اپنی گہر سی یا اپنی باپ کی گہر سی یا اپنی ماں کی گہر سی یا اپنی بہائی کی گہر سی

یا اپنی بہن کی گہر سی یا اپنی چچا کی گہر سی یا اپنی پہوپہی کی گہر سی یا اپنی ماموں کی گہر سی
یا اپنی خالہ کی گہر سی یا جسکی کنجیوں کی مالک ہوئی ہو یا اپنی دوست کے گہر سی نہیں گناہ تم پر کہا ملکر
یا جدا پہر جب جانی لگو کبہی گہروں میں تو سلام کہو اپنی لوگوں پر نیک دعا ہی اللہ کی ہان سی برکت کی
ستہری یون کہولتا ہی اللہ تمہاری آگی باتیں شاید تم بوجہو ف موضح القرآن
کہ یعنی امانت کی علاقون میں کہانیکی چیز کہ ہر وقت پوچہنا ضرور نہیں نہ کہانیوالا اجابت کے
نہ گہر والا دریغ کری مگر عورتکا گہر اگر اوسکی خاوند کا ہو اوسکی مرضی چاہئی اور ملکر کہا و یا جدا
یعنی اسکی تکرار دلمیں نہ کہو کہ کسی نی کم کہا یا کسی زیادہ سب نے ملکر کہا یا سب نے ملکر کہا یا اور اگر
ایک شخص کی مرضی نہو پہر ہرگز درست نہیں کسیکی چیز کہانی اور تقید فرمایا سلام کا اپسکی ملاقات
میں اس سی بہتر دعا نہیں جو لوگ اسکو چہوڑ کر اور لفظ ٹہراتی ہیں اللہ کی تجویز سی اونکی تجویز
بہتر نہیں ف اور مدارک میں ہی بیوت خالاتکم کی تحت میں کہ یہ گہر جو ہی کا اذن دلالۃ
ثابت ہی یعنی اذن لینی کی حاجت نہیں ہی اور مفاتح کی ملک سی وکالت یا نگہبانی مراد ہی
یعنی جو وکیل یا نگہبان ہو خزانہ کا تو بقدر ضرورت اوسکو اوس سے کہانا درست ہے اور بعضون نی
کہا ہی کہ او ما ملکتم مفاتحہ سی غلامونکی گہر مراد ہیں کیونکہ وہ مملوک ہوتی ہیں اونکی گہر
کوئی چیز بی اذن بی لینا روا ہے اور صدیقکم سی یہ مراد ہے جو یار سچا ہو اوسکی گہر سی بغیر اذن کہانا
درست ہے پر اس زمانہ میں چونکہ بخل غالب ہے اس لئی اذن کہا ہمیں چاہئی اور بعضی انصار کا
معمول تہا کہ جبتک مہمان نہ آتا تب تک نکہاتی اوسکی دفع حرج کی لئی حکم ہوا لیس علیکم
جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا اور فاذا دخلتم بیوتا سی اگر بیوت مذکورہ مراد
تو انفسکم سی اہل مراد ہیں دین کی یعنی یا قرابت کی اور اگر بیوت خالی یا مسجد مراد تو علی انفسکم
معنی حقیقی ہی کیونکہ جب خالی گہر یا مسجد میں ہو تو مسنون ہے کہ کہی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین

قولہ تعالیٰ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ **ت** اور شاعرونکی بات پر چلی وہی جو بیراہ ہین **فائدہ** تو نی ہین دیکھا کہ وہ ہر میدان مین سر مارتی پہرتی ہین اور یہ کہ وہ کہتی ہین جو نہین کرتی مگر یقین لائی اور کین نیک کام اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھی کہ اونپر ظلم ہوا اور اب معلوم کرینگی ظلم کرنیوالی کس کروٹ اولٹی ہین **فائدہ ف** تفسیر احمدی مین ہی کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف رکہتی ہین عبد اللہ بن رواحہ اور حسان بن ثابت کہ صحابہ ہتی اور مشرکونکی ہجو مین اشعار کہتی ڈرتی کہ ایسا نہو کہ وہ بہی ان صفتو نسی موصوف ہون اور حضرت پاس آئی تب آیہ الا الذین امنوا الآیہ نازل ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ نہی پر جو شعر کہ اللہ جل اور رسول کی مدح مین ہو یا مشرکون کی جو مین یا ہجو مین تو درست ہی اور اکلیل مین ہی کہ ان آیات سی معلوم ہوا کہ شعر کہنا اور مدح یا ہجو مین بہت مبالغہ کرنا برا ہی اور زہد اور آداب اور مکارم اخلاق مین شعر کہنا روا ہی **قولہ تعالیٰ** إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ **ت** اللہ جو ہی اوس پاس ہی قیامت کی خبر اور اوتارتا ہے مینہ اور جانتا جو ہی ماکی پیٹ مین اور کوئی جی نہین جانتا کیا کریگا کل اور کوئی جی نہین جانتا کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ ہی سب جانتا ہی خبردار **ف** تفسیر احمدی مین ہے کہ اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی ان پانچون کی علم کا دعوی کری وہ جھوٹا اور منجم جو خبر غیب کی بتلاتا ہے وہ قیاس سی اور طالع کی نظر کرتا ہی اور قاعدہ ہے کہ جو کہ دلیل سی جانی جاتی ہی وہ غیب مین نہین

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مسمی تفسیر آیات الاحکام ساتھ اختتام کی پہنچی

قال الذین کی چودہوین رکوع مین ہی شعر گوئی کی بیان مین

قال الذین کی بارہوین رکوع مین ہی علم غیب کے بیان مین

تتمہ خاص الکلیل سے بیان ہر آیہ کی تحت مین کتاب بر حوالہ کرنیکی حاجت نہین کتاب
الایمان وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا موجلا
ت اور کوئی جی مر نہین سکتا بغیر حکم اللہ کی لکھا ہوا وعدہ ف اس سے معلوم ہوا کہ اجل زیادہ
ہوتی ہی نہ کم اور جو کوئی مارا جاتا ہے تو وہ اپنی موت سے مرتا ہی قولہ تعالیٰ یا بنی لا تدخلوا
من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ وما اغنی عنکم من اللہ
من شیء ت اے بیٹو نہ داخل ہو جیو ایک دروازے سے اور پہنچیو کئی دروازونسے جدا جدا
اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے ف اس سی معلوم ہوا کہ چشم بد کی تاثیر حق ہی
اور خدا کے حکم سی کوئی بچ نہین سکتا قولہ تعالیٰ فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا ت
پہر کہڑی کرینگے ہم اونکے واسطے قیامت کی دن تول ف اس سی بعض نے لیکن ہی ہی کہ کافرونکی اعمال
تولی جاوینگی وزن فقط مومنون کو مخصوص ہے قولہ تعالیٰ تحیتہم یوم
یلقونہ سلام ت دعا اونکی جس دن اوس سی ملینگی سلام ہے ف ابن مسعود سے ہی
کہ جب ملک الموت روح کی قبض کی لئی آتا ہی مومنون سی کہتا ہی کہ رب تمہارا تمکو سلام کہتا ہے
قولہ تعالیٰ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا ت اور جب چھپا کر
کہی نبی نے اپنی عورت سی بات ف ابن ابی حاتم نی میمون ابن مہران سی اخراج کیا کہ حضرت نے فرمایا ابو بکر اور عمر
بعد میری خلیفہ ہونگی اس سی خلافت شیخین کی ثابت ہے کتاب الوضو
قولہ تعالیٰ من کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا ت جو کوئی چاہتا ہو
دنیا کی کہیتی اوسکو دین ہم کچہہ اوسمین سے ف اسمین دلیل ہی جو کوئی غیر کی طرف حج کرتا ہی اوس
حج نہین واقع ہوتا یا جو کوئی وضو آسائش اور ٹہنڈک کی لئی کرتا ہی [illegible]
حاجی کی لئی اور وضو نماز کی لئی ہو جاتا ہی لیکن ثواب نہین پاتا کتاب الصلوۃ

قولہ تعالیٰ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ف اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام میں جلدی
مستحب ہے جیسے نماز اول وقت پڑھنے قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
ف اور ہمنے جان رکھا ہے جو آگے بڑھتے ہیں ف اس سے مراد آگے ہونا پہلے صفوں (صفوف) میں
نماز میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ صف اول کو فضیلت ہے زمین اور سپاہی لڑائی میں صف اول
کو فضیلت ہے قولہ تعالیٰ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ ف اور حکم کر اپنے گھر
والوں کو نماز کا ف اس سے معلوم ہوا کہ آدمی پر واجب ہے کہ اپنے اہل کو یعنی زوجہ اور لڑکی
اور لونڈی و غلام کو حکم کرے تقوی اور طاعت کا خصوصاً نماز کے لیے اور عمر بن خطاب
جب رات کو جاگتے تھے اپنے گھر والوں کو نماز کے لیے جگاتے تھے قولہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ف بہتر اللہ کے ہاں وہ ہے جسکو عزت ہے جسکو بڑا ادب ہے ف
اس سے معلوم ہوا کہ عادل پرہیزگار کو مقدم کرے امامت کا غیر پرہیزگار عالی نسب سے

کتاب الیمین قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ
حَلَالًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ ف لوگو کھاؤ زمین کی
چیزوں میں سے جو حلال ہے ستھرا اور نہ چلو قدموں پر شیطان کے ف اس سے معلوم ہوا کہ
کہ جو کوئی اپنے پر کھانا اور کپڑا حرام کرے تو بیہودہ ہے اور سے حرام نہیں ہوتا اور خطوات
الشیطان بعضوں نے کہا ہے کہ گناہوں کی نذر کرنی مراد ہے قولہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا
النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ف اے نبی تو کیوں حرام کرے جو حلال کیا
اللہ نے تجھپر ف حضرت نے ماریہ قبطیہ کو حرام کیا تھا اس لیے یہ حکم آیا اس سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی اپنے پر لونڈی یا کھانا یا زوجہ حرام کرے تو حرام نہیں ہوتی اوسکو کفارہ قسم کا
لازم ہے کتاب الاشربہ قولہ تعالیٰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ

ف جلدی کرنی بیچ نیکیوں کے

والمیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس ف تجھ سی پوچھتی ہیں حکم شراب کا اور جوئی
کا تو کہہ ان میں گناہ بڑا ہی اور فائدہ بھی ہیں لوگونکو ف اس سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ شراب
دوا کرنی مباح ہی اور بعضی نے کہا ہی کہ جو اطبا شراب کے منافع کی قائل ہیں سو قبل حرمت کی تہا اب بعد حرمت کی
کوئی نفع اسمیں نہیں ہی کیونکہ اللہ خالق ہی سب منافع کو سلب کر لیا اس سے معلوم ہوا کہ شراب سے
دوا کرنی نجائز ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام چیز میں اللہ نے میری امت کی شفا نہیں رکھی
کی المتفرقات قولہ تعالی وآمنہم من خوف ف اور امن دیا ان کو ڈر سے
ف لکہا ہی غرائب التفسیر میں لکہا کہ قریش کو امن ہی اس بات کا کہ سوا ان کی اور میں خلافت نہ ہوگی
اسی سی شرط ہی کہ امام قریش النسب ہو قولہ تعالی لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء
ف نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست ف اس سے معلوم ہوا کہ کافر سے دوستی کرنا حرام ہے مگر بضرورت
جیسے خوف ہوا کچھہ حاجت ہو اور دوستی کی تحت میں سلام اور تعظیم اور دعا خیر اور توقیر داخل ہی
تمت خاتمہ خداوندا کر دی ہمکو اپنی اولیا میں اور بچا تو ہمکو دوستی اپنی اعدا کی سی اور پیروی کر تو ہمکو
اپنی رسول مقبول و آل رسول کا صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہزار شکر خدا کا کہ فقیر بی بضاعت ہیچ کارہ
عبد العلی نگرامی نے باستصواب رئیس العلما تاج الفضلا زمخشری کشاف مدارک جلالین اکلیل معارف [illegible]
بحر العلوم مولانا سید انور علی صاحب لا زالت شموس مجدہم ساطعہ کی تفسیر آیات احکام کی اردو زبان میں
واسطے نفع عام اور فائدہ تام کتابوں معتبر کے مثل تفسیر احمدی اور تفسیر حسینی اور بیضاوی اور عزیزی
اور زاہدی اور نیشاپوری اور اکلیل اور معالم التنزیل اور مدارک اور موضح القرآن کشاف اور ہدایہ
اور شرح وقایہ اور شرح مشکوۃ شریف اور جامع الرموز اور غرائب التفسیر اور رسالے اور کتابوں
سے بکمال احتیاط اور بتدبیر کثیر کی [illegible] سنہ ۱۲۸۷ ہجری میں تالیف کیا اور التزام یہ کیا کہ جو مسئلہ صریح آیت قرآن
سے یا باشارہ و تعریض یا بدلالۃ النص نکلی وہ ساتہہ اسکی معنی [illegible] کے بعینہ اسمیں مندرج ہو اور اسکو

ترتیب اس نقشہ کی موافق کتب فقہ کی مقرر کی تاکہ ہر شخص جس مسئلہ کی تحقیق قرانسی چاہی اوسکی آیت کی
ذیل مین نکالے مثلاً نماز کی مسئلہ کتاب الصلوٰۃ مین اور زکوٰۃ کی مسئلہ کتاب الزکوٰۃ مین دیکھی اور اگر کسی مسئلہ پر
شک معلوم ہو تو اولاً اوسکی اصل کیطرف رجوع کری بعد اوسکی اگر پہر بہی غیر مطابق پاوے اصلاح کردی کہ بشر
بہول چوک سی خالی نہین اور مولف کے حق مین اور جو اسکا بانی ہے دعا خیر اور برکت کی کری کیونکہ ایسی مسائل عجیب
اور غریب کہ سب مستخرج قرانسی ہون سلف سی آج تک اردو زبان مین نہ تہا اس آسانی ترتیب اور سہولت بیان
کی تصنیف اور تالیف نہین ہوئی اسی لئے نہایت رغبت اور اہتمام واسطے تحصیل اس کتاب کے جسکو چشمہ مروت و صفا زبدۂ
اوراق الفت و وفا سعید ازلی شیخ حبیب علی نی سلمہ اللہ تعالی اس تفسیر کو سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین چہاپا

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید انور علی صاحب مد ظلہ العالی

خلنا عبد العلی المولوی	جاء بالتفسیر عندی واکمل
بالبجال قلت فی تاریخہ	فسرت آیات احکام مجل

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از مولوی حافظ عبد العلی صاحب دام ظلہ العالی

حبیب علی نی جو چہاپا اسے	پسندیدۂ اہل اسلام ہے
کہا ہاتف غیب سے نے برمحل	یہ تفسیر آیات احکام ہے

۱۲۶۲

قطعہ تاریخ از شیخ عبد الرحمن صاحب متخلص بالحسن سلمہ اللہ تعالی

نسخۂ ارجمند طبع نمود	چو حبیب علی محمد زمن
وقت طبعش بی حساب جمل	خواند تفسیر مستطاب احسن

۱۲ ۶۲

قطعہ تاریخ از شیخ کرم علی صاحب متخلص باظہر سلمہ اللہ تعالی

چون بعہد خسرو امجد علی در لکہنؤ	این کتاب مستطاب ودلکشا گردید طبع
خامۂ اظہر پی تاریخ طبعش زد رقم	خوش شود * تاریخ آن * تفسیر سید مطبوع طبع

تمت

۱۲۶۲ ۱۲۶۲ ۱۲۶۲

صحت نامہ اغلاط تفسیر آیات الاحکام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۵	ہی	ہین
۳	۱۰	یہ	کہ یہ
۴	۱۰	کمان	کمان وہ
″	″	یا	×
″	۱۲	برا ر عرش کی کرسی جیسی کہ ہیرا	برائی عرش کی کرسی جیسی برائی
۶	۸	فصل جو تین سی آخر سطر تک	×
″	۱۲	نزدیکی	نزدیک
۷	۹	اعتقا	اعتقاد
۸	۸	بزدوی	بزدوی
۹	۱	واستغفرُ	واستغفرِ
″	۱۸	مستفید	مستفاد
″	۱۹	کہ ہمارا	ہمارا
۱۰	۵	ہین	ہے
″	۱۵	احادیث	احادیث احا
۱۱	۱۷	یہ	یہ کہ
۱۲	۱۷	کی	سی
″	۱۸	کی	سی
۱۳	۲	دکہا	دکہائی
۱۴	۵	بعضی	بعضون
۱۵	۱۲	شفاعۃً	شفاعۃُ
″	۱۵	یعرفون	یعرفون
۱۷	۴	نذر	نذار
″	۱۱	نجاب	نجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۵	ہوتا	ہوگا
″	۱۶	بجہالۃ	بجہالۃ
۲۱	۶	وہ ہین	سی وہ
″	۷	گیا	×
۲۲	۱۷	ڈہاک	دہاک
″	۱۸	ہاتہو	ہاتہون
۲۳	۱۰	اوز	اور
۲۶	۵	فنرما	فرمایا
۲۷	۵	سی پیٹ	کی پیٹہ
″	۱۹	باعوز	باعور
۲۸	۱۴	عضوہ	غزوہ
۲۹	۷	ہوتا	ہونا
۳۰	۶	تقضیل	تفصیل
″	۱۳	وجہو	وجہون
۳۱	۵	وَلوا	وَلّوا
″	″	قوضنا	قوضنا
″	۱۲	سجہاتی	سجہاتی
″	″	الحق	الحق
نوٹ	۱	بو	ابو
″	۸	محضون	مخصوص
۳۳	۱	ہونا آفتابکا	ہونیکا آفتاب کے
″	۵	سجہا	سمجہنا
″	۸	برواج بکثرتی	رواج اور کثرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۹	کی اور راگ اور بازی	اور راگ رنگ اور بازی
″	۱۴	جہوٹ	جہوٹیکا
″	۱۵	کی رواج ہوئی	کا رواج ہونا
۳۴	۲	وقت اونکا نکلنا	وقتین اونکی اونکلنے کا
۳۵	۴	اسلام	وسلم
۳۶	۲۰	سلم	سلمہ
″	۱۱	توضنا	توضّعا
۳۷	۴	للہُ	للہ
۳۹	۷	دربیش	دربیش ہوی
۴۲	۲	لمار	مار
″	۴	اور	اور ساقی کی ترکیب
″	۵	اور	[illegible]
″	۸	اور اون چیزون پر ورست ہین کہ جو کہان تیتی پیدا ہون جیسی عقیق اور مروارید اور پکہراج وغیرہ	×
″	۹	کہائین کہولا ہوا	کلایا گیا ہو
۴۳	۵	دحداد	وحداح
″	۱۰	فرتین	فرائین
″	۱۴	کرزہ	نوزہ
″	۱۶	موئودہ	موؤدہ
۴۴	۴	اللہم جنبا	اللہم جنبنا
″	۱۰	قسم	قسم سے